





دل کی خوشی کے لیے سُنئے کچھ انشاء آپ  
بات میں اُس کی بھری ایک کرامات ہو



مرزا سعادت یار خاں اور سید انشاء اللہ خاں  
کا

مشہور کلام جو دہلی کی بیگماتی زبان اور عہد مغلیہ کے آخری  
دور کی معاشرت کا آئینہ ہے

ترجمہ

نظامی بیرونی

مطبوعہ نظامی پریس بیرونی

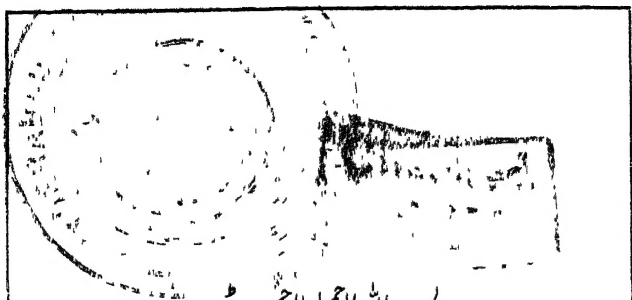
جگہ: بیرونی

۱۳۰۵

نظام الدین حسین پریس







بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد رب العالمین اور نعت سید المرسلین خاکبائے شعرائے مکتہ چیں  
سعادت یار خاں رنگیں عرض کرتا ہی کہ بیچ ایام جوانی کے یہ نامہ سیاہ اکثر گاہ بیگاہ  
عرس شیطانی کہ عبارت جس سے تماش بینی خائیکوں کی ہی کرتا تھا اور اس قوم  
میں ہر ایک فصیح کی تقریر پر دھیان دھرتا تھا ہر گاہ چند مدت جو اس وضع پر اوقات  
بسر ہوئی تو اس ماحسی کو اُن کی اصطلاح اور محاوروں سے بہت سی خبر ہوئی  
پس واسطے خوشی اُنھیں اشخاص عام بلکہ خاص کی بویوں کو اُن کی زبان میں اس  
بے زبان ہچچکان نے موزوں کر کے دیوان ترتیب دیا بقول شخصہ گندہ بروزہ  
باخشکہ خوردن ہر چند کہ گندہ گرایجا دہنہ لیکن اُس دیوان میں لغات اور محاورے  
ایسے ایسے نظم ہوئے تھے کہ جو اکثر پیاروں سے سمجھے نہ جاتے تھے اور وہ اُن کے  
دریافت کرنے کو میرے پاس آتے تھے۔ ناچار وہ جو دقیق الفاظ تھے اُن کو  
مندے نے اس دیا جیسے اس طور سے شرح کر کے لکھ دیا تاکہ کسی لفظ کے معنی پڑھنے  
اور دیکھنے والوں سے رہ نہ جائیں۔

رنگین

# فرہنگ محاورات و بیانات

## روحیت الفت

ایسا کیا شہر شملہ پڑا ہی یعنی ایسا کیا شہر  
 نا پرسان ہو کہ کوئی کسی کی داد کو نہ پہونچے  
 اپنی ایڑی دیکھ بینی نظر نہ لگا۔  
 اوٹھلا اٹھایا ہو۔ یعنی طوفان اٹھایا ہو  
 آٹھ آٹھ آنسو روٹی۔ یعنی زار زار روتی  
 اوپر والیاں چلیں۔  
 اُسے علی کی سنوار۔ کو سننے کے مقام  
 پر پڑتے ہیں۔  
 ایڑی چوٹی پر سے واروں۔ اپنی  
 سراؤں سے قربان کر دیں۔  
 اترا فی ہو۔ برو دخلط ہوتی ہو۔  
 اُس کو جہاؤں کو دلوں۔ کو سننے کے مقام

او دھل گئی۔ ہمارے ہو گئی  
 اور دھل گئی۔ تر گئی کہ جو مخلوق  
 میں بہت ہم کرتی ہو۔  
 انت گت۔ یعنی سیر نہایت  
 افسر مت یعنی بہت مست  
 انوکھی بات نہی اور نادریات ہو  
 اوٹھلا لگائی۔ نہمت لگائی  
 اوٹھلا ہو۔ جو بات نہیں کہنے کی اس کو  
 کر کہتی ہو۔  
 اٹھیاٹ۔ سہا پتہ کہتے ہیں دویل  
 دویل جسم کی بناوٹ  
 اٹھیاٹ۔ سہا پتہ کہتے ہیں دویل

ان کنا مہینہ ہے۔ آٹھواں مہینہ ہے۔

اکل کھڑی ہے یعنی دو چار میل  
نہیں بیٹھتی ہے۔

الاچی - دو گانا - اور

زناخی اور

دوست اور سہ گانہ اور

گوٹیاں یہ سب ایک معنی رکھتے ہیں

الاچی اس کو کہتے ہیں کہ جو الاچی کے

دانے باہم دیگر کھاتے ہیں اور

دو گانہ وہ کہ جو بادام توام کو ایک ایک

کھا کر دو گانہ ہوتی ہیں اور

زناخی اس کو کہتے ہیں کہ سینہ مرغ میں

سے ایک ہڈی نکلتی ہے اس کو توڑ کر باہم

زناخی ہوتی ہیں اور

دوست بھی اسی معنی میں آتا ہے۔

سہ گانہ اسے کہتے ہیں کہ جو دو گانہ کی

دو گانہ ہوتی ہے اگرچہ کمال محل رشک

ہوتا ہے لیکن پیاس خاھر دو گانہ کے ہس کو

سہ گانہ کہتے ہیں اور

پر کہتے ہیں یعنی اس کے گوشت کو چلیوں کو

دوں۔

اہلی گلی پھرتی ہے۔ خراماں اور نازاں

پھرتی ہے

اپنے دلوں سے صاف ہے۔ جی سے

صاف ہے۔

اپنی بیٹی کہہ۔ اپنی سرگزشت بیان کر۔

اپنی والی پر اگر آون۔ اگر بظقی پر

کمر بندھوں اور اپنی بات کی پنج کروں تو

غضب ہو۔

آئے دن روٹھتی ہے۔ مدام روٹھتی ہے۔

اوجلی - دھوبن کو کہتے ہیں۔

اوپر والا ہوا۔ چاند ہوا۔

اچھوانی - کسی ایک دوائیں ہوتی ہیں

کہ بچہ کو بعد اڑ کا جنسنے کے جوشن کر کے

پلاتے ہیں۔

اڈر جاوے۔ مرجاوے۔

آٹون جی - پڑھنے والی کو کہتے ہیں۔

ایک آنکھ نہ بھایا۔ ذرا پسند نہ آیا۔

گوئیاں اصطلاح پورب کی ہے یہ لفظ اگرچہ اردو میں ٹکسال باہری اور میگات کے نزدیک بھی معیوب ہے لیکن حال میں راہ تمسخر کے اکثروں کی زبان پر آجاتا ہے مگر ان سب باتوں سے مراد یہ ہے کہ اکثر باہم چپٹی کھیلنے والیوں کے یہ رشتے ہوتے ہیں۔

### رہلیت ب

بتا کر کرتی ہے۔ یعنی بات کو بڑھاتی ہے بیٹھک۔ اچھا ستھرا فرش کرتی ہیں اور نہادھو کر اس پر بیٹھتی ہیں اور میاں شیخ سدو میاں شاہ دریا یا سکندر شاہ یازین خاں یا ننھے خاں یا پریاں یا بی بگھڑی ان کے سر پر آتی ہیں۔  
بولو اس کو کہتے ہیں کہ جس نے بڑی لونڈی کی گود میں پرورش پائی ہوئے بتانا۔ لوسہ کا کڑا ہوتا ہے کہ جس سے چوڑیاں پنہائی جاتی ہیں۔

بڑھاؤ پوشاک۔ اُتار و پوشاک۔  
بڑا رٹن۔ بڑی لونڈی کو کہتے ہیں بللی ہے احمق ہے۔  
بڑما اس کو کہتے ہیں کہ جو بڑی نہواور اپنے آپ کو بڑا جانے۔  
بسورتی ہے۔ رونے کا منہ بنا تی ہے۔  
بے نماز ہوئی۔ حیض آیا۔  
بغل کا گھونسا ہے۔ دشمن ہے۔  
بیری پنہائی ہے۔ حضرت بوعلی قلندر کی منت کی نیلے سوت کی لچھی پنہائی ہے۔  
بیدیر ہے یعنی بے مروت ہے۔  
بٹلا منہ ہے۔ گول منہ ہے۔  
بھنبوڑا۔ دانتوں سے چیرا اور پھاڑا برنی۔ پلکوں بھڑی۔  
بوسا قیدو۔ چھوٹا سا قید ہے۔  
بلبلاتی ہے۔ منت اور زاری کرتی ہے بے رخ ہوئی ہے بے مروت ہوتی ہے اور آنکھ نہیں ملائی ہے۔  
بکٹا بھرا جھگل بھرا اور نوح لیا۔

بھٹور چلے کی جلی ہوئی زردٹی کو کہتے ہیں۔ بھر بھرا ہٹا ہوا۔ سوچن ہوا۔

بڑا نسا جال ہوا۔ بہت پیچ پیچ رشتہ بڑے بول کا سر نہچا ہوا۔ بری بات کرنا نہ چاہیے اُس سے تو بہ ہوا

بڑی چیمڑا اٹھاتی ہوا۔ قرآن شریف کی قسم کھاتی ہوا جن کو نہلنے کی حاجت ہوتی

ہو وہ ادب سے اور ڈر سے نام قرآن شریف کا نہیں لیتی ہیں اور یوں کہتی ہیں بھٹ۔ قدمی ہوا۔ بد قدم ہوا

بھونکڑا۔ بھونڈی اور بد زب چیمڑا کہتے ہیں۔ بڑھیل۔ بڑھیا۔ بیہودہ کو کہتے ہیں۔

بیردوڑاتی ہوا۔ موکل دوڑاتی ہوا۔ بوفند۔ بڑی گھڑی کو کہتے ہیں۔

بڑی۔ مادہ خوک کو کہتے ہیں۔ بیچا۔ بلا۔

بتولے۔ فریب نہ دے۔

باجی اُس کو کہتے ہیں کہ جو چھوٹے سن میں جنتی ہو تو اُس کو اس کی بیٹی اگر ماں کہے

تو شایانِ شان نہیں۔ پس وہ باجی لہتی ہو غرض یہ لفظ ترکی ہو کہ باجی بن کو کہتے ہیں بدن۔ عورت کے عضو مخصوص اور مرد کے عضو مخصوص کو بھی کہتے ہیں رنگین نے یہی معنی غش الفاظ میں بیان کیے ہیں، بڑھ بھس لگا ہوا۔ یعنی بڑھاپے میں سرخا ہوا کرتی ہوا۔

بھدر رک نہیں۔ نہ ہماری بات نہ ہمیں تمھاری بات میں استواری نہیں ہوا۔ برکی ماری ہوا۔ یعنی افسوں مارا ہوا۔

بھلی ہوا۔ یعنی بے مزہ اور بھکی ہوا۔ بھسٹل یعنی کثیف۔

بخشوب۔ مجھے معاف کرو مجھے۔

## روایات

پچا پچھا۔ فریاد کش یعنی دلالہ۔ پھپھٹ ہائی ہوا۔ تھوڑی بات کو زیادہ کرنے والی یعنی قضیبہ دلال مشترکہ محاورہ اہل پنجاب کا ہوا۔

عبیر کی پٹیاں اُن کے نام پر اور ادبیت ہیں  
پھوٹ یعنی درگزر۔

پیر سے یعنی ضد سے اور بخیل سے۔

پنڈریاں اُنھیں کہتے ہیں کہ تیس دو اُوں  
کو کوٹ کر لڑو کی طرح بناتے ہیں اور چاروں  
میں کھاتے ہیں۔

پگڑی والا۔ حکیم۔ رات کو اور صبح کو شکن پٹ  
جان کر نام نہیں لیتے ہیں پگڑی والا کہتے ہیں۔

پالوں بھاری ہی۔ پیٹ سے ہی۔

پھول پڑی آگ لگے۔

پچھا دی۔ انگلی کی استینوں کے پاس کے  
کپڑوں کو کہتے ہیں۔

پیٹی۔ ایک تو پیٹری کو کہتے ہیں دوسرے  
بطور صند دتچے کے ایک بھنی چیز ہوتی ہے۔

### روایات

تھل میٹھو یعنی آرام کرو۔

تھکلی۔ پیوند۔

تار تار کر دیا یعنی تار تار کر دیا۔

تھٹکا ریاں۔ پیڑیاں۔

پائل بچہ ہوا۔ پائل بچہ اُس کو کہتے ہیں  
کہ جس لڑکے کے بچنے وقت پہلے پاؤں  
نکلتے ہیں۔

پرچک پانی یعنی اجازت اور گناہ  
پانی۔

پھو اپھو۔ ایک کھیل ہے کہ لڑکیاں  
باہم ہاتھ جوڑ کے چاکیریاں لیکر کھیلتی ہیں  
پنڈ اپھیکا۔ بخار ہے۔

پھول ہونے کے دن آئے یعنی  
کپڑوں سے ہونے کے دن آئے۔

پیٹ کی ہلکی ہی۔ بات کی امانت دار  
نہیں ہے۔ افشا کر دیتی ہے۔

پٹخ جاوے گی۔ سو جن کم ہو جاوے گی  
پہرول دیا۔ یعنی کھول دیا اور افشا کر دیا  
اور پرانہ کر دیا ان سب متعلقہ پرول ہیں  
یہ بھی پنجاب کا محاورہ ہے۔

پٹریاں۔ دو وضع کی ہوتی ہیں ایک تو یہ  
کہ شیر بنی پر تھیل بنی کے نام کی فاتحہ دلا کر  
بانٹ دیتے ہیں اور دوسرے سینہ در او

ملپٹ کر دیا ہو۔ برابر دیکھنا ہو۔

تیرے کارن۔ تیرے باعث یا ہل  
پنجاب کا محاورہ ہو۔

نکا بوٹی کرنا۔ ڈکڑے کرے کرنا۔ بگڑنا  
کے محاورے میں اگلی پھلی باتوں کے  
بکھان ڈالنے کو کہتے ہیں۔

تخت کی رات۔ بیاہ کی رات۔

تختس تختس گئی ہو۔ ستیا باس گئی ہو۔

تیخی ہو۔ شوخ ہو اور گرا گرم ہو۔

تہیلیاں ہو۔ تیزی۔ باسج۔ تباہی ہو۔

تورا بتاتی ہو۔ یعنی اپنی بزرگی دکھاتی ہو

غور کرتی ہو۔

تخت کارا۔ نزلہ

تیرنا لاکیا۔ سیتھ اور گھڑ پین

ایشناسی کی۔

تار دانی۔ ایک چھوٹی تھیلی واسطے

دونی اور چپک رکھنے کے۔ بناتے ہیں

اُس کو کہتے ہیں۔

تیس دن چچین ہولی یعنی بڑھپن

ہوں۔

تیر بزرگروں۔ تیروں سے چھاپی کروں

ٹیش میں ہو۔ یعنی غصہ ہو۔ ہڈی ٹیش

ط سے صحیح ہو کر نگین نے زمانہ محاورہ

میں نہیں لکھ ہو۔ سولت

توئی جوڑتی ہو۔ یعنی طوفان لیتی ہو۔

تیری بہاویں کچھ نہیں۔ یعنی تیرے

حباب میں کچھ نہیں۔

تانتستی ہو۔ ڈالتی ہو۔ گھڑتی ہو اور ہرا

کہتی ہو۔

تیر انور اڑ جائے۔ تیرا احسن عاتار ہے

توم ڈالا۔ پرانگہ کیا۔

ٹوٹا ہو۔ تروبالا۔ اوپر نیچے۔

گھاتا رہ۔

تختی۔ سینہ دور کر اور بازو کو کہتے ہیں

## رولیت ط

ٹھیکر ہی۔ یعنی پیشانی مقام مخصوص کی

ٹوہ میں ہو۔ تلاش میں ہو۔

<p>جھنجھوڑا یعنی ہاتھوں سے چیرا۔</p>	<p>ٹسوے بہاتی ہے۔ یعنی روتی ہے۔ ٹھنڈی کرڈالوں گی۔ توڑ ڈالوں گی ٹوکی۔ کٹوریوں کو کہتے ہیں۔ ٹھنڈی نکالی۔ سیتلا نکلی۔</p>
<p><b>رویف ج</b></p>	<p><b>رویف ج</b></p>
<p>چنڈیا سے پرے ہٹ۔ یعنی میرے سے دور ہٹ۔ چرباک ہے۔ یعنی زباں دراز فرتی ہے۔ چاؤ۔ یعنی ارمان۔ چھو چھو اس کو کہتے ہیں کہ جو لونڈی ہم عمر برابر کی ہوتی ہے اور ساتھ کھیل کے بڑی ہوتی ہے۔ چونڈا۔ سر کے بال اور سر کو کہتے ہیں۔ چھیل ہے بھٹے باز ہے۔ چھتیس ہے۔ آٹھوں گانٹھ کبیت ہے چھاتی پر مونگ دلی۔ قریب کے سامنے معشوق کو ساتھ رکھ کر اس کو آتش رشک سے جلا دینے کے اس مطلب کو غرض الفاظ میں بیان کیا تھا مولف نے الفاظ بدل دیے ہیں چھابوں میں نہ برتنا ہے یعنی بہت</p>	<p>جل جو گنی۔ چل۔ جلے پانوں کی بلی۔ اس کو کہتے ہیں کہ جو گھر گھرانہ پھرتی ہے۔ جیا۔ اُسے کہتے ہیں کہ جو دو دھپلائی ہو یا جسے بجائے دو دھپلائی دانی کے جانتے ہیں۔ جی بھاری نہ کہہ یعنی رو نہیں تو۔ جی کا بچا زکا لا۔ جی کا ارمان نکالا۔ جھل جھلی۔ خواہش شہوانی۔ جیسی۔ ایک مکان کی مانند چیز ہوتی ہے کہ جس سے زبان کو صاف کرتے ہیں۔ جھلکا۔ قریب منہ کے آگ لانے کے مقام پر پڑتا ہے۔</p>



<p>حرفِ باز می - یعنی فریبی اور مکاری۔ حامی بھری ہو - یعنی اقرار کیا ہو۔</p>	<p>مینہ برستا ہو۔ چھب - اوڑھنے اور پہننے کو کہتے ہیں۔</p>
<p>رویتِ رخ</p>	<p>چھدا - اُس مقام پر بولتے ہیں کہ ایک بات ایسے وقت پر کہی کہ وہ</p>
<p>خدا کچھ تجھے یعنی تو خدا کے غضب میں گرفتار ہوے۔ خشا کھاؤ - یعنی جاؤ اور خوش ہو خیلا پن ہو - احمق پن ہو - خیلا ہو واہی ہو۔</p>	<p>نہ مانے اور اپنی گردن سے بوجھ اُترے۔ چس گئی ہو - فقط انگیا کے مقدمے میں بولتے ہیں۔ چپسی ہو - یعنی خوب گرم ہو۔ چواؤ - چوچاؤ اور تکرار دینا کہ جس میں جب</p>
<p>رویتِ و</p>	<p>رسوالی کا حد سے زیادہ</p>
<p>دانی کو میری کوستی ہو یعنی مجھ کو کوستی ہو دن ٹل گئے یعنی ایامِ حیض کے ٹل گئے۔ دو گنا نہ - جو باہم با دام توام کو کھاتی ہیں اور چٹی پھیلتی ہیں۔</p>	<p>ہو چڑیا - انگیا کی دونوں کٹوریوں کے بیچ کی دوخت کہہتے ہیں۔ چوچل ہائی ہو - یعنی نخرے کر نیوالی ہو</p>
<p>دو پتھی - ایک وضع کی جالی ہوتی ہو کہ اس کا دوہرا خانہ ہوتا ہو۔</p>	<p>رویتِ ح</p>
	<p>حرفِ نظر - تلمذِ بد دور۔</p>

<p>دور پار۔ خدا نہ کرے۔          دو ما جو۔ وہ جس کا پہلا خنم مر جائے          اور دوسرا خنم کرے یا وہ مرد جس کی          پہلی جو رو مر جائے اور دوسری جو رو          کرے۔          دیو سا۔ یعنی روز مرنے جس دن مرد          مرے۔</p>	<p>دو منہ ہنس لی۔ یعنی ذرا ہنس لی          دھندلے یا دہین۔ یعنی گرد و غریب          اور چیلے یا دہین۔          دھوکراٹھا یا ہو۔ یعنی منتہا جانتی          ہیں تو قاعدہ ہو کہ واسطیادداشت          کے جملہ یا پیسیدار و پیادہ سے دھوک          چھوڑتی ہیں بعد مراد برائے کے نیا          کرتی ہیں۔</p>
<p>دو پیٹ ر</p>	<p>دو جی سے۔ یعنی پیٹ سے۔</p>
<p>رو یا۔ یعنی چھوڑ جانو۔          راج کر کے یہ اندھا۔ یعنی آگ لگ          اس اندھا کو۔          ریکی ہو یعنی نہانت ہو          رائی پنا کی چڑیاں۔ ایک شے          کی عمارت چڑیاں ہوتی ہیں۔          رستی۔ عورتیں سانپ کو راستہ          وقت رستی کہتی ہیں          رستی بانڈھی ہو۔ نول اندھا ہو۔          رستہ بدلا ہو۔ ادھر سے شہر پھیرا اور</p>	<p>دو حرف بھینتی ہوں۔ یعنی لہنتا          بھیجی ہوں۔          در دکھاتی ہو یعنی لڑکا جانا چاہتی ہو          دوا۔ اس کو کہتے ہیں کہ جس لونڈی          کی گود میں پرورش پاتے ہیں۔          وال میں کا لایا۔ اس میں کچھ غلط ہو          ونا۔ نیا۔          وہاں ایسے انگیا کی کٹو بادوں کے بیچے          کہ کٹو دوسرا کہتے ہیں۔          دو پتھر ہو ایسی شکل تھا۔</p>

آئے۔ یہ بھی محاورہ اہل پنجاب کا ہے  
لیکن اکثر بیگمات کی زبان پر جاری ہے۔  
ستہرائی بچھاؤ۔  
ستیا۔ یعنی مینی یہ لفظ غصے کے  
وقت بولتے ہیں۔

سرچوٹ ہو۔ یعنی خلاف مرضی ہو  
سیلی۔ لونڈی۔ جو ہم عمر برابر کی ہوتی  
ہو۔ اُس کو کہتے ہیں۔  
سیلی۔ اُس کو کہتے ہیں جو رونگٹے پیروں  
پر نکلتے ہیں۔

سجوج۔ ملاقات۔ باپ باہم۔  
سہنک اُس کو کہتے ہیں کہ جو نیا رخصت  
خانہ جنٹ کی ہوتی ہو صحیح لفظ صحا کہ  
سکھی وہ لڑکی جو ذات اور عمر اور  
دولت میں برابر ہوتی ہیں  
سکو۔ جو چھپ کر باتیں کئے۔

رویفش

شفش۔ یعنی نالائق اور بدکار۔

دوستی موقوف کی۔  
روٹی اٹھائی۔ قرآن شریف اٹھایا  
یہ لفظ ادب سے اور ڈر سے بولتے ہیں  
بلکہ بیشتر بھاپاک ہوتی ہیں تو وہ اس طرح  
سے کہتی ہیں۔

رویت :-

زناخی۔ جو زناخ توڑ کر باہم زناخی  
ہوتی ہیں۔  
زمین دیکھی۔ رنگین نے زمین دیکھنے کے  
معنی رکھ کر نا کھٹا ہو یعنی تھے کرنا۔ اوپر  
دیکھنا ذلیل ہونے سے بھی مراد ہو لطف  
زہر کی گانٹھ ہو۔ بردات ہو۔ اور  
بد باطن ہو۔  
زمین کا پیوند ہو گا۔ مرجائے۔

رویت س

سکہ بٹھایا ہو۔ حکم بٹھایا ہو۔  
مسانی آئے۔ خبر کن کے مرنے کی

<p>تشی پائی یعنی اجازت پائی۔          شہوت کٹایا۔ عضو مخصوص کٹایا          رنگین نے اس موقعہ پر بخش لفظ لکھا          شتاج یعنی حرام کار۔</p>	<p>ستر طی ملوئی یعنی مقرر مانگی۔          شاہ کیلی کا تکیہ۔ شاہ جهان آباد          میں حضرت قطب صاحب کی درگاہ          میں ایک تکیہ ہو کہ وہاں اکثر بیگمات          عرس میں جاتی ہیں اور وہاں کی فیرتی          کہ امیرزادی تھی اور وہاں فیر ہو کر بیٹھی          تھی اس کا نام شاہ کلی تھا جن دنوں          میں کمال ضعیف تھی بندہ نے بھی اس کو          دیکھا ہو۔ مدام پوشاک بہت ستھری          پہنتی تھی۔ نہایت پاک اور پاکیزہ رہتی          تھی اور مکان کو بھی حد سے زیادہ صاف          اور ستھرتہ رکھتی تھی اور خود بھی بہت          اس ضعیفی کے نہایت خوب صورت تھی          شاد خوری۔ یہ لفظ حقیقت میں شور          خوردہ تھا یعنی دیوار خشت شورہ خوردہ          اس کو بیگمات نے اختصار کر کے شاد          خوری ٹھہرایا ہو یعنی ناکارہ اور ناقص          اور موح اور کمنہ ہو۔</p>
<p>روایت ص</p>	
<p>صندل گھسیں۔ یعنی چبٹی لڑیں۔          صبوراً یعنی مصنوعی عضو مخصوص          کچر ٹکایا یا تھی دانت کا یا پیسوں کا          جو واسطے تشفی خاطر کے بناتی ہیں۔ اور          اس میں لعاب بہداند یا لعاب اسپنول          کو بھرتی ہیں۔          صبر سمیٹتی ہو۔ یعنی طوفان لیتی ہو۔</p>	
<p>روایت ط</p>	
<p>طبق۔ اس کو کہتے ہیں کہ جو چیز پر یوں          کی نیاز کی ہوتی ہو۔</p>	

## رویف

فلانی - بلا کو کہتے ہیں - اور اندام نہانی  
کو بھی کہتے ہیں رہاں رنگین نے بخش  
لفظ لکھا ہے -  
خطر تہی ہو - یعنی مکار اور جیلہ باز ہو -

## رویت ق

قطامہ - یعنی کٹنی ہو -  
قصہ باندھا ہو - یعنی قصہ شروع کیا ہو  
اور معرکہ برپا کیا ہو -  
تادری - وہ قسم سینہ بند کی جو چین دار  
ہوتی ہو -  
قرق بٹھاتی ہو - یعنی حکم بٹھاتی ہو اور  
منہای کرتی ہو -

## رویف ک

کرتوت - یعنی جا دو اور وہ فعل کہ جو

زبوں ہو -

کٹر - یعنی سنگدل -

کھلے - کان کے اوپر کے سوراخ  
کو کہتے ہیں -

کو کھ سے ٹھنڈی ہو - یعنی اولاد دلی ہو  
کھڑا دو نا دو لگی یعنی نیا ز مشکل کشا  
کی دست بدست دوں گی -

کلے کو س ہو - یعنی بہت دور ہو -  
کا کا - اُس خواجہ سرا کو کہتے ہیں کہ جس  
کی گود میں باپ نے پرورش پائی ہو  
کھا ک سی - وہ جو زچہ بعد جننے کے  
پیٹ کھلاتی ہو اور لکیریں پسید پسید  
موٹی موٹی پیٹ اور چھاتیوں میں اور  
رانوں میں پڑ جاتی ہیں -

کنو تھی میں - یعنی پہلو میں -  
کیڑیاں نکالی ہیں یعنی جنکین نکالی ہیں  
کسی سے اُکلی ہو - یعنی کسی پر نفرتوں ہو  
کشتی - سر میں تیل ڈالنے کی پیالی کے  
طور سے ہوتی ہو اُس کو کہتے ہیں -

# رویت گ

گھر گھالے ہیں۔ یعنی گھر برباد کیے ہیں  
یہ لفظ کمال باہر ہو لیکن شوخی اور ہنسن  
کی راہ سے زبان پر لاتے ہیں۔

گرچ کر بولے۔ بہ آواز مہیب ڈرا کر  
اور چلا کر بولے۔

گات۔ چھاتیاں۔

گود بھری جاتی ہو یعنی جب حمل کو  
سات مہینے گزرتے ہیں تو اس کی خوشی

ہوتی ہو۔ اور بڑی بوڑھیاں واسطے  
شگون کے اس کی گود میں بھروسہ کے  
میوے بھرتی ہیں۔

گلچ۔ فرنگ کا ایک کپڑا بہت باریک  
درخت کی چھال کا بطور لایہی کے ہوتا ہو  
گلٹی اس پھوٹیا کو کہتے ہیں کہ جب گلے  
کے اندر نکلتی ہو قریب تالو کے۔

گھر کھوج مٹی یعنی ستیا سگنی۔

گھلگھلاتی ہو یعنی بہت مزت کرتی ہو اور

گڑیل ڈال یعنی کھول ڈال اور تروا  
کر ڈال۔

کارن۔ باعث۔

گسو یعنی قبحہ

کھرام چایا ہو۔ یعنی ماتم بید کیا اور  
رونا پیشا اور شور و غل مچایا ہو۔ کریر  
یہ کہ یہ لفظ قمر عام ہو اور اکثر لوگوں کی زبان  
پر ہو اور اردو نے سبکی کے مرد اور

زندگی سب بولتے ہیں۔ محاورہ

زندگیوں کا نہیں ہو۔

کیجا جان دانی کو کہتے ہیں۔ یا اُسے  
کہ جسے بجائے دانی کے سمجھتے ہیں۔

یا جسے جان کی برابر غزب سمجھتے ہیں۔

کھری۔ انگیا اور پشوازی کی موٹو صوبوں  
کی تران کو کہتے ہیں۔

کھڑا۔ کئی ایک دوائیں ہوتی ہیں کہ  
انہیں پیٹ گرسٹ کے واسطے پالتے ہیں

کو کا۔ دوائی دانی کی بیٹی کو کہتے

ہیں۔

<p>جام کی تو۔ لوٹھا ہی۔ یعنی مسٹنہ ہی۔</p>	<p>ماجرنی کرتی ہو۔ <b>رویتل</b></p>
<p><b>رویتل</b> مانگ سے ٹھنڈی ہو۔ یعنی ساگن کم مان کرتی ہو۔ یعنی غرور کرتی ہو۔ مایا میٹا ہوا۔ یعنی برباد ہوا ماندھمد مجھسے نہیں اٹھ سکتا یعنی ناز بیاچھو سے نہیں اٹھ سکتا۔ مسکی۔ فقط چولی کے حق میں بولتے ہیں منہ چھوڑ کر رکھا۔ یعنی بے شرم ہو کر کھائے۔ مست ماری گئی یعنی عقل ماری گئی یہ بھی محاورہ اہل پنجاب کا ہے۔ منہ بھرائی دی۔ یعنی رشوت دی چینا کاپی یعنی آنکھ کی نالی۔ سرسر سے ہر۔ یعنی کپڑوں سے ہو۔ میرت منہ سے چاہتے ہیں۔ یہ عشت اور میری خاطر سے چاہتے ہیں</p>	<p>لکھا ہو۔ یعنی چل غور ہو۔ ٹھنڈی ہو۔ جو ادھر کی اودھر اور اودھر کی ادھر لگاتی ہو۔ یرو۔ بیوہ کو کہتے ہیں۔ لوکان کی جڑ کو کہتے ہیں۔ لو بانی ایک کیا۔ یعنی بہت خستہ کیا اور نابت طیش لگایا۔ لکھوٹا اور لاکھا۔ پان کے رنگ کو کہتے ہیں کہ جو ہونٹ پیچ لگاتے ہیں۔ لہٹی ہو۔ یعنی فریستہ ہو۔ لگانی بچھاتی ہو۔ یعنی دراندازی اور غادی کرتی ہو۔ لشکر والا۔ یعنی خد۔ لوکا لگے یعنی گائے جو مجاور اہل پنجاب کا ہے۔ لپکا اُس بامتنا ہے۔ یعنی نو</p>

<p>ہیں۔ یعنی خدا نخواستہ یا خدا نہ کرے          کے مقام پر بولتے ہیں۔          ہاگن۔ گدی کے اوپر سر کے بالوں میں          ایک بھونری ہوتی ہے اس کو کہتے ہیں          ننّا میاں۔ یعنی چڑھیں۔          نگہ کی چڑیاں۔ ایک قسم کی چڑیاں          بہت عمدہ ہوتی ہیں انھیں کہتے ہیں          ناک چوٹی میں گرفتار ہے۔ یعنی حساب          غیرت ہے اور نخوت اور پنداری گرفتار          ہے۔ نگوڑی ناگھی ہے۔ بکس اور بے اولاد          نہوے۔ نہیں بھالتے۔ گلہ نہیں جاتا          ناک نہر ہے یعنی عزت اور حرمت نہی          نیم تنہا۔ بطور کرتے کے بہت کلیوں کا          ہوتا ہے۔          سنگی شمشیر ہوں۔ یعنی بے محابا اور          بڑے ہوں۔</p>	<p>ٹسکنا سا ہے۔ چھوٹا سا ہے۔          مردار ہے۔ یعنی چھپکلی ہے۔          پیٹھا برس ہے۔ تیرھواں یا اٹھارہواں          برس ہے۔          میرے منہ سے ہے۔ میرے باعث          سے ہے۔          مرداری۔ چھپکلی۔          مرج ہے۔ بہت گرم اور تیز ہے۔          ملکٹ۔ انگیا کی کٹوریوں کو کہتے ہیں          معمول کے دن ٹل گئے جیض کے          دن ٹل گئے۔          ماموں۔ سانپ کو کہتے ہیں۔          منخر کے کیرے نہ اڑاؤ۔ یعنی سر نہ پھراؤ          محرم۔ انگیا          ملنے سے مجھے چڑھ ہے۔ جاع سے مجھے          نفرت ہے۔</p>
<p>رویت و</p>	<p>رویت ن</p>
<p>وہ بات ہو گئی۔ مجامعت ہو گئی۔</p>	<p>فوج۔ خج۔ دونوں ایک معنی رکھتے</p>



ہو لا جولی نہ کر۔ یعنی گھبرا نہیں۔  
 ہاتھ پر ہاتھ دھری مٹھلی ہوں۔ یعنی  
 بیکار بیٹھی ہوں۔

## رویفی

یگانہ۔ وہ کہ جس نے ارادہ چھٹی لڑنے  
 کا مصمم کیا ہو لیکن ابھی کچھ نہ ہوا ہو۔  
 یہ کس کا موتا ہی۔ یعنی یہ کس کا لفظ نہ

شیخ سٹو

میاں زین خاں

میاں صدیہاں

پیر پٹیلے۔

نخے میاں

چمل تن

میاں شاہ دریا

شاہ سکندر

ساتوں پریاں یعنی

لال پری

سبز پری

## رویف ہ

ہوکا ہو۔ یعنی قناعت اور سیری نہیں۔

ہر بابی ہو۔ یعنی ہر کام کی ہو۔

ہر جانی ہو۔ یعنی تلون مزاج ہو۔

ہوک۔ پسلی کے درد کو کہتے ہیں۔

ہاتھ پتھر کے تلے ہو۔ یعنی مقام چھوری ہو

ہلکان ہوئی۔ یعنی حیران ہوئی۔

ہلجان۔ شدی کے بعد ہر ایک پیسے ہلا کر

پوری حلوا کچوری منگا کر کھاتی ہیں۔

ہتیلی میں چور پڑا۔ یعنی ہمدی کے رنگ۔

میں سپید و صبر رہ گیا۔

ہمیں ہی ہو کرے۔ یعنی ہمارا مدد دیکھے

اور پیٹے۔

ہماری ہمتی کھاوے یعنی ہمارا حلوا

کھاوے۔

ہیدنگو ملی کو کہتے ہیں اور بیشتر نکٹی بھی کہتے

ہیں یعنی رات کو چلے میں اس کا نام نہیں

لیتی ہیں۔

سیاہ پری۔

زرد پری

وسیا پری

آسمان ہری

نور پری۔ ان سب کو بہت مانتی ہیں اور

اپنا ہادی اور رہنما جانتی ہیں۔ لیکن میاں

شاہ دریا اور شاہ سکندر اور ساتوں

ہتیاں سب کے حق میں کہتی ہیں کہ یہ سب

بھائی اور بن ہیں ان کی جنت سے حق

سبجائے انسانی نے حضرت خاتون کے

ساتھ کھیلنے کو بھیجا تھا کہ خدمت کیا کریں

ان کی لونڈیاں اور غلام ہیں۔ پس اس

سبب سے ان کو ان سب سے افضل

سمجھتی ہیں بلکہ

میاں شاہ دریا اور

سکندر شاہ کو بیشتر نوری شہزادہ

کہتی ہیں یعنی ان کی خلقت نور سے ہے۔

فقط

لا حول ولا قوت الا باللہ العلیٰ العظیم

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ردیف الف

<p>واری ترے جاول میں خالق ہو تو خلقت کا          کچھ مجھ کو گناہوں کا خطرہ نہیں محشر میں          تو وہ ہو جاں جس نے پھر کہے زینجا کو          پہلو سے گئی واں تک تھا راجہ بھری کو          جودوح کی بیٹی تھی تھا واعلہ نام اُس کا          اور حضرت عیسیٰ کو بن باپ کیا پیرا          قربان ترے مجھ سے اور میری دو گنا سے</p>	<p>کب مجھ سے بیاں ذرہ ہو کتری قدرت کا          چھوڑوں گی نہ میں دامن خاتون قیامت کا          پوست کو کیا مفتوں اس چاندی صورت کا          یہ شوق دیا تو نے کبھی کی زیارت کا          طوقاں میں کیا تو نے مور دُائے لعنت کو          مریم کا مرے والی شاہد ہو تو عصمت کا          بھر عمر ہے رشتہ یا ہم یہ محبت کا</p>
--	--

اب آٹھ پیر تجھ سے پانکوں ہوں دعا یہ میں  
 بندی کو پڑے ہو کا کہیں کی نہ چاہت کا

<p>جھوٹ سے منہ کاتے جاگیر کا اٹور ددا تسپہ یوں پھاڑ کے دیے محنت گھوڑا بجھ کو دوں چیلوں کو گرہو مرا منقہ زردا تیرے نالو میں الہی کرے ناسور ددا ہڈی ہڈی تری کرنی ہی مجھے چور ددا اور کیا چاہیے کیا ہی مجھے منظور ددا</p>	<p>۲ مجھ پر طوفان نہ لے چاہ کا چل دور ددا ایک تو شکل ڈرائی ہی تری بیچا سی پک گیا ہی تے ہاتھوں سے کلیجہ میرا اس لگانے سے ترے اور زبھا نے سے بڑبڑاتی ہی تو کیا صبح کو کل رہ تو سہی دوستوں کو مرے شبن تو کیا ہی تو نے</p>
--	--

<p>تیری تو تو نہیں رہتی ہی بھلا جس تس سے پھر یہ کیوں کرتی ہی رنگین کا تو زکورددا</p>	
--	--

<p>۳ صدقے تیرے کسی ڈھب سے اُسے لاری انا جانتی تو نہیں کیا پانوں ہی بھاری انا تو نے گلی سی یہ کیا پچھاتی میں ماری انا روز شب رہتے ہیں انک آنکھوں جاری انا وص کی آست زباں باتوں ماری انا لاکسی طرح اسے اے میری پیاری انا دوں گے اپنے کا جوڑ لکھے بھاری انا</p>	<p>رات باتوں میں یہاں تو نے گزاری انا سوچ اس کا نہ ہو کر مجھ کو تو پھر کس کو پہ آج لشکر وہ سدھارایہ کہا کیوں انا آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہی مجھے اُس کی چا ہونی جو بیدار ہو بند ہی ملے گی شرطی میں نے مانا ہی کہ وہ آئے تو میں ٹھٹھاں وہ ملے مجھ سے جواب کے تو علی جمی کی قسم</p>
--	--

<p>گھٹتے ہی صبح کو اڑ جاتی ہی رنگین کے پاس کیوں سب حال مرا میں ترے داری انا۔</p>	
--	--

<p>سناؤ سے زنا کی تو نے باج اچھا کرنا          چھو چکر قبضہ صا حیرت چھو چکر          لکھا انا تھیں انا تھیں انا تھیں          رہا رہا رہا رہا رہا رہا رہا          رہا رہا رہا رہا رہا رہا رہا          رہا رہا رہا رہا رہا رہا رہا          رہا رہا رہا رہا رہا رہا رہا</p>	<p>لی تو تب کلمہ پڑھنے تار خود فرما کر          دو گانہ منہ برستا ہی مہینہ ہی سیاہوں کا          یہ لیکنا چھوٹ جٹے یا الہی ادارہ میں          دو گانہ مجھ سے اٹھ سکتا نہیں ہی دھرم          زنا کی مارتا ہی مجھ کو ڈور اتیری کرنا          ہی ہی دوست جانی کون پہنچے لے دشمن</p>
--	--

<p>یہ فی سے وہ پھل پائے الہی حجت نظر میری          وہ کون انسان ہو جو عش نہیں رنگیں کے جن کا</p>	
--	--

<p>کل بونٹلا فی نے سی دے کے مروڑی انگیا          لے گئی کھول کے تو شب کو دو گانا ساری          ٹھیک کچھ گھاٹ پیہ ہی نہیں بی مغلا فی          رات کو عطر کی شیشی یہ اونٹیلے اُس نے          دھوئی ہو دیکھو بے طرح سے کیا اوجھلے</p>	<p>ہو گئی تنگ پچھاؤں سے نگوڑی انگیا          ایک بھی میرے پہننے کو نہ چھوڑی انگیا          تنگ اس سے بھی ذرا سبکو تھوڑی انگیا          کہ سحر اٹھے وہ ندی نے پنچوڑی انگیا          کچھ کی میری نہی دے کے مروڑی انگیا</p>
--	--

<p>ٹوکیاں اور پچھو سے ہوئی سب تار تار          کچھ کچھ کر کے جو رنگیں نے پنچوڑی انگیا</p>	
---	--

<p>اپنی بیتی کوئی کہ آج کہاں آجا دی ہی کس نے تجھے اپنی نشانی آجا میں نے کچھ قدر تری ہائے نہ جانی آجا جوڑا لا کر تو پنچا دے مجھے دھانی آجا نسل گیتی ہو تری آج ڈرائی آجا</p>	<p>بند آتی نہیں کم بخت دوانی آجا ہاتھ پتھر بے سے کس کے ہر چھلے کا داغ جب وہ روٹھا تھا تبھی تو نے باجھنے یا سبز نگاہ اب کے نوروز کا اس سر کی سم بال ماتھے کے جوڑو ریسے لیے ہیں تو نے</p>
--	---

<p>غم ہو رنگیں کو نہ میرا ہیں اس کے پیچھے مفت برباد ہوئی میری جوانی آجا</p>	
---	--

<p>کوئی لادے اتنا طح دار جوتا پہن کر دو گانا انی دار جوتا زلے ایسا کوئی خریدار جوتا یہ اُس جوتے والے کے سرا جوتا</p>	<p>مجھے چاہیے ہی دھواں دھار جوتا عجب کچھ چبلا پنے سے چلے ہی بنایا ہی کم بخت نے ماند کتن ٹکے تپسہ موتی ہیں بے ربط دانے</p>
--	---

<p>کبھی میں نے پتا نہیں یوں تو رنگیں جھلا پور لایا ہی سوار جوتا</p>	
---	--

<p>قیامت رنگیلا ہی یا قوت خواجا ہوا ہی کٹا اپنا شہوت خواجا</p>	<p>خدا جانے یہ کس کا ہی موت خواجا محل میں سوار زبیاں گھوڑے کو</p>
--	---

<p>ہلاسا ہو یہ نرا ادت خوجا تو پھر کیا گرج کر ہوا بھوت خوجا</p>	<p>مجھے زہر لگتا ہو خیلین اُس کا دو گونا کو اور مجھ کو دیکھا جو لیٹے</p>
<p>غضب ہو کہ رنگیں کا دل پھلنے کو نیا روز کرتا ہو کرتوت خوجا</p>	
<p>اب جو بھیجوں نونہ جاوے گا دوبار اتکا آکے نزدیک چو پرے کے بکا راتکا تیرے صدقے گئی اچھا مر اپیا راتکا بیٹھ رہوے گا کہیں کر کے کنار اتکا تیری ان باتوں نے جی سے مجھ مار اتکا کوئی دن اور بھی کر اپنا گزار اتکا بات ہرگز یہ نہیں مجھ کو گوار اتکا</p>	<p>آکے بیٹھا ہوا بھی وہاں سے بچار اتکا باگئی میں کہ یہ لایا ہو وہیں کا بیضام جا کے تو میری دو گلہ کو یہ پشتواڑے آ یاں کے اس پر سے آپس کے یقیں ہو مجھ کو جلکے وال حال مراروز نہیں کہ آتا میرے منہ سے یہاں بعد مرے یا قمت جیتے جی میرے کہے کوئی تجھے آدھی بات</p>
<p>لایا رنگیں کو نہ ساتھ اپنے کہ آیا پیغام سر سے اک بوجھ سایہ تو نے اُونار اتکا</p>	
<p>ہوئی باجی وہ مثل چور کے گھر موڑ پڑا تو دو گنا ترے ترے تنے سے مجھ شہ رٹا</p>	<p>دانی تھی چوٹی گھر اُس کے میں کل چور پڑا دلا دھلے حوالے آئے تو مرے گھر میں</p>

<p>طور میری تری الفت کا ہو کچھ اور پڑا جیسے چلائے ہو رستہ میں کوئی کوہ پڑا تو ہتیلی میں مری دیکھ لے یہ چور پڑا تھر اس بات کا لپکا تجھے درگور پڑا</p>	<p>میں تجھے چاہوں زناخی تو پچھلے مجھ کو آنکھیں کھتی ہیں لکبتی ہو مری دائی یوں کوڑہ میں سے جو دوا تو نے لٹائی ہندی تیری خاطر کروں کتک میں دو گنا یاری</p>
	<p>دیکھ لی تو بھی جیانا مہو رنگیں اُس کا سر پہ جس کے وہ دوپٹے ہی جھلا ہو رہ پڑا</p>
<p>یہ ہو سب رونوں کا نانا رونا گیا اور کے گھر دو گانا رونا دوا وہ ہمارا ستا رونا کچھ آساں نہیں ہو کانا رونا کہا ہو اودھر کو رونا رونا سلامت وہاں لیکے کھانا رونا</p>	<p>تیک ادھیرا پرانا رونا ادھر کو زنا ہی کی بھجنا تھا میں نے یقین جان کو کسے اکا ہوا ہو رونا وہی ہو جو ہر باہی ہو مرا جی دھر کھتا ہو نا وقت میں نے کھڑے پاؤں بیٹھ کر گرجا ہو</p>
	<p>کہے میرا پیسا م رنگیں سے جا کر کچھ اس طرح - سیکھے کانا رونا</p>
<p>ہاں جو بھاتا ہو تو بھاتا ہو یہ آنا تیرا</p>	<p>زہر بگتا ہو دو گانا مجھے جانا تیرا</p>



میرا خاصہ جو دھرا ہی وہی کر نوش جان سوچ تو جی میں زناخی مجھے بھولے کیونکر ہونٹھ کو تونے ددا اپنی بنایا ہی جو تک	آوے کب کھر سے خدا جانے کھانا تیرا یوں..... سے..... کا یہ اٹھانا تیرا کیا مری چڑھ رہی دھڑی کا یہ جمانا تیرا
---	--

سب سے روح اٹھ گئی تو جیت ملا کر رہیں پھر تاپچھاتی پہ ہی ۲۶ سالہ مسلمانا تیرا	
---	--

کس نے طولا ہی زناخی زور مت ٹسوئے گو مجھے تانیسی باجی تیرے کارن لے رہا مورنی کسو کھڑی ہو پاس تیرے دیکھتے مجھ کو تو گٹھے دو گانا اپنا جی بھاری کر	کیا بڑی خود تری درگور مت ٹسوئے بہا میں نہیں کرنے کی تجھ کی تو برمت ٹسوئے بہا نان کر نو لے گٹھے مور مت ٹسوئے بہا لے گیا لولوٹ کر کھڑ چور مت ٹسوئے بہا
--	---

جو نہ جانے بھکھو رہیں اُس سے کر تھل بھل بنے چھوڑے انگلی کی میری پور مت ٹسوئے بہا	
---	--

شب کو اُس جیشتی بچہ نے یہ غضب خالا کیا حُف نظر کو کا جو میری تھی جوان چٹھی کے بعد	چھپکے مجھ سے منہ دو گانا کا مری کا لایا پیٹ اُسے جب راہ گیا جب دوسرا جالا کیا
--	--

لہ بوجہ فحش ہونے کے اس مصرعے سے دو قفطر ترک کیے گئے۔

کوئی پیدا پھر نہ کیا چاہنے والا کیا میں نے اس کی چھاتیوں کو تو مگلا کیا میں نے جس جس طور سے چاہا وہ بالاکیا	کون ایسا ہو دد جس پر کہ اتراتی ہو تو چھاتی میں اپنی زناخی کی سراہوں اے جیا کچھ نہ دم مارا مری خاطر سے اس نے نہا
---	---

اے دد اکس سے کہوں رنگیں کی چھل بلانیا بیرد وڑانے میں اُس نے مات بنگا لہ کیا	
--	--

ہر چند میں زناخی سے سیرا رہوں جیا مجھ سے کسی کا اٹھ نہیں سکتا ہان لازم نہیں ہی باجی کو یوں تانسا مجھے بس ہو مرا تو اُن کی تھری بھونکوں سپین	پر کا کلو د اپنی سے ناچار ہوں جیا میں آپ ہی ناک چوٹی گرفتار ہوں جیا ہر چند پیش کی میں سزاوار ہوں جیا آنکھوں میں جن کے پر سے میں خار ہوں جیا
--	--

کچھ احتیاج نامہ و پیغام کی نہیں رنگیں کے پاس جانے کو تیار ہوں میا	
--	--

لے رہیگا میرا جی کو کا یہ بہانا ترا ہی مری پڑ ٹھنڈے اس پانی سے نہلا ترا	
--	--

لے پر۔ منتظر مے طیش کو ہر جگہ رنگین نے تین لکھا ہی۔	
--	--

<p>یہ زناخی کھل گیا باجی پہ مجھ کو سیر میں تو ہنسی سے ادھر کستی بوجھل جاتی ہوئی رات ہو تو کیا ہوا کو کا دو گانا کو تو لا اڑھ مہنی بھاری مری یہ ہو گئی انا خراب نہج اس بندی کو بھولی اے زناخی دہرا</p>	<p>گاہ لے جانا یہاں سے اور ٹھلانا ترا بھار میں جاوے جیا ہر دم یہ دھلانا ترا خوش نہیں آتا مجھے اس دم پہ بہلانا ترا ہر مری سر جوٹ لے یوں کمر کے لانا ترا اپنی آنکھوں سے مرنے لو یوں کا سہلانا ترا</p>
---	---

<p>اس تری تلو کے صدقے میں گئی رنگیں مری مجھ کو بھاتا، دے غزل جھٹ سے یہ کہ لانا ترا</p>	
--	--

<p>روایت</p>	
--------------	--

<p>میرے گھر میں زناخی آئی کب صبر میرا سمیٹتی ہو دو کل زناخی تھی میرے پاس کدھر لڑکی مدت سے وہ گئی، دے روٹھ وہ بختی تو اپنے گھر میں نہ تھی دوڑی لینے کو میں اُسے کس دم کھانا کھایا تھا میں نے اُس نے کہا</p>	<p>میں نگوڑی بھلا نہ سانی کب شب کو بولی تھی چارپائی کب اوپر دھ بیٹھی تھی میں رضائی کب میری اس کی ہوئی صفائی کب پاس اُس کے گئی تھی دانی کب پاؤں میں میرے چوچ آئی کب اور منگوائی تھی ملائی کب</p>
--	---

<p>آر سی اُس نے تھی دکھائی کب پیش جاوے گی یہ بڑائی کب</p>	<p>کی تھی شب میں نے کس جگہ لٹھی ہرگز آتی نہیں ہر سانچ کو آج</p>
	<p>گوئد زکریا تھ پانوں میں رنگین اُس نے ہندی مرے اگائی کب</p>
<h2 style="text-align: center;">روایت</h2>	
<p>مجھے کب خوش آتی ہو دائی کی بات یہ غصہ دلائی ہو دائی کی بات مرا سر پھراتی ہو دائی کی بات کوئی خالی جانی ہو دائی کی بات</p>	<p>مرا بچی جلاتی ہو دائی کی بات یہی جی میں آتا ہو سر پٹ لوں کرے منع بکنے سے اُس کو کوئی وہ کہتی تھی آویں گے آتی ہو وہ</p>
	<p>جب آتی ہو رنگیں کو وہ لے کے تب مرے ہوش اُڑاتی ہو دائی کی بات</p>
<p>اور وہ کرتی ہو ہندی سے برائی بات گت یاد آج اس کی تجھ اُس نے دلائی بات گت</p>	<p>میں تو کرتی ہوں دو گانا سے بھلائی بات گت اس کے ملنے کا بڑا ہو مے دل کو ہکا</p>

خوب سایں نے نکال اپنے لیا دل کا بٹا	ہو کئی آج مری اُس کی صفائی ات گت
ہاتھ پائی نہ کراے جان دو گنا مجھ سے	دُر خدا سے تری نازک ہر کلائی گت

اے ددا جان بتا کیسے کہوں میں مجھ کو	کرتی بچیں ہو رنگیں کی جدائی ات گت
-------------------------------------	-----------------------------------

روایت
-------

تجھ سے ملنے کا رونا مجھ ارمان ہو فوج	تو ہو بیدار ترے گھر کوئی تھماں ہو فوج
ناک میں دم تھا چھوڑا یا ہو خدا نے نا	عشق کے جال میں پھر بند مری جان ہو فوج
دوست جو میرے ہیں بچتے ہیں اگر مجھ پاس	دوست سے دوست اجماع کے پشیمان ہو فوج
صدقے حسنین کے جو چھوٹے پائے بس میں	یا علی اُس کہ کسی طرح کا طوفان ہو فوج

اے ددا جان کوئی ایسے کے تران ہو فوج	اٹکلا میں نے او سے سخت کر ڈا ہر رنگیں
-------------------------------------	---------------------------------------

رشتہ الفت کو توڑوں کس طرح	عشق سے میں مونہ کو موڑوں کس طرح
---------------------------	---------------------------------

<p>بوجھنے سے اشک کے فرصت نہیں بعد مدت ہاتھ آیا ہوسرے وہ لگاتا ہی نہیں چھاتی کو ہاتھ</p>	<p>اسنیں کو میں پھوڑوں کس طرح اب دوا میں اس کو پھوڑوں کس طرح اپنی چھاتی میں مروڑوں کس طرح</p>
---	---

<p>شیشہ دل توڑ کر نہیں مرا اب تو کتا ہو میں جوڑوں کس طرح</p>	
--	--

<p>روینخ</p>	
--------------	--

<p>میں تو کچھ کستی نہیں شوق سو باری چنچ ارے گئے مغز کے کیڑے تو ادھر کیوں کھڑی رے میں کہتی ہوں کہ سر پیٹ کے چوڑے کو کھڑے لوگ یاں چونک اٹھے اپنے پرانے سارے تسپہ کراتی ہو مرداراری شالشی</p>	<p>نام لیکر مری دانئی کا دوا ماری چنچ میری چند یا پہ کھڑی ہو کے ادھر آری چنچ نوح نوح اپنا تو منہ شوق سے کڑا ری چنچ مری تو نے غضب ایسی ہی اک ماری چنچ تیرے منہ سے ابھی نکلی ہی نہیں ساری چنچ</p>
--	---

<p>ہو یہ قحبہ اسے نہیں کے حوالہ کر دے میری انا کو دو گانا میں تیرے داری چنچ</p>	
---	--

## روایت (د)

<p>ایک محرم کے لیے سارا ٹولا بوغبنہ          وہ نہیں ملتی جو میں نے سب ٹولا بوغبنہ          تھا جو میکے سو مری آیا منجھولا بوغبنہ          میرے باندھا ہو تو نے آج پولا بوغبنہ</p>	<p>کوڑہ پن سے آج دانی تو نے کھولا بوغبنہ          لے دوا اٹلس کی رنگاری نہالی کیا بوغبنہ          کیا کیا میرا لحاف اُس میں باندھا ہوا بوغبنہ          اے دوکانا سب ملا جاویگا جوڑا دکا</p>
--	---

<p>کل زناخی کیا کہوں کیا میری ست ماری گئی          لے گیا رنگیں مجھے دیکر بتولا بوغبنہ</p>	
--	--

<p>لیکن کھلا زناخی کے ہرگز نہ کہیں کا بھید          جانے تھا کون اس دل اندوگہیں کا بھید          کتنا ہی ہمنشیں بھی کوئی ہمنشیں کا بھید          معلوم میں نے کر لیا اس کی نہیں کا بھید          دریافت ہو گیا مجھے اُس نازنیں کا بھید</p>	<p>نظارہ فلک سے لیکے ہوا نازنیں کا بھید          تھا مجھ کو کام آٹھ پہرائیں کی یاد سے          جا کر دہلے گمدا یا جی سے میرا حال          ملنے کو جب کہوں ہوں دو کتنی ہو تب نہیں          شاید کہ اُس نے اور توڑی کہیں زناخ</p>
--	---

<p>پھنس اندونوں گئی ہو وہ رنگیں کے دام میں          مجھ سے تو کچھ چھپا نہیں رہتا کہیں کا بھید</p>	
---	--

الضأ	
جاکر دواوہ لچھے کا لاری ازار بند۔ چنپا کاہیں وہ پنوں گی بھاری ازار بند بن بن کیے بچتی ہو بھاری ازار بند آیا نہ باندھتے تھے واری ازار بند کیا کس کے باندھتی ہو تو پیاری ازار بند	بھاتا نہیں ہو مجھ کو گنوا ری ازار بند۔ جاتا ہو پھول والوں کے میلے میں وہ جیا ہمسائی پر یہ وقت پڑا ہو کہ تیس دن ڈھیلی گرہ لگاؤں تو اتنا یہ کہتی ہو باندھوں جو کچھ کر تو وہ کہتی ہو یہ مجھے
ص	رنگین قسم ہو تیری ہی۔ ہوں پہلے سر سے میں سنت کھیل کر کے منت وزاری ازار بند
روایت	
بہر شک جاوے گی گھر بہ میری سھرائی پھر پیش جاوے نہ تری مجھ سے یہ چترائی پھر ناف کے نیچے مے ہاتھ تو ادائی پھر توہ اڑ جاوے گی منہ کی تری نہ پائی پھر جو وہ لے ایں سے گئی تھی سو ہو وہ لائی پھر	اے دو گانہ تو مجھے لوٹ کر آئی پھر اپنی والی پہ جو آؤں تو دو گانہ سن رکھ دیکھ تو میرے تلے میں یہ یہ کیا بٹہ سا جو زناخی تو کربلی ہو ہیں ہر ہائی پھر عیدی لیک میری سسرال گئی تھی آنا
دو جو کی تھی اکیل اس کو ہوا لائی رہا میں میری قسمت میں لکھی تھی وہی گھر گھائی پھر	



اب الاچی کو میں اپنے گھر بلاؤں دور پار زہر کر دیتی ہوں وہ کھانے کو لڑ کر مجھ سے روز کیا گئی گزری ہیں میں یہی کہ جاؤں دور کر یوں وہ دن بپہر جس دن بیچ کردائی وہاں بانڈ آوے نہ سے رگڑوں میں تلووں کٹے چل دو امت چھتریں ہو کون وہ جس کا تو کھاؤ وہ گڑی کینچہ بواب دور کتنا آپ کو اُس نے ہمسایہ میں آکر گھر لیا تو کیا ہوا	اُس کو میں اپنے چھپر کھٹ پر بلاؤں دور پار آج سے میں ساتھ اُس کے کھانا کھاؤں دور پار اور نہ کر ساتھ اپنے اس کو لاؤں دور پار واسطے اپنی کچھ اُس سے میں منگاؤں دور پار اُس کی صورت میں مصور سے کچھ لاؤں دور پار اس کی خاطر میں دھڑی گری جاؤں دور پار بن بلاؤں اب میں اُس کے پاس جاؤں دور پار اب اُسے آوازیں اپنی سناؤں دور پار
---	--

دل پر میرے نقش ہیں رنگیں کی ساری شونیاں  
اُس کی بھجوائی ہوئی ہندی لگاؤں دور پار

## رولیت ز

کروں میں کہاں تک مددات روز مجھے گھر کے لوگوں کا ڈر ہو کمال میرا تیرا چرچا ہو سب شہر میں کہاں تک سنوں کان تو اڑ گئے گئے ہیں مے گھر میں سب تجھ کو ناٹ	تمہیں چاہیے ہی وہی بات روز کروں کس طرح سے ملاقات روز بھلا آؤں کیونکر میں ہر رات روز تری سنتے سنتے حکایات روز کیا کر نہ رنگیں اشارات روز
---	---

<p>مٹائیں کر باجی نے جب میری بڑھائی پشوا          بڑھی اُجلی نے اک آن کے قصہ باندھا          کرتی جالی کی مجھے بھاتی ہو بلکی پھلکی          تو دودا ایک ہوا اندری او حرفت باز          بوجھ سے اس کے کمر لگی ہی پڑتی پھیری پڑ</p>	<p>میں نے تب پیر سے دو کمرے اڑائی پشوا          اس سے بندی نے وہ دھانی خود لائی پشوا          کیوں مرے وسطے باجی نے سلائی پشوا          قادری مانگی تھی تو دوڑ کے لائی پشوا          کیوں مجھے گھیر کی اُٹانے پچھائی پشوا</p>
---	---

رنگیں سے منہ پینستی کے گئی بھول بسنت  
 میں نے رنگیں پینستی جو رنگائی پوشاک

<p>باجی مری ہوتی ہی جب بے نماز          دور دودا جان یہ ڈھلتا ای چاند          کپڑے انوکھے مجھے آئے نہیں پڑ          گزرے ہیں معمول سے پردن دوچند</p>	<p>پڑھتی نہیں رہتی ہی تب بے نماز          اندنوں ہوتی ہوں میں کب بے نماز          رسم یہ ہی ہوتے ہیں سب بے نماز          اب کے ہوئی ہوں میں غصہ بے نماز</p>
---	---

ہو گئی چڑمڑ ہوئی۔ آ تو۔ تو۔ بس  
 رنگیں نہیں ہوتی وہ اب بے نماز

## ردیف

یوں ہوا سن ل کو دو گانا کی نشانی کی ہوس اپنی بیتی ہی کہا کرتی ہوں میں راتوں کو جی میں اپنے اُسے نادان سمجھتی ہوں ہیں ہو دھخت ایسا کہاں جس کو لگی ہونہ ہوا	ریت میں مچھلی کو عوں ہوتی ہو پانی کی ہوس دھیان قصہ کا مجھے نہ کہانی کی ہوس دل میں جو کھتی ہو اس عالم فانی کی ہوس کوئی ایسا نہیں جس کو نہیں جانی کی ہوس
--	---

آرزو گر مے دل میں تو ہو رنگیں کی  
لال چوٹے کی خوشی کچھ نہ دھاتی کی ہوس

## ردیف

اتنی بندہ نہیں ہو چاہے خوش اور کی سچ پر نہیں سوتی دوست سے اپنے مثل کاہ رہا تیس دن ہیں کسی سے ملتی نہیں	جتنی گویاں کے ہو نباہے خوش میں ہوں اپنی ہی خواہ گاہے خوش میں تو ہوتی ہوں برگ کاہے خوش ہوں ملاقات گاہ گاہ سے خوش
---	--

خوش ہو رنگیں سے یوں زناخی تو  
جیسے ہو مے چکورا کاہے خوش

## روایت غ

<p>میں تو ہرگز نہ زناخی سے کروں جان دیلغ وہ جو آوے مے گھر میں تو مجھے جاؤی لوٹ دل کی میں سادی تھی کجخت کہ اُس سے آنا اب جو سوچو تو غرض اس کو بھی مطلب ہے</p>	<p>اور زسائی مجھے ملنے کو ارمان دریلغ جاؤں گھر اُس کے تو مجھ سے وہ کری پان دیلغ نہ کیا میں نے تو مال و دل و ایمان دیلغ اُس کے دم دینے میں ہو گئی نادان دیلغ</p>
--	---

آج رنگیں کو ملائی ہوں میں اور گھر میں مے  
کچھ مہیا ہی نہیں عیش کا سامان دیلغ

## روایت ق

<p>ہو نہ یا رب کسی کو چاہ کا شوق دھیان یوں مجھ کو ہو دو گانا کا عشق کی راہ ہی بہت بے طو صب سارے قصے جہاں کے اپنی ہی چڑھ مجھ کو اُس بات کا نہیں ہو کا پڑھ ہی چپی سے پر تری خاطر</p>	<p>اور جو ہو بھی تو ہونبہ کا شوق کبریا کو ہو جیسے کاہ کا شوق ہو گئے ایسی بھونڈی راہ کا شوق ہی مگر مجھ کو ہر رومہ کا شوق بندی رکھتی ہو گاہ گاہ کا شوق پڑ گیا ہی یہ خواہ نہ خواہ کا شوق</p>
--	---

دھیان لوگوں کو ہیروں رنگیں کا  
ہو چکوروں کو جیسے ماہ کا شوق ہے

## روایت ک

اب میری دو گانا کو مرادھیان ہو گیا  
ملتی نہیں وہ مجھ کو نہیں اب تو بتا دو  
ہیں یاد بہانے تو اُسے ایسے بہت سے  
الفت مری اس کی تو ہوئی ہو کئی دن سے

انسان کی آنا اسے پہچان ہو کیا خاک  
اس بات میں اس کا جی نقصان ہو گیا  
آنے کو یہاں چلے یہ سامان ہو کیا خاک  
دل کا مرے نکلا کوئی ارمان ہو کیا خاک

رنگیں سے جو پیغام سلام اُس نے کیا  
سوچو تو ذرا جی میں وہ انسان ہو کیا

گو مرے سر پہ نہیں لال پری کی ٹھیک  
کو کہ اور مانگ سی وہ ٹھنڈی ہو جوتی ہو  
میں نے مانا ہو جو اس چاند کے دن ٹجاویں  
سرخ جوڑا تو رنگا لینے دو لوگو مجھ کو  
خاتم زری پرے ہی یہ ددا گھر میں  
ہی جمہرات گھر اپنے کو دو گانا مست جا

بندی پر دیگی یقین لال پری کی ٹھیک  
جھاڑ بالوں سے نہیں لال پری کی ٹھیک  
تو میں واپس لال پری کی ٹھیک  
یوں بھی ہوتی ہو کہیں لال پری کی ٹھیک  
ہی پھر اُس گھر میں نہیں لال پری کی ٹھیک  
آج مے ڈال میں لال پری کی ٹھیک

تو بھی دیکھ آن کے رنگیں کہ سچی ہو مینے  
ریشکِ فرو دس بریں لال پری کی بیٹھک

## رویت

تو دوا بولی پہن لیگے دولاری ہیکل  
ننھی منی سی پہنتی تھی یہ پیاری ہیکل  
اب بنا دو مس لائق مجھے بھاری ہیکل  
کہ بس اک ڈال ننگینوں کی ہوساری ہیکل

لالی گھر کر میری خاطر جو سناری ہیکل  
جب تاک چھوٹی تھی تب تاکتے میل و لہان  
خیر سے اتنی بڑی ہو کے اسے کیوں پہنوں  
سادہ ہیکل مسرے سر جوٹ ہو اب جی ہیکل

آکے کر ڈٹ کے تلے چھپتے ہیں میرے تعویذ  
آج اس واسطے رنگیں نے اوتاری ہیکل

سو کٹے ہیں بال آکے مرے سر میں تل ڈال  
بندی کیوں جو چاہے تو کو طوین تل ڈال  
ہو آگ سی جو نہیں اس کو کڑیل ڈال  
پہ ہجر کے جو دل ہیں تو اب ان کو بھیل ڈال

کشتی میں کچی تیل کی اناؤ ڈیل ڈال  
یار بشت جدائی تو ہرگز نہ نصیب  
بانجی نہ کر نصیحت بجا جے ہو دل  
ہو گا جو اس کا وصل تو تھل بیٹھو رہے جی

چٹہ مست ہو ڈاکہیں اس کی یہ چل نہجھے  
رنگیں خدا کے واسطے تو اس کو بھیل ڈال

<p>تو خریدار کی میرے ہو خریدار اسیل میری چند باسے پڑے ہٹ کی بکا کر ما بوڑھا خزانہ ہلا دو ر پرے جل کے بسوا ایسی بھڑائی ہو کجخت کہ جیتکاں و تجھ سمیہ المست کی ہیں منہ کو لگاؤں بھپتی میں تو کچھ کہتی ہوں تو جا کے دباں کہتی ہو کچھ وہ کہ جو چرخ میں بادل کے لگائے ٹھکلی کیونکہ چرباک بڑا وہ بھی ہو سنتی ہوں میں</p>	<p>مائے گردن تجھے لیکر کوئی تلوار اسیل میں نے یہ بات کہی تجھ کو ہی سوار اسیل کس نگوڑی کو ترابھلے یہ بستا اسیل اوشغلہ اوہی تو لاتی ہی ہر بار اسیل مدہ میں جو بن کے غضب تو توہر شر اسیل خوب سوچی تو نہیں تو میری غنچہ اسیل ایسی عیار سی ایک مجھ کو ہی درکار اسیل آنے جانے کو وہاں چاہیے طرار اسیل</p>
---	---

ایسی سی کا دباں کام نہیں ہو مطلق  
جادے رنگیں کے بلانے کو دھواں اسیل

## ردیف م

<p>شوق مجھ کھونج بٹی کو جو ہر اس بات سے کم چاہیں بیٹھ کے ہنس لیتی ہوں دو منہ میں بھی مان کرتی ہو عیث اپنی وہ جو بن پو ددا کہے وہ کچھ ہی سمجھتی ہو یہ بس کچھ کا کچھ بھیجتا روزی رنگیں مجھے پیغام سلام</p>	<p>بولتی مجھ سے دو گانا ہی بہت راست سے کم جی میں خوش ہوتی ہوں ہر دم کی ملاقات سے کم گات میری بھی زناخی کی نہیں گات سے کم دائی واقف ہو دو گانے کے اشارات سے کم اوریں آگاہ ہوں اس حرف و حکایات سے کم</p>
--	--

## ردیفان

<p>یہ خواہش ہو میری تو مر جائے آتوں          نہیں ملنے دیتی بتا۔ کوئی ہو ہو          کوئی پس کر خوب سی لال مرچیں          دعا ہو یہ بندی کی دن رات جی سے          مرے جی میں ہو آج گڑیاں نکالوں          تو چھہ جائے میری بچھو نوں میں کانٹے          کہا تھا تجھے کل تجھے دوں گی چھٹی          نہیں چڑھنے دیتی ہو کوٹھے چھکو</p>	<p>سنائی ترے گھر میں اب جائے آتوں          ترے ہاتھ سے اب کہ دھر جائے آتوں          ترے دونوں دیدوں میں بھر جائے آتوں          الہی جہاں سے گزر جائے آتوں          سویرے سے گھر اپنے گرجائے آتوں          کوئی اس طرح آکے دھر جائے آتوں          کروں کیا جواب یوں کر جائے آتوں          چڑھوں میں اگر اپنے گھر جائے آتوں</p>
---	---

<p>جو کہلا میں بچوں تو پھر تجھ کو رنگیں          ابھی آن کر فرج کر جائے آتوں</p>
--

<p>دو گنا مجھ سے تو اتر کر ہے ہو دیو میں          تر آتے ہی منہ کاڑ گیا کیوں نو میں          کہ اُس نے چوڑیاں کیں اپنی چکنا چور میں          بچا کر آکھ سب کی شوق سے بس گھو میں</p>	<p>ہمیشہ سے ہی یہ تیرا عجب دستور میں          دو اکچھ دال میں کالا ہو سچ کہ مست تو لاؤ          خدا جانے کہ ہاتھ پانی کر کس سے لڑی کو کا          تو اک جالی کے نیچے سے دیا چارن کے اندر</p>
---	--



	<p>یہ رنگیں مرد و اجہڑے کھڑے کوئی کہہ کر کہ میرا گرتھے ہی گھورنا منظور میں</p>	
<p>رائی مہیاں کی جیا جھ کو پھاری چڑیاں سچے بندوں کی پناہ سے جھ کو بھاری چڑیاں ٹھنڈی کرڈالو گی میں ہاتھوں کی ساری چڑیاں ہیں جلیسر کی بین رنگ کی تمھاری چڑیاں ٹھیک کر چوڑا قرینے کو لگاری چڑیاں ہاتھ چھلتا ہی تیلے سے چڑھاری چڑیاں</p>	<p>کس کی ہرختاوری پہنے کنواری چڑیاں جھوٹا چوڑا پہنوں میں انا یہ جھوٹی بات ہے گر کہے گی مجھ سے کچھ منہ پھوڑ کر راجی تو پھر میں بچا ہوا دوکاناواں کی یہ سوغات ہے ہندی جب تات لگاؤں تنک اڑی منھاری بات سنتی ہی نہیں کمبخت کیسی ڈبھہ ہے</p>	
	<p>اب ہوس باقی نہیں رنگین کہ میں نے بارہا پہنیاں سب رنگ کی ہیں باری باری چڑیاں</p>	
<p>دو گانا مجھ سے کیوں ہتی ہو لکیر آئے دن انوکھی ہو کیا کرتی ہو وہ تقریر آئے دن کہ ہو میری گلے کی ٹوٹی زنجیر آئے دن دو ایکوں پھوٹی ہی تیری زنجیر آئے دن</p>	<p>اٹھاؤں کب تانتاں بے تقصیر آئے دن پہلی ہو دو اکی بات کچھ پوچھی نہیں جاتی الہی کون بھڑکا ہوا ہو مجھ پہ دیوانہ دو اکھائی نہیں ہو گرم دانی کی تو پھر بتلا</p>	
	<p>زناخی کو یہ بندی بھول جاوے کس طرح رنگین پھرے ہو تیلیوں میں اسکی وہ تصویر آئے دن</p>	

<p>مفت میں ایسا نہ ہیں کہیں ماری جاؤں میں تو ہاں بگڑی ہوں کس طرح سوار جاؤں اور میں کوٹھے سے اس طرح اتاری جاؤں یاں سے ٹکرائی کہ صراب میں بچاری جاؤں</p>	<p>چھپکے ل مچھو دو گانا تیرے واری جاؤں نام چھپ تختی کو کیا رکھتی ہو میری باجی شفائیں لوں چڑھیں نظروں میں تمہاری گویا جھا جوں مینہ برسے ہو ساون کی اندھیری ہر آ</p>
	<p>یہ مناسب نہیں رنگیں کہ میں اپنے گھر تک شہر میں کرتی ہوئی نالہ و زاری جاؤں</p>
<p>اپنی سمدھن کو تو اوروں سے مروا سمدھن آج تیاری مری چوبوں کی کروا سمدھن بھکھو زہنا نہیں ہو مری پروا سمدھن اپنی خشک کو نہ چوبوں سے کتر و ا سمدھن میرا سمدھی ہی انھیں لاٹیکہ بھروا سمدھن</p>	<p>خوان چھڑیوں کے کہیں گے میں مروا سمدھن ایکے ساچے تری گھر ہے میں آئی ہوں میں سیرے سمدھی کو نشانی تری اتنی ہو کہ بس میلے کپڑے جو ہیں تیرے تو انھیں دھاڑا ل نیشیاں رنگ کی خالی ہوئیں تو غم مٹ</p>
	<p>چھوڑ دو اور سے ملنے کو تو رنگین کے سوا چھوڑ کر ایسے کو اوروں سے نہ کروا سمدھن</p>
<p>لیکن ازار بند کی ڈھیلی نہیں ہوں میں اگلیاں کی طرح جھاڑو کی تیلی نہیں ہوں میں</p>	<p>گرچہ زناخی جیسی نمبیلی نہیں ہوں میں یہ بولتی ہوں بول بٹا خاک چاٹ کر</p>

ہر دوست سب کی آنکھوں کی پتلی تو اے جیا گرچہ ہو گا ناجان تیرا مچ ہو تو	بی بی ہوں کھر کی میں بھی رینگی نہیں ہوں میں تو میں بھی چھیلی میں ہو گیلی نہیں ہوں میں
--	--

ہیں حرفتیں بھری مری رگ گیس کوٹ کر زنجیں تری طرح رگیں نہیں ہوں میں	
--	--

ہرگز نہیں کچھ قدر تجھے چاہ کی گویاں میں قدر کروں تو بھی نہ یللب تلک نہ تو آج نہ آوے تو لوہو پیوے ہمارا اب تجھ سے خدا سمجھے تو ہر کی اک گانٹھ	کہہ کوئی بھی ہر بات تری راہ کی گویاں اب ضعف سے حالت ہر اُس کی گویاں تجھ بن نہیں کچھ سب شہ ماہ کی گویاں تجھ پر کہیں چکی پڑے درگاہ کی گویاں
---	--

ہر دل میں ہوں اپنے تو رینگیں کی ہوں ہی خواہش ہو دولت کی نہ کچھ جاہ کی گویاں	
--	--

ایک دن باجی نے گلن سے منگائیں کڑیاں کیا غضب ہو جس گھڑی اس کو بلایا گھر کی پتلی پتلی چن کے پھر ہاتھوں سے اپنے بے جھڑک اپنی انا جان کو میں نے بلایا پیسج کر کیا کوں لوگو تیرا جی جان میری جان میں	آگیا غش مجھ کو یہ سن کر کہ امیں کڑیاں طشتری میں پہلے پانی سے دھو لیں کڑیاں ساری گڈی میں مری بھر کر لگائیں کڑیاں آن کر اس نے مری وہ سب چھڑائیں کڑیاں ہر مئی گلن نے جوبہ سب چھڑائیں کڑیاں
---	---

پاسباں منگو اگر دم پھر بھرتا میں کیڑیاں	رات وہ رو دھو کے کاٹی میں بھی جس تل
	<p>ڈنک سب دکھتے ہیں رنگیں نہ پا کر ل بھوت دیکھ تو کیا ظلم میرے پر ہیں لائیں کیڑیاں</p>
<p>جڑی اُس سے بھلا کب تک رہوں میں کھچی اُس سے بھلا کب تک رہوں میں بچی اُس سے بھلا کب تک رہوں میں ملی اُس سے بھلا کب تک رہوں میں</p>	<p>جڑی اُس سے بھلا کب تک رہوں میں طبیعت چاہتی ہو اُس کو میری چھٹنا ہو وہ سو سو بار آ کر لڑا کرتا ہو وہ مجھ سے ہمیشہ</p>
<p>بڑا مجھ کو سمجھتا ہے گانگیں بھلی اُس سے بھلا کب تک رہوں میں</p>	
روایت	
<p>حفت میری نظر ہیگا تصویر میری چھو چھو کچھ ان دنوں بہتی ہو دلگیر میری چھو چھو ہر سال بہتی ہو زنجیر میری چھو چھو ہرگز نہیں کرتی ہو تقصیر میری چھو چھو کچھ پھر نہیں سکتی تفریر میری چھو چھو</p>	<p>کرتی ہو عجب ڈھب سے تقریر میری چھو چھو نفس سے کیلو کو کیا اُس کے ہوا کو ہٹ کیوں نہ کرے ہر دم اب پیر کی برسوں سے اُجی اُس کے اور میرے بلے میں میں اُس کی جدائی میں دن رات بلکتی ہوں</p>

	اس ضد پہ تو چل ہاں رنگیں سیلوں گئی ہیں اباغیر تو کر لہجہ جاگیر مری چھو چھو	
چلو لے چلو میری ڈولی کہا رو لگے تم کو ایسی ہی گولی کہا رو گئی سب مسک میری پی کہا رو سناؤ نہ اپنی یہ بولی کہا رو یہ جیسی زباں تم نے کھولی کہا رو پٹاری مری سب ٹوٹی کہا رو مجھے سمجھو تم نہ بھولی کہا رو	جو ہوئی بھی سو بات ہوئی کہا رو بچھڑ جاؤ نگری سے مرجاؤ سائے چلو ہو لے ہو لے دھمک سے بنجھتی مرے مغز کے بس اڑاؤ نہ کیر طے الہی کرے نکلے تالو میں گلٹی جو ہیں اوتری ڈولی میں وہیں تم نے ق علی کی قسم میں نہ دوں گی کہاری	
	دند اگھر کو رنگیں کے تحقیق کر لو کریاں سے ہی کہ پیسے ڈولی کہا رو	
ایضاً		

پیسے سے دلہنی عادت نہ بنی ہوئی چاہہو بو بو  
پھر اُس سے کرتی ہو اپنی مقدور آپ بندی نہاہ بو بو  
کسی سے آگاہ میں کہاں تھی کیا گھر آنکھوں میں میری تلپٹ  
نہ اس میں تقصیر جی کی ہرگز نہ میرے دل کا گناہ بو بو

جو بڑھ کے باجی سے میں ہوں بولی تو میری تو تو میں مٹوں پڑو  
 نہیں ہو باور تو اُس سے پوچھو جیسا ہی میری گواہ ہو بو  
 ددا کے کہنے پہ تم نہ جانا نہیں ہی باتوں میں اس کی بھدرک  
 یہ نہیں وہ کرتی تیرے مجھ سے ہر دم نکیوں کہ مانگوں پناہ ہو بو

کسی روئے سے جا کے کد و خبر تباہی سے اس کی لاو  
 غضب ہو رہی نہیں نہ اتناک آیا پری میں نکلتی ہوں راہ بو

گو نہیں میں براغم زناخی کو  
 اے ددا دیکھ تو کن آنکھوں سے  
 دو نوں آنکھیں ہیں میری گویاں سے  
 میں نہ دوں گی قسم زناخی کو  
 دیکھوں میں چشمِ نم زناخی کو  
 چاہتی کب ہوں گم زناخی کو

دیکھ میں تیرے پاس اے رنگیں  
 آئی کیا دے کے دم زناخی کو

گاج - باریک جو جھلسی سی ہو  
 میں کروں اپنی زناخی اُس کو  
 لاکے تلووں سے دواؤں میرے  
 رات کو لیتے ہو رستی کا نام  
 تو کی تو اس کی عجب جی سی ہو  
 جس کی صورت مری باجی سی ہو  
 پتی ہندی کی اگر پیسی ہو  
 تم کچھ اناجی، بلی، رسی ہو

اے ددا کجھ سی جو چھتسی ہو کھلتے مجھ سے جو پچھسی ہو	آنکھ سے کیوں نہ وہ کاجل کو چورائے ہار دو آپ کو یا جیتو مجھے
---	--

تجھ سے رنگیں وہ پھو اچھو کھیلے جو سہیلی میری دہلی سی ہو	یا ۲۰
--	----------

اے لوگو چھپا جنائی کو بیکلی سی ہو آج ملو اوں درد کھاتی ہوں میں مڑوڑی کے بچہ پدھا ہو یا کہ ہو پائل خیر سے انگنا مہینہ ہو پانچوں کپڑے بدن کے میں اپنے دہر لگتی ہو مجھ کو اچھوانی نہیں دیتی ہو مجھ کو کارٹھا کیوں	لائے کوئی بلا جنائی کو پیٹ اپنا دکھا جنائی کو غم نہیں کچھ مرا جنائی کو نہیں معلوم کیا جنائی کو اے ددا کہہ سنا جنائی کو دوں گی چلہ نہا جنائی کو میں پیوں گی بلا جنائی کو دوں میں کیا کیا بتا جنائی کو
---	---

آکے رنگیں میں تیرے پاؤں پڑوں ذرا آنکھیں دکھا جنائی کو	
--	--

## رولیت ہ

<p>ڈر خدا سی اور کیا کر ابے کم کم اوہی آہ          ہو نصیب اس طرح کرنی سبکو جو جو اوہی          اب خدا کے فضل سے کرتی ہوں ہر دم اوہی          کھانستے ہیں گھڑی کرتی ہی ہر دم اوہی          داچھڑی پیاری مری کرتی ہی ہر دم اوہی          اب دو گنا کچھ بہت کرتی ہی ہر دم اوہی          مجھ سے کر داتا ہو اس کے بھر کا غم اوہی          کیا کہوں اس دم یہ میری حق ہیں ہی کم اوہی</p>	<p>اے زناخی کیوں کیا کرتی ہی ہر دم اوہی          جس طرح کی ہم نے اس سے ملے با ہم اوہی          جیت ملک چھوٹی تھی میں باجی نہیں تھی جانتی          تجھ کو لے اٹا ہوا کیا ہی کر شب کو اٹھکے تو          بیج بولی آج تو اتنا مری کہنے لگی          لے داکا جلیے سیکھی ہو کس سے ملے یہ          کل نہیں پڑتی کسی کل کیا کروں پیکل ہوں یہ          جاگتی ہی باجی اب ہی چھل پر اوس کا مزاج</p>
--	--

کیا کروں ناچار رنگیں کی خوشی کے دھپے  
 سیکھتی میں بھی چلوں ہوں اب تو کم کم اوہی

<p>کس سے گرمی کا رکھا جائے یہ بھاری روزہ          دیکھ پیسے میں تا بیخ بتا دے مجھ کو          منہ پہ کچھ رکھتی نہیں اپنے وہ پن بھتی پن          آج سے فرنی و فالوے کی تیاری کر</p>	<p>سردی ہو تو تر گئے مجھ سی بھاری روزہ          اب کے آتوں جی رکھوں گی میں ہزاری روزہ          کھولتی جبے دو امیری دلا مری روزہ          کل ہی تو چند ہی رکھے گی میری پیاری روزہ</p>
--	--



میرا منہ اترا ہوا دیکھ کے کہتی ہو جیسا :	آج تو کر کے نہ رکھ منٹ زاری روزہ
اٹھتی ہو پچھلے پہر رات کو کھا کر سحری	شوق سے رکھو تو کل میں تری زاری روزہ

آج روزہ ترا تڑو کے رہے گا وہ ددا  
پاس رنگیں کے تو آ رکھ کے بچاری روزہ

## روایتی

—

ہو ا جی میری دو گانا کی بجاوٹ خاصی سر کے تعویذ ستم اور فتح پیچ عجیب سب سے گفتار جدی سب سے زالی نکل سکھ شہر آشوب دھڑی تس پہ لکھو ٹمھا کا فر گر جگت بولے نویر کا لہ آتش ہو زباں اُس کی بس گات کی کیا بات ہو کیا کہتا ہو کرتی جالی کی پڑا سر پہ دوپٹہ اچھا قطع چو کھیا عجیب گیر ہو دامن کا طلسم لہ لہرائی ہوئی تسن وہ طوفانی حباب	چنپی رنگ غضب تس پہ کھنچا وٹ خاصی بال ہکا ہوئے چوئی کے گندھا وٹ خاصی دانت تصویر میں سی کی جما وٹ خاصی رسن جو چھوٹا ہو تو ہو منہ کی بھلا وٹ خاصی اور رک جاؤ تو رکے میں کا وٹ خاصی چھب درست ایسی ہو بازو کی گا وٹ خاصی قربا چامہ اور انگلی کی کسا وٹ خاصی آستین چست بہت اور پا وٹ خاصی گوکھر داور سنت کی ہو بنا وٹ خاصی
--	--

<p>             اوی کے ساتھ پھر ابرو کی جھکاوٹ خاصی              نوزن ویسی ہی پتی کی جڑاوٹ خاصی              غمزہ وہ ظلم ادا زور رکھاوٹ خاصی              پھر ملاقات میں کافروہ بچاوٹ خاصی              لنگھتا سحر کمر خوب لگھاوٹ خاصی              وہ پیرا دھڑھریں اور بناوٹ خاصی              سرو قد اور برائوں کی ڈھلاوٹ خاصی              سب سے پوشاک لگ سب سے بجاوٹ خاصی           </p>	<p>             سسکی بھرنی وہ غضب اور جھجکنا زیا              پہونچیاں داچھری جی کان کی بالی بیدا              ناز زیندہ جیا آفت و عشوہ جادو              اچھا امٹ وہ فصول اور چٹنا ہی              کیوں نہ ایسے سے بچنے دل جی انصاف کو              بند پاجامہ کی چنپا میں سریا کی چمک              پاؤں میں کنش بھوکا وہ مغرق سامری              سب سے سب بات جدی سب سے اٹھنی           </p>
--	--

ہنس کا اظہار کروں تجھ سے میں کیا کیا رنگیں  
 دست و پا تجھ میں ہندی کی چاوٹ خاصی

<p>             ہو جسے دیکھ کر نڈھال پری              وہ بری زاد چھب جھال پری              زلف ناگن سیاہ بال پری              ہر قرۂ نادر اور گال پری              ساری نکھ سکھ درست چال پری              ہنسنا سید ادا اور لال پری              سترے لب تسبیہ بول چال پری           </p>	<p>             ہو زناخی مری وہ لال پری              وہ چڑھی گات داہ جی تختی              کینچی کنگھی ستم وہ ڈھیلا پیچ              چشم جادو نگاہ سحر آمیزہ              دونوں ابرو و دھواں عجیب گردن              بولنا خوب روٹھنا اچھا              دانت خاصے دمڑی طلسم جمی           </p>
---	--

<p>چوڑیاں سبز ہاتھ لال پری  تھ غصہ پہنچیاں سٹھال پری  غزہ ظلم اور ادکمال پری  قہر پا جامہ سر کی شال پری  قد و قامت عجیب چال پری</p>	<p>چھلے تصویر مچھلیاں براق  نورتن رور دھکے ہلکی آفت  ناز طوفاں کرشمہ شہر آشوب  کرتی ناد رنراقے کی محرم  پاؤں پاکیزہ لغش ماہی پشت</p>
	<p>فدائی ہیں اودیاں رنگین -  الغرض ہو وہ بے مثال پری</p>
<p>دم تو لینے دے زناخی ترستوان گئی  سخت برحم ہو تو۔ اوہی مری جان گئی  بندی برگز نہیں اتک کہیں مہمان گئی  لینے بازار جو وہ سبز قدم پاں گئی</p>	<p>کیوں یہ گھر طعوج مٹی آج کہاں گئی  تو تو محرم نہیں مت ہاتھ لگا چھاتی کو  یو لے وہ آگے کس بن بٹان سے کہا  آگے وہ پھر بھی گئے دیسیو اب تات پھری</p>
	<p>نیرے مدد گئی رنگیں غزل اک اور نو کہ  جگت اُتار دے تو میں تجھے پہچان گئی</p>
<p>مت ستا مجھ کو دو گانا ترے قربان گئی  ہاتھ ملتی ہوں بری بات کو کیوں مان گئی</p>	<p>ٹیس پیرویں اٹھی اوہی مری جان گئی  تجھ سے جب تات ملی تھی مجھے کچھ دکھ نہی</p>

ہوں جوں پہنچے ہر دھمک بند ہی کا دم کرتا تھا	اب مری جان گئی جان یہ میں جان گئی
ہیں ترے پاس دو گنا ابھی آئی تھی جلی	میرے گھر میں تو عہت کرنے کو طوفان گئی
نہر تھی ہر مجھے یہ تیری چٹھل بازی	یاں ترے قے سے باجی کچھ پہچان گئی

ترے رنگیں سے کہیں آنکھ لڑی سچ کہے  
کچھ تو گھبرائی ہوئی پھرتی ہو اوسان گئی

اُٹھتی میری پسلی کے تلے ہوک ہو دائی  
یہ کج نہ جاوے تو تری منہوگ ہو دائی  
رائی ہو دو اتو میری خاطر جو بنا کر  
کھائی نہیں جاتی ہو وہ یہ چوک ہو دائی

جس طرح بنے رنگیں کو لا جا کے یہاں تک  
اُس بن مجھے کھانا یہ دم خوک ہو دائی

دن رات بن اُس کے ہو یہ ابندی کی حالت  
ماشور ہو یا چنچ ہو یا کوگ ہو دائی  
ساتھ اُس کو نہیں لائی مرے پاس تلک باڈ  
تو سوچ لے جی میں یہ تری چول ہو دائی

## غزل

میں نے ترے کارن جو تیا جوگ زناخی  
تو ادبھی اک بار گلے میرے چمٹ جا  
لوگوں نے بہت چاہا کہ میں تو نہ ملیں پھر  
طعنے مجھ پر دیتے ہیں سب لوگ زناخی  
جو پھر کہوں تو دیکھو سو بھوک زناخی  
ہونا تھا یہ میرا ترا سب جوگ زناخی

ہی ہی اری دل فوج اُسے چاہے کسی کا  
ہی عشق تو رنگیں کا بڑا روگ زناخی

تھک جاتی ہو  
وہ تو ہوتی نہیں ہی ہو کجنت  
کھڑا جائے مری آنکھوں کا  
کیوں نہ کیوں ان کو نہیں آتی ہو  
کچھ پھر کتی جو مری چھاتی ہو  
ہر گھڑی جی میں یہ آ جاتی ہو  
اب تو کیا کیا مجھے دکھلاتی ہو  
تھک جاتی ہو  
وہ تو ہوتی نہیں ہی ہو کجنت  
کھڑا جائے مری آنکھوں کا  
کیوں نہ کیوں ان کو نہیں آتی ہو  
کچھ پھر کتی جو مری چھاتی ہو  
ہر گھڑی جی میں یہ آ جاتی ہو  
اب تو کیا کیا مجھے دکھلاتی ہو

غم میں رنگیں کے نہ ہونا بر باد  
یوں زناخی مجھے سمجھاتی ہو

آج دروازے پہ لوہت جو دھری جاتی ہو  
 میری کوکا کی اجی گود بھری جاتی ہو  
 میری اور میری زناچی کے ہو گڑیوں کا بیاہ  
 آج ساچت ہو مرے گھر سے بری جاتی ہو  
 میری چھو چھو کی اری کوئی بڑھادے پنواڑ  
 بوجھ سے اُس کے بختی وہ مری جاتی ہو  
 سامنے سے مری کوکا کے پرے ہٹ دانی  
 تیری صورت سے وہ ڈر پوک ڈری جاتی ہو

میری پروا نہیں رہیں گی کو اری آنا جان  
 اس کے پاس ایک نئی روز پری باقی ہو

کھٹکی آفت ہو چنیا ظلم نہ گس سحر ہو  
 موگر اجاد و غضب گینا ہو اور دھکم  
 اس میں جو چھوٹی ہو سب سے اُس کی تقریر ہو  
 ہو یہ گھر لکھا ہوا ہو کون بادل گزرتا ہو  
 گل چین ہو ایک شتاج اور چنبیلی قہر ہو  
 ہو بستی اک بھبوکا اور بزیلی قہر ہو  
 میں سمجھتی ہو نہیں کچھ وہ پہلی قہر ہو  
 ایک سے اک واہ بندی کی پہلی قہر ہو

میں جو جاتی ہوں تو جی آنے کو پھر کرتا نہیں  
 اے دوا دلچسپ رہیں گی جو بلی قہر ہو

<p>کرمے معاف میری نصیہ میری باجی          گرا کے مجھ سے مل جاوے میری باجی          مام خدا ہو ننگی تشبیر میری باجی          جس واسطے ہوئی ہو دل گیر میری باجی          سیتی ہو کیا ہی اگیہا تصو میری باجی</p>	<p>بس اب نہ رکھ تو مجھ کو دلگیر میری باجی          شرطی اور اوں پریاں اور دوں کھڑا میں          سنتی نہیں کسی کی غصے کے وقت تو پھر          چوٹھے میں جائے الفت لگ جائے اس کو کوٹ          سگھڑا میں اس پر گریہ و خستہ لیک مجھ کو</p>
---	---

<p>رنگیں سے اور مجھ سے ہو جائے جس میں پٹ          بنلا دے کوئی ایسی تدبیر میری باجی</p>	
---	--

<p>ہوئے غارت کہیں یہ تیری جوانی باندی          ایک شتاج ہو یہ میری نمائی باندی          جا کے لادے تو مجھے اس کی نشانی باندی          کوئی ایسا نہیں جھاڑے ترا پانی باندی          کھا گئی سو وہ چوراکر یہ فلائی باندی          مری باجی نے مجھے دی ہو ڈرائی باندی          لائے گراس کا تو بیخام زبانی باندی</p>	<p>لیے پھرتی ہو بتیلی پہ فلائی باندی          یوں تو چپ چاپ ہو سگئی پر لے فلائی          کل وہ لشکر کو سہا ریگا شاہو میں نے          مردوے یوں تو بہت سڑے ہیں لیکن ہو ہو          پنڈیاں میں نے جو بتیسی کی بنوائی ہیں          ان کی میں آنکھ کے صدمے کہ سبھوں میں ہو          اور تو کیا کسی لوٹھے سے تجھی دو لگی بیاد</p>
---	--

<p>خیر سے جاؤں گی میں آج میاں رنگیں پاس          ہندی ہاتھوں میں لگا میرے شہانی باندی</p>	<p>۴۰ پیچہ سب          ۱۰ پیچہ</p>
---	--

<p>دو گانا ہو حرمِ نغمے میاں کی وہ دشمن تھے ہیگی میری جاں کی طبق کی کیوں پنجیری اُس نے پھانکی یہ ابستہ چڑی ہے زباں کی</p> <p>کہ جوں ہی کل چلی اک دیکے بھانکی تو اُس شستہ نے ہوئی نہاں کی</p>	<p>پھرے کیونکہ پہلے گئے بانگی : ملا ہو جب سے اُس سے شاہِ دریا غضب ہو وہ تو میلے سر سے مٹی آج مجھے بھاتا ہو چٹخا رے کا سالن</p> <p>زناخی میری علامہ ہو ایسی کہا میں نے کہ مٹی بنا دھر آ</p>
--	--

اُردن پھر گیارگیں کا نچھ سے  
تو ادا ہوا ہی میں پھر کہاں کی :

مٹہ بھر آئی جب نہیں پاتی ہو اُردا بیگنی  
فرق تب کیا مجھ پہ بٹھلاتی ہو اُردا بیگنی  
اُس کو لینے کو گئی ہو جی دھڑکتا ہو مرا  
دیکھئے پیغام کیا لاتی ہو اُردا بیگنی  
یہ مری بختاوری دیکھو کہ باجی سے مجھے  
شورِ ناعق روزِ دلواتی ہو اُردا بیگنی  
اس کی چاہت میں جو میرا ہاتھ ہو پھرتے  
دبِرم آ مجھ کو دھمکاتی ہو اُردا بیگنی



جبکہ رنگیں کے یہاں تنے کی سنتی ہوں  
اپنا سر بک بک دکھا جاتی ہو اُردا بیگنی

## غزل قطعہ بند

اپنی سکرانی پہ اتر کے مہسی مغلانی  
بت سن جا بیویاں آئیو بی مغلانی  
جھول ٹٹنا ہی نہیں کتنا کسی مغلانی  
ٹوکی اوندھی ہو ہر ایک اُس کی دھڑکی مغلانی  
تسپہ ڈوری ہو عجب بھب کی ٹکلی مغلانی  
کس روش تہ نہت اس پر ہو ٹکلی مغلانی  
بند دارائی کی جھوٹے میں بھی مغلانی  
پھر چڑ مطلب کو مے سوچ گئی مغلانی  
اور اچھی سی بلا لیجے کوئی مغلانی  
رہے ہاں اپنا کوئی مار کے جی مغلانی  
تب یہ جھجلا کے کہا میں نے کہ بی مغلانی  
میں بھی لیتی ہوں بلا اور اچھی مغلانی  
لیکن اس بات کو سنتے ہی ڈری مغلانی

لائی انگیا جو مرے واسطے سی مغلانی  
اُس کا تب نہ گھٹانے کو کہا یوں میں نے  
کیا اس انگیا کے بچھاوون کو برا کترا دی  
پسریاں دونوں طرف کی ہیں وایں ہی  
قرے ربط ہو اڑ جائے یہ چڑیا کم بخت  
تو بیاں بھی ہیں سو وہ خاک میں پھر کس نہ کو  
آئیں جو یہ ہر اک تنگ کہ ہر تہی ہی نہیں  
مجھ سے اس بات کو کہیں تا وہ بت نہ لایا  
تو لگی کہتے کہ نہ ہیں تو ہی ہوں نہ  
واں کوئی کیوں ہے ہو دیر جہاں اسی  
کھا کے حب طیش کہا اُس نے گر جا کر یہ مجھ پر  
نہیں رہتی ہو تو لو جاؤ جی بس نہ بخشہ  
اُس نے تو سر اٹھایا تھا محار کل ہی سے

مجھ کو رنگیں کی قسم اب تو نہ صاحب ہو جو  
رکھی جائے گی نہیں ایسی بری مغلانی

میری طرف سے کچھ تو ترے دل میں چور ہے  
 میں نے بوجہ تو دو دگانا گھسیڑا ہے  
 اتنا بڑا ہے مسہ ایک آٹوں کی ناک پر ہے  
 جتنی بڑی دوا مری انگلی کی پور ہے  
 روے ذرا جو دوا تو دائی ہو بے قرار  
 دائی ہو موری تو مراد ادا مور ہے  
 منہ ڈھانپ کر تیرے یہ چھلوری نہیں موحی  
 اے کوکا تیری انگلی کی پکٹی یہ کور ہے  
 ایسی گئی ہے جالی کی کرتی ہو دائی کے  
 جیسی بری پڑے مری میانی کی طور ہے  
 ہو میرا چلنا پھرنا دو گامائے اختیار  
 یہ جان لو کہ میں ہوں چکی اور وہ دور ہے  
 صدقے زناخی میرے میں قربان اس کے ہوں  
 ہم میں چکی ایک ہو اور ایک دور ہے  
 شاید کہ ہو گیا ترا بیٹھا برس شروع  
 کوکا کچھ ان دنوں تری چاہت کا شور ہے

تیری قسم گواہی اُسے جانتی ہوں میں

لونڈی کور چکیں بد کوئی کستی بندور ہے

<p>             باجی مجھے اور حادو و حجاز جھل کی اور صنی              اور آپ اور صنی مسلسل کی اور صنی              انا اور صنی لاکے کوئی ہلکی اور صنی              بندری کو زہر لگتی ہی ملل کی اور صنی              تر کر کے رکھ پٹاری میں اپنل کی اور صنی              سر پہ جو لکے ہوتی ہو با دل کی اور صنی              کولے تاک جو سر سے سری دھالکی اور صنی           </p>	<p>             میں رہ نہ اور صنی نہیں کی اور صنی              بیجو یہ گوٹ کا یہ دہ پٹہ مجھے چہ خوش              کر کے لے ناک میں آئی ہو میری جا              پتی ہی مجھ کو بھاتی ہو لچھری سے گپہ کی              اس بو خند میں یہ ٹی بالے لگی : دا              رسات اُس کو کہتے ہیں جی جس ہا میں              پہونچی کچک کر کو ارے لوگو دوڑ پو           </p>
--	---

<p>             بھاری بنت منگائے کہ نہ گئیں لگاؤں میں              سر پہ سے ٹھہرتی نہیں ہلکی اور صنی :           </p>	
---	--

<p>             حوض کو دودھ سے بھر دیا بیوی سیدانی              چوک سے جل کے غمیں لایو بی سیدانی              روبرو بیٹھ کے پکوا بیوی سیدانی              سامنے لپنے وہ کھاوا بیوی سیدانی              پھر دعا اُن سے یہ منگوا بیوی سیدانی              اپنی اپنی وہ سزا پاؤ بیوی سیدانی           </p>	<p>             کل علی جی میں دراجا بیوی سیدانی              آج نو چندی ہی سودا میری صحنک کا نام              لاکے سودے کو مجھے پیٹا اگر جاؤ کہیں              پاک جائیں سب تو وہیں بی بی زنون بلیا              کلی چکیں وہ تو لگا ہاتھ میں سب کے ہندی              یعنی اس ہندی کو جو جو کے ستانہ عیش           </p>
---	--

اور وہ رنگیں ہو سدا رہتا ہو شریک بس جوانی سے وہ بھل پائیو بی سیدانی	
وہ گرم ہو یہ میری ددا جان ڈومنی کرتی ہو ڈومنی پنا کو کامری جہاں پہ کٹ مستی پن کو میری زناخی کے دیکھ کر تقلید کر سکے وہ دو گانا کی ذکر کیا سکے ہی بٹھایا ہو باجی نے اندنوں	رہ جائے جس کو دیکھ کے حیران ڈومنی پکڑے ہو خاک چاٹ کے وار کئی دمنی کرتی ہو چاک اپنا گریبان ڈومنی چھتہ سی ہو فے سی ہو صوفان ڈومنی آنے نہ پائے یاں کوئی مہمان ڈومنی
اتنا سمجھو دیکھ کے رنگیں کو میرے پاس چلتی ہو کیا ہی بیر سے ہر آن ڈومنی	
دل کو بیٹھا جو وہ بے پروا لے بدرمانگا تو ہوا آرزو وہ آہ اس عشق کا گھر کھوج مٹے نہیں آتے وہ سفر سے ہو ہو جان و مال و دل و دین تم نے لیا خفت بے دید ہو بے رحم ہو تم روز رنگیں سے بھڑاتے ہیں مجھے	پڑ گئے جان کے مجھ کو لالے منہ سے اتنا بھی نہ پھوٹا آ لے اس نے گھر دیکھو کیا کیا گھالے پڑ گئے پائے طلب میں چھالے پھیرا بتم سے کوئی کیا کیا لے نچ پڑے کوئی تمہا سی پالے یارب اڑ جائیں لگانے والے

نہ خواہاں دیکھنے کی ہوں نہ طالب اُس سے الفت کی  
 دو گانا جان میں بھوکی فقط ہوں تیری چاہت کی  
 تجھے مجھ بن نہ آرام اور نہ چین آوے مجھے تجھ بن  
 بہم اپنی جو الفت ہو تو یہ صورت ہو الفت کی  
 بہم چون کی حرکت سے مبادا تاڑ لے کوئی :  
 نہیں میں دیکھ سکتی تجھ کو ماری اس قباحت کی  
 نجا سکتی ہوں میں اُس تک نہ آسکتی ہو وہ مجھ تک  
 اور اُس پر دیکھو نیت میں کیا کیا کچھ ہو خلقت کی

ہلے یاں ہونٹھ میرے پالیا تم نے وہاں رنگیں  
 اجی صاحب تمہاری میں ہوں قائل اس فرست کی

<p>اس سر کی قسم انا ہمنگب ہو وہ خور کی          واں جا کے ہوا کیا جو تو منہ نہ کچھ بڑکی          کیا جا نیے کیا اُس نے ماری ہو مجھ بڑکی          جوڑی نہیں جاتی ہو ٹوٹی ہو اگر دھڑکی          بولوں ہوں میں پشت بولوں ہوں نہیں د          گر نے میں رہا کیا تھا تھی گونج کھلی دُر کی          ہوں دے نہ میں اقف ہو سرت نہ کچھ دُر کی</p>	<p>لو میں جو دو گانا کے پافوت کی بڑکی          مالوں سے ترے تو لو لگتی نہیں یاں آچا          میں آگے زناخی کے کچھ بول نہیں سکتی          اس موت سے چلتا ہو بس کس کا اے لوگو          کیوں بات مری تجھی جاتی نہیں دلی سے          شاباش تجھے کو کا کہ تو نے دیا مجھ سے          گانا تو نہیں آتا بھلا تھی ہوں جی اپنا</p>
--	--

منتی مرے منہ سے جب نام ترا لگیں  
دیتی ہو مجھے آچا بندر کی طرح گھر کی

دیکھو نشکی نئی میری ایسی کیا۔ بس کی بھری  
جس پگولیاں نے جیا اتنی بڑی سسکی بھری  
ہچکچاتی تو تھی یا میں تھی زناشی تو ہی کس  
ہو بیانی کس کی ابھی اور نہ کس کی بھری  
تو خامستہ ہو دو انتہا میں سب کو ڈھونڈ  
ساری مٹی سے ہو اوٹھی دیکھ لے اس کی بھری  
کیا نہیں پہنچیں تجھے کھیا میں طبع کی اے جیا  
تیرے جھٹکی رکابی ایک تھی میں بھری

روز کس سے ہو سکے وہ بات رنگیں دور پار  
پنشنب ہو تو نے ہامی کس طرح اس کی بھری

خوبی خورے کی اجی واچھڑی جی  
مجھ سے کچھ نہ کچی واچھڑی جی  
مجھ سے کہتی ہونہ جی واچھڑی جی  
زر دیو شاہک سچی واچھڑی جی

برتن میں آؤ گئی واچھڑی جی  
میں گلوڑی تو ہوں سیدھی سا دھی  
عسیر کا دن ہی برس دن کا دن  
زرق برق آج غنڈب دکھلائی

پھر تو کہہ اوپسی جی وا چھڑی جی نوبت صبح بجی وا چھڑی جی	لے تری مٹھی دباں کے صدقے میں یہ سبھی تھی گئی رات بہت
ستیاناں گئی رنگیں سے دوستی تو نے تجی وا چھڑی جی	
ملے نہ پھر کبھی جس دن سے آشنائی کی ستیا ہا تو نے خدا بہت تری خدائی کی تجھے بھی یاد ہو کہ اس سب خدائی کی	یہ میرے یار نے کیا مجھ سے یوفائی کی اب اس کے عشق نے کیا کیا تھا مجھ سے سلو میں تیرے واری نصیحت نہ کر مجھے حاجی
پھنسا دیا مجھے رنگیں کے دم میں ناحق کٹے الہی کرے ہاک میری دانی کی	
صدقے تجھ پر سے دو گانا کہ یہ میری باندی میری باندی نہیں باندی سو یہ تیری باندی ہے جی ہیں آنا کہ دو مٹھی لٹاؤں مستی ہے آر سی میری اٹھا کہ مجھے دے سی باندی بڑھاتی آدھ تو کیوں سے بچھلا کر ہر بار ہے ستیاناں ترا جائیو ای سی باندی	

ہر فغانی میں تری کوئی مگر جن بیٹھا :  
 تجھ کو اُس بات سے ہوتی نہیں سیری باندی  
 پھوٹ جاوے کہیں یہ تیرا ہوائی دیدہ  
 آفتاب کو مرے ہاتھ سے لے رہی باندی

آنکھ رنگیں پہ تری پڑتی ہو۔ ہو مجھ کو یقیں  
 میری باندی نہیں تو اُس کی ہر چیری باندی

ہاتھ سے میری دو گانا کے مرے جانچے  
 بے یہ کیوں نہ زناخی نے کیے نوشے جاں  
 آج کیوں تو نے دو گانا یہ صبور ا باندھا  
 باندہ چھو چھو کو ذرا لایو بی آنا جان  
 گزری ہیں سونے سے میرا یہ کہیں کان بچے  
 بیوں کیتوں یہ پیس نکلتے ہیں سبھی پانچے  
 ٹھیس لگتی ہو بتا کیوں کہ بچہ دان بچے  
 چار پائی سے تری کل جو وہ تھے بان بچے

دل تو بندی کا لیا دیکھتے ہی رنگیں نے  
 اب یہی غم ہو کسی طرح سے ایمان نہ بچے

غصے کرتی ہو دو گانا لے جیسا کس واسطے  
 تھوکتا ہی تو نہیں ہو مرد و اس کو کوئی  
 بن دغاخی کے جیسا بھی نہیں ہو لکھی میں  
 اک ادا پن میں داہوں سوا داکس واسطے  
 اتنا اتراتی ہو جو بن پر داکس واسطے  
 پیرے والی نے عبت نشو لکھ کس واسطے



اے دو گانا گر زناخی سے نہیں لگا ترا	تو نے اک اپنا لہو پانی کیا کس واسطے
دوست کی تجھ پر نہیں ہریرے فرمائش اگر	تو یہ تو نے گو کھرو اچھا کیا کس واسطے
آشنا تیرا نہیں کوئی منغل تو اے دوا	منہ سے نکلتے ہر ترے ہر دم کیا کس واسطے
کوئی اتنا جا کے پوچھو اس نگوڑی چاہ سو	چاہ کر اس کو لہو میرا کیا کس واسطے

بختی کہنی اچی رنگیں کا یہ ایجا دہو  
منہ چڑھاتا ہی دوا انشا جیا کس واسطے

کیوں مری خاطر تو گویاں آہ اور زاری کرے  
یاد کر کر مجھ کو تو کیوں اپنا جی بھاری کرے  
اے دو گانا بھول کر چاہت یہ تیری دور پار  
اپنی خاطر کون پیدا ایک بیمار سی کرے  
لیا گڑھوں ایسی ہی میں کمبخت جو مانوں نہیں  
تو زناخی مجھ سے کر ملنے کی تیاری کیے  
اُدھلی جاتی ہو نگوڑی مردوں کو دیکھ کر  
کب تلک کو کاکی تو آچا خبر داری کرے

لادے رنگیں کو جیا گر تو تو میں جیتی بچوں  
تو مری دانی اگر اتنی مدد گاہی کرے

## مختلف فردا شمار

یہ ددا مال کیا بڑا دونا جو وہ آوے تو دوں کھڑا دونا

یاد کھانے ہیں جو رنگیں مجھ کل نوا یا تو بچی مر ہی کے ایسا مجھے اچھو آیا

نکاح عید کا چاند جو گھر سے لشکر دانا نکلا آج کیوں پھروں میں اہلی گلی اوپر دانا نکلا آج

مجھ کو روتا دیکھ کر بولی ددا زاری نہ کر تیرے صدفے ہو کے میں جاؤں جی بھاری کہ

میری چھو چھو کو ہو علی کی سنوار قہر وہ اُسے بنی کی مار

پونچھ مست مجھ سے دو گانا ہی تجھی کو تنہا برس دور تیری جان سے تجھ کو لگا میٹھا برس

مجھ کو بجاتا ہی ترا خیل اپن پڑ واہ کیا خوب! یہ البیلا پن

چاک دل رشتہ الفت سے سدا سیتی ہوں۔

بحر میں وصل کی امید پہ میں جیتی ہوں

مے مجھ کو جو رخصت تو ابھی بچے پھر آؤں  
جاگڑ کو یہ کہہ منہ سے میں صدقے تیرے جاؤں

ایک رستے ترستی تھی ملاقات کو میں	شکر صد شکر کہ وصل اسے یوں بات کو میں
----------------------------------	--------------------------------------

آج باجی کی ددا تو نے جو پائی پر چک بڑ	تو مجھے تانس کے وہ تو نے دکھائی پر چک
---------------------------------------	---------------------------------------

دبہ دم گویاں کی ہیں مجھ کو ددا یا دیتیاں  
اودی اودی بھٹنیاں اور گوری گوری چھاتیاں

کیا برا ہوشہر شملہ جو دو گانا میری جان	میں تو بلکوں اور زناخی یوں کھلاؤں بھگوان
--	--

آدو گانا چھاتیوں سے چھاتیاں مل گھسیں  
چل بن کو ہم بن پر رگڑیں اور صندل گھسیں

پاؤں میں ڈالوں گی میں اس لہجے کے بیڑیاں  
ٹھیلی پھرتی، بیڑیوں میں یہ کو کا گیریاں

کیوں خفا ہوتی ہے تو منہ جو تیرا پانی بہوں میں  
تو محل سے میں دو گانا ترے پاس آتی ہوں میں

ہر مہینے میں کیسا قہقہے مجھ بھول کے دن  
باری اب کے تو مرے ٹل گئے معمول کے دن

زعفرانی جو دوپٹے پر روپری گوٹھ	دیکھ کر اُس کو جیا بندی نہ کیونکر لوٹ ہو
--------------------------------	--

شادی کریں گریوں کی ہم آؤ نکالو	تم آج زناخی مرا چاؤ نکالو
--------------------------------	---------------------------

آج فرصت نہیں کل رات کی ٹھہر کے اٹھو  
بات بندی سے ملاقات کی ٹھہر کے اٹھو

قسم ہو میاں شاہ دریا کی مجھ کو	دو گانا بہت چاہتی ہوں ہیں تجھ کو
--------------------------------	----------------------------------

اب کے یہ عہد کہ جو بارہ وفات ہو	تو میری اور تیری دو گانا وہ بات ہو
---------------------------------	------------------------------------

میں رو برو بیٹھی ہوں مری جان اڈھکے	صدقے تری ہر آن کے ہر آن ادھر کچھ
------------------------------------	----------------------------------

دانی کو غم کب ہو پستی ہو کیا بی بی مری | کب سے میں سختی ہوں وہ لاتی نہیں جی مری

طبیعت جبکہ بندی کی دو گانا جان پر نہ ٹھی ۛ | تب اُس کمجنت نے اُس بات کی اک باز نہ دی ۛ

تو اپنی چاہ میں دوبا ہوا جو مجھ کو پاتی ہو | تو اس خاطر زناخی مجھ پہ تو طور اجاتی ہو

ایسے ظالم کو دل دیا ہسم نے | آہ اشد کیا کیا ہسم نے

صبح کو اٹھ کے جو تم گھر کو اچی جاؤ گے | یہ تو فرماؤ بھلا بھر بھی کبھی آؤ گے

دل ہو خوں اور خنا کو بھاگ لگے | اس تری منصفی کو آگ لگے

جب دو گانا باغ میں چلتی ہو میری آد | سرو کو کہتی ہوں میں مہٹ جا بلند آواز

ہوئے باعث مرے مرجلنے کے | صدقے اس آپ کے گھر جلنے کے

دوڑ کر باجی کے سینے کو نہ مغلانی سی | پہلے تو میری یہ طاس کی تنے دانی سی

ہو گیا چاک جگر کا مجھے سینا بھاری	دشمنوں پر ہر دم کے ایک مینا بھاری
-----------------------------------	-----------------------------------

مردوں کو جو کہ میں نے کہ مت جھانک موئی  
تو وہیں زہر کی پوڑیا کو دوا بھانک موئی

تو نے منت کی پھانی جو یہ پیری نیلی	تو دوا جان مری ہو گئی اتری نیلی
------------------------------------	---------------------------------

بوعلی کی مجھے باجی نہ تھا ویر پیری	بارہواں ہریہ پریس ایکے بڑھا ویر پیری
------------------------------------	--------------------------------------

بھول کر بھی جو کسی اور کے گھر بھول پڑے  
تو الہی کرے گونیاں مے گھر بھول پڑے



# رباعیات

کیوں آپ کو تیرے پیچھے - ہلکان کروں  
 کیوں روٹھنے کا تیرے میں ارمان کر  
 میں چاہ کے تجھ کو مفت بڑنام ہوئی  
 رنگین جیل دور تجھ کو قربان کروں

۲  
 شب تجھ سے جدا ہوئی تو معلوم ہوا  
 جب تجھ سے جدا ہوئی تو معلوم  
 دل تجھ کو بہت چاہتا ہے اے رنگین  
 اب تجھ سے جدا ہوئی تو معلوم

اِحقِ تری بات میں نہیں ہو بھدرک  
 برحقِ تری بات میں نہیں ہو بھدرک  
 رنگین تری زباں کے نیچے ہو زباں  
 مطلقِ تری بات میں نہیں ہو بھدرک

<p>جو گزے ہو مجھ پہ جانتا ہی یہ دل ہے          گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل ہے</p>	<p>۴          میں جیتا ہوئی ہوں تیرے ہاتھوں          سننا نہیں تو میں حال اپنا تجھ سے</p>
<p>اب کچھ کہو جی بس جی چپکے ہی رہو جی          بس چپکے رہو جی بس چپکے ہی رہو جی</p>	<p>۵          بس سن چکی۔ لوجی۔ بس جی چپکے ہی رہو جی          مجھ سے جیسے ہو تم مجھے ہو معام</p>
<p>ہاں آؤ گلے سے اب لپٹ جاؤ جی          یاں آؤ گلے سے اب لپٹ جاؤ جی</p>	<p>۶          جان آؤ گلے سے اب لپٹ جاؤ جی          تقیر معاف کجھے میں روٹھ چکے</p>
<p>سچ کہہ دو کہہ دو کس سے تجھے راہ مونی          کہتی ہر دم ہی تو آہ مونی</p>	<p>۷          کو کا تجھ کو یہ کس کی ہو چاہ مونی ہے          رنگین ہو کون جس کا الے لیکر نام</p>
	<p>۸</p>



<p>دکھلاؤں کی کیا منہ اُسے کھو کر چھپا منہ کا اٹھاتی ہوں یہ دھو کر چھپا</p>	<p>رنگین سے لیا تھا میں نے رو کر چھپا پاؤں جو وہ چھپا تو دوا بیٹھک دوں</p>
<p>اور پیاسے مجھے ننھے میاں کی سوگند سب پیوں کی اور زین خاں کی سوگند</p>	<p>رنگیں مجھ کو صدر جہاں کی سوگند میں تجھ کو نہ جی سے چاہتی ہوں تو مجھے</p>
<p>نیے پنے گلے مجھ کو نگا رنگیں جان مجھ سے تو روٹھ کر نہ جا رنگیں جان</p>	<p>اب مانوں گی میں تیرا کہا رنگیں جان مست ہاتھ جھٹک سراسر تیرے پاؤں ٹوٹوں</p>
<h2 style="text-align: center;">قطعات</h2>	
<p>بولی چلوں سے وہ دکھا جھلکا ہوا تو بھی کتنا ہو پیٹ کا ہلکا ہوا</p>	<p>کسی پر دے کی بات رنگین نے بات رہتی نہیں ترے جی میں</p>
<p>دل میں آ کر عشق کا جو گھر ہوا سانس بھی لینا مجھے دو بھر ہوا</p>	<p>ضعف نے رنگین کیا مسیدِ احوال پھانس کی مانند دم کھٹکے ہو آہ</p>
<p>مجھ سے ہر ایک بے گمان ہوا جی لگا نا بلائے جان ہوا</p>	<p>میں نے چاہا جو تجھ کو اے رنگین تمہیں جو رتی ہو کیا کیا خلق</p>

<p>۴ تو نے مجھ کو کتنا پیسا : تو ہی ایک ارے چھتیا :</p>	<p>رنگین دیکھ تو عشق میں اپنے میں نے اب پہچانا تجھ کو :</p>
<p>۵ تیش کھا پہلے تو اُس نے سر و صفا زہر لگتا ہو یہ ہر جانی پنا</p>	<p>مجھ کو ہنستے کل جو دیکھا اور سے پھر یہ فرمایا مجھے رنگیں ترا</p>
<p>۶ گئی ہنگام میں ہولی کے میں جب کہ اے بی دیکھو گویاں کے کرتب</p>	<p>بل کے بھیس کو گویاں کے گم ہیں تو اپنی باجی سے بولی وہ رنگیں</p>
<p>۷ کھینچی تجھے چاہ کر نہ امت تھی اپنے یہ دشمنوں کی چاہت</p>	<p>کیا تجھ سے کوں کہ میں نے ناحق رنگین تجھ سے جو دل لگایا :</p>
<p>۸ کر کے جوگی کا روپ ملکہ بھوت ہیں نظریں مری ترے کرتوت</p>	<p>میں دو گانا کے پاس شب جو گئی بولی پہچان کر وہ اے رنگین</p>
<p>۹ منہ پہ آنچل کی اُس سے کر کاوٹ ہی چپٹا ترا مرے سر چوٹ</p>	<p>شب کو لپٹی جو میں دنا خیر سے چین برابر وہو یوں کسا رنگین</p>

دیکھ رنگین مجھے مری گویاں : اپنی ہم جولیوں سے کہنے لگی	۱۱	پالٹی میرے عشق کا جب اوج میری گویاں سے آنکھ لگتی نہج
دور ہواں سے تو نہ چھوڑ مجھے : کھو جڑا جاؤ ترا رنگین :	۱۲	کیا نکالی ہو تو نے میری کھج اری میں تجھ سے دل لگاتی نہج
میری اس سال و مہ کے آنے کو رکھ نہ دھیان اور بات کا رنگین	۱۳	اپنے نزدیک جان لے تو فتوح تجھ سے ملتی نہیں ہو میری روح
چھوڑ کر اُس نے پوچھا آؤ گے کب نہ لگا مجھ کو ہاتھ لے رنگین	۱۴	کہا میں نے بتا کے یوں تا ریخ کہیں میری نکل نہ جاوے پیچ
جب اُس نے کہا کہ مجھ کو تم سے اک بار وہ کھل کھلا کے رنگین	۱۵	ملنے کا، ہوا اشتیاق بے حد بولی کہ چہ خوش چہ انا بشد
رات و دن میں ہی کہتی ہوں کہ یاں پانی پی پی کے یہ کوسوں لگی اُسے	۱۶	جس نے رنگیں کا کیا انا بند ہو وے یارب وہ زمیں کا پیوند

<p>جوڑ کر ہاتھ کھڑی ہو جو ادا سان کو میں بہت جان سے بچیں تری جان کو</p>	<p>رو برو جا کے تو رنگیں کے دوا بچے پوچھے وہ حال جو میرا تو یہ بڑھ کر لکنا</p>
<p>۱۷ میں نے چھاتی ملی چمپٹ کے زور اوہی میں مر گئی موئے درگور</p>	<p>۱۷ پاکے تنہا جو کل دو گانا کو پوچھتے ہی وہ بولی سسکی بھر</p>
<p>۱۸ اسی خاطر کہا کرتا تھا اکثر چہ خوش اسرا چو نیٹ کے بھی ہے پڑ</p>	<p>۱۸ زبس ہو ریختہ رایجا درنگیں مواں شا بھی اب کہنے لگا ہو</p>
<p>۱۹ تب مری گویاں نے اے رنگیں بچار میں سے گھر جاؤں گی اے دور پار</p>	<p>۱۹ جب کہا میں نے کہ میرے گھر چلو گال پر انگلی کو رکھ کر یوں کہا</p>
<p>۲۰ کہیں کرتی پھرتی ہو گلشن کی سیر کہاں ہو گئے اے جانی یاد شاخیر</p>	<p>۲۰ منا ہی یہ میں نے زناخی مری کہا ساتھ بچکی کے کر مجھ کو یاد</p>
<p>۲۱ تو مجھے کوس کے رنگیں وہ بہت ہو کر بس جو میرا ہو تو میں اس کو کوئی تیرا بن</p>	<p>۲۱ میرا اند کو کسی نے جو دو گانہ سے کیا یوں لگی کہنے کہ خواہش نہیں اس کی بھلا</p>
<p>۲۲</p>	<p>۲۲</p>

یاد ہیں اُس کی بھر کے ٹھنڈی راس دیجئے کب خدا ملاوے گا :	۲۱	یہی کرتی ہوں کر کے میں افسوس اب کی رنگیں گئے ہیں کالے کوس
رنگیں مجھے قول دے کے گونیاں جو تجھ سے دغا کرے تو پھر بس :	۲۲	کہنے لگی جی میں لانا دوسوا ہو اُس بندہ کا ستیا ناس
کل عین نے کہا زناخی سے تو لگی کہنے یوں وہ اے رنگیں	۲۳	جی میں آتا ہوں تجھ سے کبھی عیش بس بس اب مجھ کو مت دلاؤ تیش
قسم اس سر کی ہوں میں بیدھی سادھی جو تم بکھو کے ہو چھل بھل کے تو رنگیں	۲۴	نہیں آتا مجھے چھل بھل سے اخلاص کر دجا کر کسی چھٹل سے انخلاص
دام سے عشق کے نہ تھی واقف چین رہتا تھا جب کہیں رنگیں	۲۵	کام سے عشق کے نہ تھی واقف نام سے عشق کے نہ تھی واقف
کہوں میں کس سے جو شخص رنگیں ولیکن سوچ رہتا ہوں یہ مجھ کو	۲۶	لگا ہوں میرا اُس چھل ہلے سے عشق بھلا کب ایسی چھل ہلے سے عشق
۲۷	۲۸	۲۹

تو نے ڈھکا کے جو نہیں مجھے کل میں نے اس سر کی قسم ہو اپنا	۷۸	لب کا بوسہ نہ دیا جانی ایک کیا رو رو کے لہو پانی ایک
وہ جگت میں جو مجھ سے چل نکلا کہا اُس سے کہ اب اے رنگین	۷۹	تو وہیں میں نے رک کے کھا کر بل تجھ سے بولے تو ہو عجب شغل
دل کسی سے نہیں رجتا رنگیں التجاس کی کروں اپنی ہی	۸۰	خوئے بد اپنی سے ناچار ہوں میں ناک چوٹی میں گرفتار ہوں میں
جب سے دیکھا ہی مجھ کو رنگین نے مجھ کو کیا احتیاج زیور کی	۸۱	جان میں تب سے اُس کی جان نہیں وضع سادی ہو میری۔ بان نہیں
کیا بری طرح سے ملتا ہو تو ای رنگین جان رحم آنا نہیں کچھ تجھ کو بدن چھلتا ہو	۸۲	ہر ملاقات میں کہہ تجھ سے کہاں تاک میں سخت مت ہاتھ لگا مجھ کو تھے پاؤں ٹول
<p>۸۳</p> <p>ہر کسی کی بات پر تو پھوٹ کر رو دیا نہ کر میں یہ سمجھاتی تھی رنگیں رات اس نادان کو یوں کہا گھٹیا کے اُس نے کیا کروں ناچار ہوں بس نہیں چلتا تو روتی ہوں بے کی جان کو</p>		

<p>۳۴</p> <p>ایک نے کل آکے مجھ سے جب کہا اُس کے کھڑے کو اچی تب میں نے دیکھ تم کو رنگیں نے بلایا، چسلا یوں کہا بس بس نہ بک چل دور ہو</p>	
<p>۳۵</p> <p>کہو نا یہ میاں رنگیں سے پر نفیس جانیو اسے پیارے گرچہ ہم تم میں ہو بہت ان بن جی سے بھاتا ہو تیرا خیلا بن</p>	
<p>۳۶</p> <p>کہا رنگین نے جو دھواں تری پہ پہلے کچھ برابر کے ہونٹوں میں پہ گدے پاؤں میں نیلی بیڑی دیکھ کہا میں نے کہ اپنی ایڑی دیکھ</p>	
<p>۳۷</p> <p>شعریں نے سُنے ہیں رنگیں کے چو چلے اُس کے قتل کرتے ہیں نوح اُس سے کسی کی لاگ لگے اُس کی اس گفتگو کو آگ لگے</p>	
<p>۳۸</p> <p>ہم جو روٹھی تو بس میاں رنگیں گدہ گدی کر کے پوں لگے کہنے جی میں کچھ سوچ اپنے ہو کے کھڑے ہم کو ہی ہو کرے جو منس نہ پڑے</p>	
<p>۳۹</p> <p>جب بلی گھر کو روٹھ میں رنگین لگ کے چھاتی سے پھر لگے کہنے ہو کے وہ بقرار دوڑے آئے ہم کو ہی ہو کرے جو آگے چلے</p>	
<p>۴۰</p>	

<p>کہا میں نے یہاں تو کیوں کھڑا ہوں تجھے بے طرح یہ لپکا پڑا ہوں</p>	<p>میاں رنگیں کو دیکھ اپنی گلی میں لڑتا ہوں موحس جس سے آنکھیں</p>
<p>لی مری موٹی ران میں چٹکی پڑے اس اختلاط پر چٹکی</p>	<p>آکے جب بیدریغ رنگیں نے ہاتھ ماتھے پہ مار میں نے کہا</p>
<p>تجھ سے مری آنکھ کیوں لڑی تھی کم بخت وہ کونسی گھڑی تھی</p>	<p>ہو غم مجھے رات دن یہ رنگیں میں نے جو تجھ سے دل لگا پایا</p>
<p>بولی گویاں کہ ہم رہیں جیتے جو کسی کا کوئی بُرا چیتے</p>	<p>میں نے کو سا جو غیر کو رنگین دین و دنیا میں ہوئے اُس کا بُرا</p>
<p>منہ تھکتا کریں بولی اس ڈھب سے دشمنوں کو بخنار ہو شب بے</p>	<p>شب کو آئے جو میرے گھر میں نیر سے باؤں باں سے اپنے گھر</p>



# خمسه

## خمسه اول

عشق کا تیر لگا ہو مجھے کاری آنا  
 رحم کھا کر مرے احوال پہ جاری آنا  
 زندگی لگتی ہو اس بن مجھے بھاری آنا  
 رات باتوں میں یہاں تو نے گزاری آنا

صدقے تیرے کسی ڈھب سے لاری آنا

میں نے سو بار کہا یہ تجھے سمجھا کر نہ  
 او شغلہ روز نیا لاتی ہر اک توجا کر  
 کہ بکا کر نہ فلا فی کی طرح چلا کر  
 آج لشکر وہ سب حاکم یہ کہا کیوں کر

تو نے کمی سی یہ کیا چھاتی میں ماری آنا

قمر گیسو یہ دریا سے ٹہکتا ہے  
 اس کے ہاتھوں سے تو اس بات کو بند کر دیتا ہے  
 آدھ بھل بھلا ہی متا جو نہ کچھ اس کی تھا  
 آٹھ آٹھ ہندو رو لاتی ہو مجھے اس کا پتہ

۸۲  
روزِ شوب رہتے ہیں اشک اکھوس جاری

نگہ ناموس کو کھوبندی ملے گی شرطی  
ہونی جو ہوئے سوہو بندی ملے گی شرطی

اُس سے اک بات تو لہندی ملے گی شرطی  
ہاتھ اب جان سے دھو بندی ملے گی شرطی

وصل کی اُس سے زباں اب تو میں باری انا

اُس کے اتے ہی قسم ہو مجھے گرد م بھی لوں  
میں نے مانا کہ وہ آوے تو میں بھگت لوں

اُس کو یاں لا تو سہی سوچ میں بیٹھی ہو کیوں  
میرا جو عہد ہو اُس عہد پہ میں قائم ہوں

لاکسی طرح اُسے اے مری پیاری انا

حق میں اس بندی کے اب اتنا غافل ہوں  
وہ ملے اب کے جو مجھ سے تو علی جی کی قسم

اُس کے لانے کا مجھے روز تو دیتی ہو دم  
کھائے جاتا ہو مجھے اس کی جدائی کا غم

دول گلے اپنے کا جوڑا تجھے بھاری انا

جانا تیرا ہی وہاں کا مجھے آتا ہو اس  
اُٹھتے ہی صبح کو اڑ جائیو زین کے پاس

بھیجتی جس کو ہوں واں اُس کو بھی ہوتی ہو پاس  
مان لے میرا کہا کیجیو مست اُس کو اُداس

کیو سب حال مرا میں ترے واری آتا

## خمسہ دوم

سجھ کر مجھے جی میں بھولی کسا رو  
رہی چپکلی میں کچھ نہ بولی کسا رو  
زباں آج باجی تے کھولی کسا رو  
جو ہوئی تھی سو بات ہو لی کسا رو

چلو لے چلو میری ڈولی کسا رو

نہ نکلے کبھی چاؤ سارے تمھارے  
نرخ گھاؤ پر گھاؤ تم کھاؤ سارے  
خدا ہی سے اپنا کیا پاؤ سارے  
پچھر جاؤ نگر سے مر جاؤ سارے

لگے تم کو ایسی ہی گولی کسا رو

ہوئی میرے جوئے کی یہ نیک بختی  
اٹھائی نہ جاوے گی مجھ سے سختی  
کہ ٹکڑے ہوئے محرم اور ساری تختی  
چلو ہوئے ہوئے دھمکے نہ سختی

گئی سب مسک میری چولی کسا رو

یہ کیوں ڈولی رستے میں تم نے اتاری	نقطہ پہنچی مہری اکری سواری
علی کی قسم میں نہ دوں گی کہاری	اگر دیکھ منت کرو لاکھ زاری

مجھے سمجھو تم : بھولی کسا رو	
------------------------------	--

اٹھا کر مری ڈولی کا نہ ہو پودھ رلو	گلی کی مری حد سے آگے گز رلو
ابھی جنا چا ہو تم اوتنا ہی زرلو	ذرا گھر کو نہ نکلیں گے تحقیق کرلو

کہ ہریاں سے کو پسی ڈولی کہا رو	
--------------------------------	--

خمسہ سوم	
----------	--

بھاتی دجی سے بندی کو انخل کی اور پنی	اور پھونکی سادی میں تو نہ ٹہل کی اور پنی
منگوا دو کوئی چٹھ کو مسلسل کی اور پنی	میں تو وہ اور پھنے کی نہیں کل کی اور پنی

بانت چیت	اجی مجھے اور پھا دو جھلا جھل کی اور پنی
----------	---

نکھڑا # اٹھا کے متالی کا چھوڑ دھان	اکمخت کتے کتے مری نہک گئی زبان
------------------------------------	--------------------------------

## قسط

نخت بیہ ہوا اے رنگین  
 میں اسے چاہوں چاہے غیر کو یہ  
 کہ چکیں جب وہ دونوں اپنا حال  
 مجھ کو باتوں میں یہ اُڑاتی ہیں :  
 یعنی یہ بات مجھ کو ہوشے یقیں  
 ہاں مگر خالی چاہ ہے ان میں  
 الغرض روئیں خوب جلا کر  
 مجھ سے پردہ رہا نہیں اب کچھ  
 حاصل اس مکر سے بھلا کیا ہے  
 سُن کے آخر وہ ہو گئیں قائل  
 بس کہ تمہیں وہ بھی خدیاں دہشت  
 کر کے باتوں میں رضی اُن کو بٹا  
 نصف شب سے غرض کہ تا بہ صبح  
 صبح تک دونوں ہو گئیں دُصیلی  
 آگئیں خوب اُس کے جب بس میں  
 کہ بجی ہسم کو چھوڑ دو صاحب  
 کہا اُس نے نہ گھر کر و تو یہ :

کوئی اب اُس کا کیا علاج کرے  
 دوستی اس طرح کی علاج کرے  
 وہیں گزرا یہ جی میں اُس کے خیال  
 پھر چلے تھجھے : کھاتی ہیں :  
 کہ برے کام میں یہ دونوں نہیں  
 یعنی آپس میں راہ ہے ان میں :  
 اُس نے اُن سے کہا یہ تبھلا کر  
 میں کھڑا دیکھتا تھا یاں سب کچھ  
 سب کچھ آنکھوں سے میں نے دیکھا  
 اُن سے صحبت کا وہ میرا سائل  
 مرد کی آپ بختی اُنھیں بھی تلاش  
 کیا کہوں اُن سے کس طرح سے ملا :  
 کبھی یہ اُس پہ تھا کبھی اُس پر  
 ایک تو نیلی دوسری پیلی :  
 پھر تو دینے لگیں اوسے قسمیں  
 ہانپے تم کو گے جو صاحب  
 تو تمہیں چھوڑ دوں ابھی باشد

در نہ جب تک ہو میرے دم میں دم	ہاتھ میرے ہیں اور تنہا رے قدم
یہ سن اُس کے قدم پہ گر پڑیاں	ہاتھ پھر جوڑ کر ہوئیں کھڑیاں

لگیں کہنے جو پھر یہ کام کریں  
تو بس ایسی ہی ہم بلا میں پھنسیں



## نامہ زناخی کا

زناخی کو بیچ حالت خفگی کے ادب بیچ تعریف سراپا ہمد گیر کے  
اس معنی پر کہ تجھ میں مجھ سے کونسی بات زیادہ ہو کہ جس پر تو  
آنا اتراتی ہو

وے فتنہ و فتنہ زمانہ  
وے باعثِ لطفِ زندگانی  
وے کشتہ الفتِ مجازی  
کیوں تجھ کو نہیں خیال میرا  
کلبہ پہ ہو یہ گھمنٹ تجھ کو  
تجھ سے نہیں مجھ میں کم کوئی بات  
تو میں بھی پری ہوں فی الحقیقت  
تو نرم و سیاہ ہنسی کے میرے  
تو میری جبین ہو لوحِ سادہ  
کچھ وہ بھی نہیں ہیں بیش اور کم  
تو میری ہیں تیغِ اصفہانی  
تو پلکیں یہ پنجرِ بلا ہیں ÷

اے دلبر و دلبر یگانہ  
اے مایہ عیش و شادمانی  
اے کاشفِ سرِ عشقِ بازی  
اب تجھ سے ہو یہ سوال میرا  
سمجھئے ہو تو کیوں حقیقہ مجھ کو  
سوچا میں نے بہت ہی و ن رات  
گر تو ہو بہت ہی خوب صورت  
جو بال بہت بڑے ہیں تیرے  
پیشانی ہو تیری گر کشادہ ÷  
اب تجھ سے کہوں بھوؤں کا عالم  
جو تیری ہیں ماہِ نو کی ثانی  
ناوک جو مژدہ ترے بلا ہیں

چشموں میں بھرا ہو کر ترے ناز  
 رخسارے ہیں تیرے سب سے پُر  
 تنہے کی پھرک ہو کر تجھے یاد  
 بینی تیری جوں الف عیاں ہو  
 گر ہونٹ ترے ہیں رگ گل لب  
 گردانت ہیں تیرے سلک گوہر  
 شیریں ادب باں تری جو خود کام  
 مستی تری ہو اگر نمودار  
 ستھرا جو ہو تو نے پان کھلایا  
 گر تیری تنہی غضب ہو جاں  
 گردن ہو تری بیاض ناگن  
 بازو جو ہیں گول گول تیرے  
 ساعد ہیں ترے جو شلخ سنبل  
 ہیں پیچھے جو ہاتھ تیرے  
 گری تیری ہیں چھاتیاں بہت صاف  
 تختی تیری اگر بھلی ہو  
 گری تیری کر ہو موسیٰ پر پیچ  
 رایتیں تیری ہیں گاؤں دم جو  
 گری تیری ہو گری تیری ہاؤں

تو آنکھیں مری بھی ہیں فسوں ساز  
 تو میرے بھی گال ہیں نہ وخور  
 پھر کانے میں ہیں بھوؤں کے استاد  
 تو میری بھی ناک سو تو اں ہو  
 تو ٹکڑے ہیں نل کے سرے لب  
 تو میرے ہیں موتیوں سے بہتر  
 تو میری زباں ہو لورہ بادام  
 تو میری دھڑکی بھی ہو دھواں دار  
 تو میرا لکھوٹا ہو سوایا  
 تو میرا مسکرا کر مسکرا نا  
 تو میری بھی ہو صراحی گردن  
 تو ڈنڈ بھرے بھرے ہیں میرے  
 تو باہیں مری بھی ہیں رگ گل  
 تو رشک تیرے ہیں ہاتھ میرے  
 تو میری بھی ہیں غائب ہی شفاف  
 تو ساپنجے میں چھپ مری ڈھلی ہو  
 تو میری کر کو جان لے ایسج  
 تو میری سریں ہیں اُن سے نیک  
 تو میرے بھی ہیں بھرے بھرے پاؤں



گر تیری کفک ہو پانوں کی خوب  
 و سست ہو ترا جو سب و آزاد  
 جوتا تیرا نیا ہو گر زور  
 رفتار تری جو خوشنما ہو  
 انگیا گر گاج کی ہو تیری  
 گر کرتی ہو تیری جالی کی ٹھیک  
 گر تجھ میں ہیں ناز اور ادائیں  
 گر کرتی ہو اداسی تو پرہی سے  
 سینے میں اگرچہ تو ہو استاد  
 گر تیری جگت پری ہو جانی  
 گر نکلے ہو تجھ پہ خلق کا دم  
 چھوٹا سن گر تیرا ہو جانی  
 گر مال پہ ہو تجھے گھنٹہ آج  
 ہیں بحر میں دونوں حسن کے غرق  
 پھر تجھ میں فروں ہو کون سی بات  
 افسوس ہی ہو مجھ کو جانی نہ  
 دنیا کا کیا نہ مجھ کو دیں کا  
 سمجھے ہو تو مجھ کو اور کا اور  
 یعنی یہ زنا جی باد و ف

تو میری بھی فزقیں ہیں محبوب  
 تو میرا بھی فت ہو نخل شمشاد  
 تو میری بھی کفش ہو جھٹلا پور  
 تو میرے بھی فتنہ زیر پا ہو  
 تو سٹھری ہو من سکھ کی میری  
 تو میری بھی ہو بہت ہی باریک  
 تو میرے کرشمے ہیں بلا میں  
 تو بھرتی ہوں سسکی میں بھی جی سے  
 تو قطع تجھے بھی ہو بہت یاد  
 تو میں ہوں سراہنی کی بانی  
 تو مجھ کو بھی چاہتا ہو عالم  
 تو میری بھی اٹھتی ہو جوانی  
 تو میں بھی نہیں کسی کی محتاج  
 تجھ میں مجھ میں نہیں ہو کچھ فرق  
 جس پر اتراتی ہو تو دن رات  
 کچھ تو نے نہ قدر میری جانی  
 کھو یا نہ رکھا مجھے کہیں کا نہ  
 ذرہ بھی نہ اپنے دل میں کی غور  
 مجھ پر جی جان سے فدا ہو

<p>ورد اُس کا ہمیشہ ہو مرا نام          کیا اُس سے سوا لکھوں گی تجھ کو          جو جو کی تو نے جگ ہنسائی ہے          دیکھا کوئی حُب کہ خوشنما گل          دو ہیں کیا عشق تازہ پیدا          کیا تجھ سے اُمیدِ آشنائی          کچھ ٹھہرانہ دل میں اس بغیر اور</p>	<p>مجھ بن نہیں اُس کو اور سے کام          جنتی میں مٹی نہ سمجھی تجھ کو          سب جلنے ہیں تیری بے وفائی          احوال تو یہی مثلِ بلبیل          اک بار گی ہو کے اُس پر شیدا          اے باعثِ رسم بے وفائی          میں نے ہر چند کی بہت غور</p>
--	--

	<p>رنگین کو تو چاہتی ہو جی سے          مطلب مجھ کو نہیں کسی سے</p>	
--	--	--

تمام شد



ہو دور و مجھ کو حضرت مشکل کشا علی کا  
 بے اختیار مجھ کو اُس پھول کی کلی کا  
 ہو صاف واں تو عالم اک رنگ کی پھلی کا  
 ہو رنگ کوئی چھینا ایسی ملی دلی کا  
 جو کام ہو گویا تیرا سو ہلسلی کا  
 جو حال ہو گیا ہو اُس پاؤں کی ملی کا  
 لکھے جو آسہ اتو بیسہ ماہ ملی کا

جب سے کہ سامنا ہو اُس چاہ کی گلی کا  
 مرجھا گیا دل اپنا تو نقشہ یاد آیا  
 نہ ماہیٹ انگلیوں کی اُن کی نہ پوچھ مجھ سے  
 مجھ سے نہ اڑنا نخی تو لات کو کہیں تھی بہ  
 ہاتھوں سے تیرے میں تو کجخت عاجز آئی  
 میں کیا کہوں دو گانا اُس کل کے دُور سے  
 کیونکہ قدم رسولوں جا کر بھروں نہ چوکی

<p>انوکے پیچھے گھوڑا تھا، بیہوش تھی کا یہ چال ہو ولی کی یا کام، ہر گلی کا</p>	<p>دل گدگد رہا جس شخص پر گلہ اس کے بوڑے بیزگرنے کس طرح مردوزن کی</p>
	<p>انشا سولے اپنے اللہ کے جہاں میں ہو کون کھونے والا اس دل کی بیکلی کا</p>
<p>آدمی زادہ بنا جان نبی جان کا خواب میں آیا نظر تخت سلیمان کا ہم نے تو دیکھا نہیں آدمی اس شان کا بھاپ لگا گدگد جس کو تری ران کا لیجیے لہنگا پن باد لے کے تھان کا موٹھ نہ دکھائے خدا پیسے نادان کا پھینکے رابیل تو ہار بدن بدن کا</p>	<p>وصف بیاں کیا کروں رات کے مہمان کا رات جو میں نے سنا قصہ پرستان کا تجہ سی پری بھی کوئی ہو وے تو شاید کہ ہو بس وہ گیا مرد و اٹھو رہا غش ہوا یہ بھی تو سدا کتب میں نہ ہو چلن بات جو کہتی نہ تھی سو وہ دوا سے کسی مل تو مرے پاؤں کی آن کے ٹک انگلیاں</p>
	<p>نیری تو انشا کبھی بات نہ باور کرے جامہ پہن کر اگر آوے تو قرآن کا</p>
<p>ہو جس کے دم قدم سے دنیا کا سب کھیرا ہو ہو تری گھری کیا مانگتی ہو پیرا</p>	<p>اللہ کے سلامت جم جم ہے یہ پیرا کیوں گلی انگلیوں سے تو مجھ کو ہی لپستی</p>

بنی کی دشمنی میں ماسحق جوہوں الہی | لگ جافے ان کے منہ پر از غیب کا چھپنا

یا جی سے اپنی منہس کرکل و دپیری یہ بولی  
کیوں تم نے میرے انشا انڈیاں کوچھڑا

کروں بتا کر کیا اپنی دوگانہ کی رکھائی کا  
نیا یہ سوہلا سینے لگا ہو ٹوہ میں میری  
و وہی جانے کہ کیونکر بات بہت ان تک پہنچی  
بھلا حاصل جو دیرے دعوے دھائے ستانی

دماغ آکر انھیں نہ ٹھس ہا ساری خدائی کا  
مواد رہاں کا لڑکا لینڈ و مچھایا بھائی کا  
ددا کا آسرا ہو یاں بھڑو سا کچھ نہ دانی کا  
کہیاں گھر گھاٹ سب معلوم ہو ان کی صفائی

اتھھے پر طمانہ تھا انشائے میں نہ بات کرتے کل  
آلنا کام ہو تیرے ہی یاں تو بے جانی کا

بچوٹی پر تری سانپ کی ہو لہر دوگانا  
چتوں تری بس دیکھتے ہی یاد پڑی ہو  
نوح ایسے کہیں اور ہوں گھر کوچ ٹٹے لوگ  
بن بیٹھے ہیں دولہا دولہاں وقت جو ہم تم

کھاتی ہوں ترے واسطے میں زہر دوگانا  
دلی کی دہری چیل وہی ہنر دوگانا  
سب تاڑ گئی ہو یہ بر اشہر دوگانا  
تولا لہرو پیسے کا تو بندھے مہر دوگانا

میں تجھ سے بچھڑ لوں گی بھلا کون ہو انشا  
اللہ اری تو ہی بڑی قہر دوگانا

تم نے پریتی کہانی تو بٹری آنا پیلی ٹمبکری ایک ڈھونڈ کے لادو جس سے گٹ زناخی سے ہوئی دوستی اچھا تو ہوا	آپ بیتی تو کوئی بات نہ چھڑی آنا اپنی رگڑا کروں میں پاؤں کی اٹری آنا کٹ گئی یعنی مرے پاؤں کی بٹری آنا
--	--

نہیں سنکا رلیا تو نے تو پھر انشتا نے میرے دروازے کی کیوں چول اکھڑی آنا	
---	--

تھام تھام اپنے کو کھتی ہوں بہت لیکن اپنے کوٹھے پہ کچھ اس ڈھبے زینا کری شیدی عنبر کے جو آنے کا یہ ڈوبے کہیں	کیا کہوں تم نہیں سکتا مرا اندر والا لے گیا جان اور ایک کبوتر والا وہ ہی قصہ نہ ہو دیش صنوبر والا
--	--

آدمی زادہ وہ انشتا ملے ان پر یوں اڑ گیا ہوئے نگوڑا جو کوئی پر والا	
---	--

آگ لینے کو جو آئیں تو کہیں آگ لگا نہ برالے تو یوں فوج کوئی مٹھی بھر میٹھے بیراگن اگر اپنے درختوں میں تو بھر اوڑ گئی فاختہ کیوں سرو پر دم دیتی ہو	بی بی ہسائی نے دی جی میں مے آگ لگا بیگما تیری کیا رسی میں نیا ساگ لگا پھول اور پھل کی جگہ دے وہیں ہیاگ لگا اجی اس کا نہ کچھ اچھا مجھے کھڑاگ لگا
---	--

<p>شوق سے سونکھ لے انتشاری بوالہوی دے چل غور کے ہوٹوں میں تو ایک ناگ لگا</p>		
<p>چوٹی تلے کا یہ تل صبر تھا آنکھ کے تل میں بھج گیا بند توڑا کر چپے اڑا کر اس محل میں بھج گیا</p>	<p>ہاں چھپا ہوا آنسو کے بلے لکھ دیکھ کر آنکھ سے پری جھونک گیا خاک آنکھ میں سب کے اک گولا بجا</p>	
	<p>ہو یہ نہ بختی کو نسی منزل الشا اس کا نام ڈر سادل کے میرے اندر اس منزل میں بھج گیا</p>	
<p>صدقے اُسے کر ڈالیے درگو رنگوڑا کیا جانے کیسایہ ہوا شور رنگوڑا ٹولے مسل انگلی کی مری پور رنگوڑا</p>	<p>اپنا جو جتا تا ہو نہیں زور رنگوڑا سوتی تھی مزے میں گئی نیند اچھا میں چنچ پڑوں کیوں جو لے چٹکی میں اپنے</p>	
	<p>ہمسائی میں کو نہ بھل ہوئی کل رات کو گھر اُس کے زبانیں گیا چور رنگوڑا</p>	
<p>جہنی ہی ابھی اس پر تو کھلے نام اپنا صدقے گئی تھی یہ زمانہ بہت بجا یانی میں ہی یہ آگ لگانا بہت بُرا</p>	<p>تری مہر گڑھی تو وہی سر نہ تھا مپنا کیجنت ہی وہ کام دو گانہ بہت بُرا لو شمع کی کلکتی ہو ان آنسوؤں کے ساتھ</p>	

کیوں آٹھ آٹھ آنسو راتا ہی مجھ کو تو دل سوزہ دد امری پراس کا ہر گھڑی	ہیگا کسی کے جی کا مستنا بہت بُرا لگتا ہی انگلیوں کا نچانا بہت بُرا
--	---

بھرائی میری آنکھ تو آتش نے یوں کہ لگتا ہی مجھ کو ٹسوے بہانا بہت بُرا	
---	--

بیگم میں جو برسی ہوں تو بھلا تجھ کو کیا تو تو اوکٹی نہیں جائے گی مے عیبوں میں اپنی بجلی کی سی تو چھب کی خبر لے باجی کچھ تر باغ تو لونا نہیں ہو میں اپنی	پہنہ پوشاک زری ہوں تو بھلا تجھ کو کیا اری میں عیب بھری ہوں تو بھلا تجھ کو کیا گرم میں گو کہ زری ہوں تو بھلا تجھ کو کیا گو دھو لوں سے بھری ہوں تو بھلا تجھ کو کیا
--	---

نئے دھانوں کی سی کھیتی کی طرح سے نشا ڈھڈھی اور ہری ہوں تو بھلا تجھ کو کیا	
--	--

رنگ ہو آنکھ کی پتلی میں اُسی کا جھلکا مشک کی طرح سے گال اپنے پھلانا کیوں ہو پک ہی ہو جو چھڑی سی بیٹھوں میں جس سے	چھوڑ دنیا میں دیاجن نے یہ پتلا کل کا اے اوستقہ کے لڑے تو نہ پانی چھلکا اُس کی آنگن لگی دال نہ چانول لٹس کا
--	--

ہاتھ آیا سو ہتیلی سے ہتیلی ملتا چلے اور بھاڑ میں جاوے یہ گھوڑا چسکا	
--	--



<p>کوئی ساوی سی مرے واسطے لاری اگے اس سے ہو جاتی ہو کم بخت گنہ گاری اگے کچھ عجب ڈول سے کل اپنی سنواری اگے بیگماری نے وہ سران لے سواری اگے بچھائیں کیا کرونگی لے ترے داری اگے وہ بھی کیا ہے جو ہو بھاری سے بھاری اگے واچھڑی بن گئی اک پیو لوں کی کباری اگے تاسروں ڈوب گئے دن کو سدھاری اگے ماز اور آن کی گواہ پٹاری اگے</p>	<p>چھتی ہو تو کوڑی مجھے بھاری انجیا گو کھر ولہرنت ڈاک سنا ہے کیا چیز گیندراک میں نے جو بھینکی تو جھک کر اُن نے بی بی مغلائی جوسی لاپس تھیں آئی نہ پسند جس میں بویاس ہو تیری وہ نشانی ہے دل اور ہنسی مجھ سے جو بدلی تو اچی باجی جان تھی عجب کوئی سنگھڑ جس نے یہ کار ہو بڑے نوج بہنے کوئی شبنم کی کوڑی صاحب اشرفی تم نے جو دھری تو اچی یہ ٹھری</p>
--	--

ہاتھ انشا کا کیس چھو گیا تو بولیں  
تیرا مقدور کہ تو چھپڑے ہماری انجیا:

<p>خوش نہیں آتا میں بی فاختہ یہ چوچا تب تو بی سٹی پڑھیں کالو بلا کالو بلا ہو تمھارا روپ ایسا جیسے سونے کا یہ چوٹا سا بلط کا تیری گودی کا پلا آپ بیٹی کہہ کہانی کچھ کسی کی مست چہ</p>	<p>تو قیامت بے سری ہو حیدر اتیرا گلا روپ آتو کا پکڑ گئے کوئی کالی بلا کیوں پڑا تھلکے جی میرے گلے میں بھلا سیل کے کوٹڑے اُسی کے تاج پہ کیا لے دوا جان صدقے اُس پری پریوں کما حق نے مجھ</p>
--	---

	دل میں اک انشاکے چٹکی لیے پئے کو ہر گیس یا چٹری متول یہ کیا تھا بھلا صاحب بھلا	
	<b>روایت</b>	

تم نے جو میرا اوٹھا دوپٹہ ہی یہ دو گانا بات کدھب  
 لگتا ہی اس میں دونوں کو بیٹہ ہی یہ دو گانا بات کدھب  
 ایسی نہ چالیں چل تو ہی ہی چاؤ بھری جو لوگ کہیں  
 آپس میں ہی ان کے سٹا ہی یہ دو گانا بات کدھب  
 روکھی بھکی کر دی کیلی ہوتی ہو جو ہم سے تم  
 چاہے ہی جی بیٹھا کٹھا ہی یہ دو گانا بات کدھب  
 ہاتھ پائی خوب نہیں کچھ جانے دو ایسی باتوں کو  
 لگ گیا میرے منہ کو نہٹا ہی یہ دو گانا بات کدھب

خط پڑھنے کو دیوڑھی کے اوپر چاہیے کوئی بوڑھا سا  
 انشا تو ہی ہٹا کٹا ہی یہ دو گانا بات کدھب

## روایت پ

لہری چوٹی کے تیرے ڈر کے ارے کانپ کانپ  
 چنک چنک اٹھتی ہوں میں اتوں کو لکڑی سا پ  
 نوح تم کو ٹھٹھے پر آئیں اے بڑی دانی اتو  
 لوگ سب سوتے ہوئے تم نے جگائے ہا ہا ہا پ  
 کوئی اونگل خیر سے اونچی ہوئی تو کیا ہوا  
 قہر بڑھایا بیگیا نے میرے قدمے نانپ نانپ  
 توجہ کہتی ہے کہ تجھ کو بھانپتا ہے اک جہا  
 کیا ڈرائی مجھ کو لگتی ہے یہ تیری بچا بھانپ

ہے بڑا جگر اترا انشا اے تو قہر ہے  
 کب تک میں تیرے کرتوتوں کو رکھوں ٹھٹھا پ

## روایت ط

کو ٹھٹھے پیرھیوں میں یا کہ منڈیروں کے اوپر  
 سر بالے سے بھر دسا نہیں ٹھٹھا کس وقت  
 صحن میں ڈھوئے ہیں یا اور کہیں منہ سے پھوٹ  
 کس جگہ کہہ کہہ صراہاں کہ وہیں منہ سے پھوٹ

	لوگوں کے چرچے کا ہوتا جو تجھے ڈرا نشا بہری کیوں آنکھیں بھلا پھوٹ ہیں منہ سے پھوٹ	
بے دوکانہ تو ایک ہونٹ کھٹ چین مجھ کو نہیں کسی کروٹ سینہ پوکی طرح سے جاوے پھٹ چل چنی دور ہو پرے بھی مہٹ		بسن میں مری نہ لے چٹ چٹ سیج پر تو ہی جو نہ ہو تو یہاں مجھے ٹوٹے جو رات کو اُس کا دم دلا سا عبت نہ دے انا
	چوٹ اک دل کو لگ گئی انشا جب سنی اس کے پاؤں کی آہٹ	
	<b>روایت</b>	
اب بھی آتو جانے دے درگزر کر اوجی بخت بیکلی نہ کر آخر چین لے ذری بخت میں نہیں سمجھتی یہ تیری زرگری بخت		مردوں سے سچ تو مت حسن ہو پری بخت مٹ اوڑھ لگی سی پڑ اور غش نہ کھا کھا چاہ کیا پڑی دانی صورت اُس کی کسی بخت
	ہاتھ میں سدا اپنی رکھو دل کو انشا کے بات مان اسی میں ہو تیری بہتری بخت	

بجھنے کچھ شرم بھی جو بیٹھ پرے اور کمبخت  
تاڑ جاویں گے برے لوگ اسے اور کمبخت

## روایت

سانس ٹھنڈی ٹھنڈی کیا انٹوں کو بھرتی ہو  
میری دو گانا اوریں یونہیں ہیں سیسے ریختہ  
کوٹھی پیاری مت چھو دکھٹے بھری پیٹھیلا  
چاہے نہ وہ جو آپ کو کیوں چھڑاں کو چاہیے

انکی کس سے ہو اچی ہم سے مرنی ہو عبث  
دونوں کی جانیں ایک میں طعنے جو کرتی ہو عبث  
خطرہ لگے ہو کیوں بھلا چڑھتی اترتی ہو عبث  
ایسے پر مرنی ہو عبث جی تو گزرتی ہو عبث

انشا سے متی کیوں نہیں غش ہو بھلا تو دیر کیا  
جی ہی پہ کلیبی ہو تو پھر لوگوں سے ڈرتی ہو عبث

سارے بھوتوں سے پرے ہی یہ موانو جا نصیث :-  
مجھ کو گھو را ہی کرے ہی یہ موانو جا نصیث :-  
رات بھر کھانا کرے ہی نیند آتی ہی نہیں  
موت کے اب دن بھرے ہی یہ موانو جا نصیث  
بوٹ کی جو ڈالیاں آئیں تھیں پائیں باغے  
سو گدھا بن کر چپے رہے ہی یہ موانو جا نصیث  
تو نہی کیا بڑتا ہی اُس کو مجھ تک کھینچ لا :-  
دیکھو کو کا ارے ہی یہ موانو جا نصیث

ہنگامہ انشا سے پچھسی نہ کھیلو بس کرو  
رشتہ کے مارے مرے ہی موانہ جا جنیت

## رویت ج

کوئی چاہت ہیں کسی شخص کی بزمِ ہونوچ  
مرد و امجد سے کہے ہی چلو آرام کریں  
آگیا تیری رضائی میں پسینا جھکو  
ای دو جان وہ کہنخت برا کام ہونوچ  
جس کو آرام وہ سمجھے ہی وہ آرام ہونوچ  
گرم ایسا بھی گھوڑا کوئی حمام ہونوچ

دن و ہاڑا ہی رہے جی تو نیچے انشا  
کلو ہی کالی بلا بلے وہ پھر شام ہونوچ

صدقے اپنے نواس کے کوئی قربان ہونوچ  
یوں اشارہ سے کہا مجھ سے خلیہ کوئی  
بڑھوں لا حول نہ کیوں ہی تجھے شیطان  
باجی کہتی ہیں کہ ایک مردے پر عرش ہو تو  
ایسے لوگوں کا کسی شخص کو ارمان ہونوچ  
جان اور بوجھ کے ایسی کوئی انجان ہونوچ  
لاگو ایسے کے کوئی بے موئی شیطان ہونوچ  
مفت ایسا بھی کسی شخص پر بہتان ہونوچ

دل کے انشا سے لیشمان ہوئی میں تو بہت  
دل لگا کر کوئی ایسے سے لیشمان ہونوچ

## رویت

بیگم چاہ کے دریا کے بڑے پاٹ کو سوچ  
 نہ دھڑک پاؤں نہ دھڑپے تو گھر گھاٹ کو سوچ  
 بے جاتے ہیں پہاڑ اس میں کہاں تھل پڑا  
 دھار تار سے بھی تیز ہی اس کاٹ کو سوچ  
 اے ددایاں سے چلی جا تو دے پاؤں ابھی  
 دیکھ کجست کھولی کو نہ کچھ گھاٹ کو سوچ  
 گھاٹ کے ٹکڑے پکھینچا جو اونچیں تو بولیں  
 میرے کپڑوں کی طرف دیکھ اور اسٹاٹ کو سوچ

موتیوں میں انھیں آنکھوں کی ترازو پر تول  
 ارے انشانہ تو بنیوں کی طح باٹ کو سوچ

## رویت

کیا کسی باغ میں ہو آج پڑی سوتی صبح  
 کالے بادل نہ گھرتے تو اسے لے لوگو  
 کیوں مرے سامنے کجست نہیں ہوتی صبح  
 آج مری منصفیں کیوں کھوتی صبح

ہیں جو بکھرے ہوئے سبز پتوں کی جھگڑ پیالیاں گل کی جودھوں میں تو بلا سے باجی ہر کسی شخص کی امید کی کھیتی ہو ہری میری آتوجی یہ پوڑھی ہو کہ ان کی گویا	لائی تھی تیری پنچہ اور کس لیے موتی صبح کاش دھبے کو مرے دل کے بھی کچھ دھوئی صبح بیچ ایسا کوئی مال نہیں کیوں بوئی صبح رات پالی ہوئی حبش ہو یہ اور پوتی صبح
---	---

اوس پھولوں پر پڑے تو نہ سمجھو انا یہ کسی کے لیے ہوا آسودوں سے روئی صبح	
---	--

کیا بلا ہوتی ہو کچھ ایسی ہر دلی کی طرح کہ پڑے پھرے جلے پاؤں کی بلی کی طرح	
--	--

روینخ	
-------	--

کھلکھلاتا مرے آگے ہو کر گستاخ کان کی لوہیں گھسے نخی سی بالی کیونکر اری ہنس مکھ تو اسے پھول ملی کہلے پکار	کیا بلا گل نے نکالی ہو کوئی تازہ شاخ بس کا ہو سوئی کے اکے سے بھی تنہا شاخ کھلی پڑتی ہو یہ کرتی ہوئی لوگوں سے مذاخ
--	---

کرتی ہو تنگ مجھے گھوڑے ہو کیوں انا نشا کیوں ری نوڈی اری زگس اری اوڈی فرخ	
---	--



ہلائیں میں نے جو میں ان کی کل چٹاخ چٹاخ	تو کس مزے سے کہا بیگانے چل گسٹاخ
شبِ برات جو آئی تو دیکھو انشا کہ منج رہی ہی پٹاخوں کی کیا چٹاخ پٹاخ	
<p>میں ترے صد تھئی اے میری پیاری مت چنچ مت جگانیند بھرے لوگوں کو واری مت چنچ لگتی ہی چوٹ تو لگنے دے سوس اور ذری ایک دم کے لیے خاطر سے ہماری مت چنچ اپنا چوڑا نہ ہلا دم نہ پھلا اے بلبل کہہ دیا میں نے نہیں تجھ کو کہ ہاں ری مت چنچ کیوں مرا مغز پھراتی ہو اری مینا چپ اڈرگئی دور بھی ہو جیسے گنو اری مت چنچ</p>	
چنچ چنگھاڑ چماتی ہوئی انشا سے بل بنو اب منتیں کر کے تری ہماری مت چنچ	
<p>میں نے جو عرض میں ایک موم کی چھوڑی بنا تو لگی دھوم مچانے یہ لگوڑی بنا</p>	

# رویت و

جاڑا لگے ہو کچنچ لے مجھ کو لحاف میں پا جامہ بچ ہو برف ہو اولہ ازار بند

تقصیر کیا ہوئی تھی کہ انشا پر رات کو  
دو گچھ دار آپ نے تولا ازار بند

تیرے ازار بند کی کیا بات ہو پری  
بجلی سی ایک کوندگی اپنی آنکھ میں  
کیا بھر گیا ہو آج کہ جس کے سبب ترا  
ہو سب ازار بندوں میں پھیلا ازار بند  
کالی گٹھ میں تیرا یہ پھیلا ازار بند  
ای سخت جیسے لکڑی کا چھلا ازار بند

انشا کو اور اپنی نشانی نہ دیکھیے  
دیکھے تو اپنا میل کچھلا ازار بند

ہی نو سہی اچھی نیکلا ازار بند  
ہیں ظالم اے دو گانا ترے ڈھیلے پانچے  
ہی زہراں ہیں نو دو موہی سانپے بھی قمر  
لیکن کسی کا فوج ہو ڈھیلہ ازار بند  
نیفہ گلابی اور وہ نیلا ازار بند  
نیفہ میں تیرے ہو جو سبب ازار بند

انشا گو اور اپنی نشانی نہ دے اری	
سٹ سے نکال دے نہ ہی لا ازا رہے نہ	

رولین	ط
-------	---

اے دو گانہ مجھ سے کشتی کھیلنے کا چھوٹا چو پری ہندی لگا دے اس کے بازو ہاتھ پاؤں اے بڑی دانی گئی گزری ہوئی باتیں نہ چھوٹ آپ کی کان کی کیا تعریف کجے واہ واہ	تو کیا کر آج سے میری طرح اکیس ڈنڈ لوٹتی کیا کیا فرے یہ مونی شعلہ ازبند نوجوانی کیوں ہی بھلا اس ل کے زخموں کا کھنڈ کوئی دھو بی گھاٹ چرب و گنا ہو و کھنڈ
--	---

پھر ہے ہیں اپنی ان آنکھوں میں انشائیں دن دھوے دھوے نورن اور گوے گوے ان کے دھنڈ	
---	--

چیلی ایک جگہ کی دیکھی ہم نے ایسی لٹ منڈ لوٹ جاویں دیکھ جن کو سیکڑوں پریوں کے جھنڈ نم تو کیا ہو بیگا ڈنڈ و ت کرتے ہیں یہاں سب ہمارا بچوں کے راجہ جی بڑے ہیں جو منڈ ایک محلی پر خفا ہو کر دو گانا نے کہا کیا کرے تجھ کو بھلا کوئی اری اے سوکھے ڈنڈ
---

سینکڑوں آنکھیں کنھیا بن کے غوط کھا لئیں  
کیونکر انشانات کو تیرے نہ سمجھے برہم کند

## ردیف ذ

اجی کس ڈول سے بن جائے ہو گھوڑا کا غنہ  
ہم بھی دوڑانے لگیں لاؤ نہ تھوڑا کا غنہ  
ادھ مو اتونے تو کر ڈالا بہت سانو چا  
پر کیونترنے نہ وہ چوتیج سے چھوڑا کا غنہ  
اُس سے کہہ دو کہ نہ بھیجا کرے لکھ لکھ کے ہمیں  
مجھے بدنام کرے گایہ گھوڑا کا غنہ

چھیڑ تو دیکھ پٹاخے کی طرح انشانے  
یوں دکھا کر مجھے پٹ دینے سے پھوڑا کا غنہ

## ردیف ر

جائے کیلوں میں چھوڑے کیلے ہو کر  
سارے کوئی توتن جائیو کیلے ہو کر

<p>یوں سے دوں جا کے دداٹر کے ادھر پہنچے آنکھیں جام میں لے جاؤ طویلے ہو کر</p>	
<p>کیا پری پھرتی ہو اُس کی ہر طرف رفت نظر بے بسی کے دو گانا جان بھی پس پس گئیں ان کے ہاتھوں سے دو لہندی اپنے دل میں گئی ہیں پری سے ایک عجیبی جی بے صاحب کمال</p>	<p>ہی پری براق سا چہرہ کسی کی صفت نظر آگیا جو گوشتی کے مونہ پر آنکھ کو کف نظر جن کے ہاتھوں میں وہ آتا ہی سترادف نظر دور سے آتا نظر ہی جن کا وہ صدف نظر</p>
<p>وہ جھمکے اور ادائیں دیکھ اس ٹھکھیل کے مجھ کو انشا آگئی پریوں کی صفت کی صفت نظر</p>	
<p>رویت ط</p>	
<p>خانگی چاہ ہی وہ جھاڑ پھاڑ جو مجھے ٹوکے سوا ہی کرے تیرے کوٹے پہ رات مار کند ٹوٹ جاوے کہیں تیری چول کس لیے اپنے ساتھ لاتے ہیں کیا کروں جانتی ہوں چاہت میں</p>	<p>سینکڑوں گھیر کیے ہیں جن نے اور بار بار ہوتے موتے کو اپنے کھاف بھاڑ چھپ ہے تھے ہم اک منڈیر کی آڑ ارے او بے سرے کوٹے کو اڑ آپ ان لوندیوں کی دھار کے دھار لاکھ طرحوں کی ہی اکھاڑ بچھاڑ</p>

<p>کیجے اپنے طرف سے دوڑ دیاڑ جو بدابو سنواریا کہ بگاڑ</p>	<p>ق جب تلک ہو سکے دو گانا جان آگے پھریا نصیب یا قسمت</p>
<p>لے چل انشا مجھے کچھ رستے یہ تو ہو مرد نام اس کا ستار</p>	
<p>ردیپ ز</p>	
<p>اپنے کرتوتوں سے پرہم کوئی آتے ہیں باز آغا بننے سنائی اُسے یوں ہی آوا بیاہ ہو سونے کے سرے سے تری گردا</p>	<p>دن میں سو بار بچھا بیٹھے گر جائے غماز بیگم نے جو کیا جھکا کے سلام آتو کو پوتوں پھلنا تھے اور دودھوں ہو نصیب</p>
<p>بیگم جان بڑی شرم کی ہو یہ تو بات گھٹ گئیں بچے سے انشا کے غماری بی قاز</p>	
<p>کہ ملا دیوے کسی ساتھ ہیں آج کے روز نقروی گھوڑے کے نصیبوں کی گھوڑی پوت خوب بولے گی اچی ہو یہ ابھی تو آمو</p>	<p>کوئی کجبت ہمارا نہیں ایسا دل سو گوئے دولہ کے لگی ساتھ دہن جو گوری میری طوطی کو پڑھایا کرو آتو جی تم</p>

ٹھہرے کی خوب سی سر اور چپک کی لڑکوں بھیج دی اُن نے اُنکو ٹھٹی مجھے فیروز کی گل چین بوجھ چپک ساتھ پڑی پھرتی ہو	آویں گے اڑے لڑنے کو کل آغا فیروز اس کے معنی کہ میں ٹوہ میں خواجہ فیروز شباب اب اُس کا کوئی یا رہو اہو زرد
---	---

جوں ہی کھینچا تمہیں انشانے تو بس گئی پریا اجی لا حول ولا تم سے کر ہی یہ نابور	
--	--

روایت
-------

تو ٹھٹیک ٹھٹیک ہو گئی دہن پنہ کی اس صدقہ گئی تھی یہ ترے سوکھنے کی اس ہم تو یہی کہیں گے اجی بٹنے کی اس گودی میں اپنے بھر گئی بھونے چنے کی اس ہو گی کسی پری کی اس طنطنے کی اس	باجی کی اس میں جو چچی اکبے کی اس ہیں یاں دھڑے جو چھوٹ بھولوں ان کو پوس بٹنا گودرا کہتا بھی کچھ لفظ ہو بھلا چاہت کی آگ سے یہ بھنا دل کہ لے اُس پر مٹی پر آنکھوں کی بھینروں کی اس
---	---

پھولوں کی بو بھی پھوٹی اب انشانہ تو منا اُن میں سہا ہی تھی ترے روٹھنے کی اس	
--	--

# ردیف عش

گو دپھروں سے بھری میری دو گانا شا با ش  
 تیری کھیتی ہو ہری میری دو گانا شا با ش  
 اوٹ میں اپنی دکھا دے مجھے اُس شخص کو آج  
 میں ترے صدقے اری میری دو گانا شا با ش  
 میری خاطر سے جو دکھ ہو تو پڑا ہو سہ لے  
 اور بھی ایک ذری میری دو گانا شا با ش

پہنی انشا کے دکھانے کو جو دھانی شہواز  
 بن گئی سبز پری میری دو گانا شا با مشر

نہیں زیور کی کچھ پھین پر غش  
 آئی راہیں ہو گئی میں آج  
 یوں ہی میں غش ہوئی دو گانا پر  
 کیا ہی ستائے کی ہو آئی  
 میں تو ہوں تیرے سادہ پن پر غش  
 گوئے گوئے ترے بدن پر غش  
 راجہ تل جیسے تھا دمن پر غش  
 ہو گئی جان اُس کے سن پر غش

باغ کی سیر میں ہوا انشا  
 تیرے پیجا مے کے چمن پر غش



## رویت ص

<p>اجی دو کواریوں میں نوح ہو ایسا خلاص کس کو کہتے ہیں محبت اجی کیسا خلاص جیسے منہ ویسے تھیسیر ایسے کو دیا خلاص ہج کہ آندھی ہو بڑھا دینے کو میسا خلاص</p>	<p>اجی تم چاہتی ہو بندی سے جیسا خلاص نہ تو لے مجھے دو یاں سے اور کچھ ہو جاؤ اور ہری دل سے نزل ان سے جو کھیں نفرت پاس کچھ موڑنے نو چاہت بھی پٹے کچھ معاویہ</p>
--	---

ہیں یہ دو لہا دو لہن اخلاص و محبت انشا  
جیسے جل نخت یہ نخت وہ تیسرا خلاص

## رویت ض

<p>ہو مجھے اے بیگم تیری گلی سے غرض صدقہ گئی اسی ہی بندہ علی سے غرض رکھو نہ اُجڑی ہوئی نختوں جلی سے غرض رکھتے ہیں ہم تو ترے منہ کی ڈلی سے غرض</p>	<p>کام کسی پھول سے یاں گلی سے غرض چڑیا کے پھندے چھڑے دہی تانگی اوروں کے سر جا پڑو مجھ سے نہ بولو ڈا خوش نہیں آتیاہاں یاں الاچی سنو</p>
--	--

آئی ہوں انشا فقط میں تو یہاں سیر کو  
پھل سے نہ مطلب مجھے کچھ نہ پھلی سے غرض

## رویت ط

<p>مست دیا کرتے تھے بروزِ یونین دم غلط چار دن کی چاندنی کی پھر اندھیرا ایک دم آئے وہ جم جم سے پونچھ مجھ سے مست ہو گیا دیکھو لوگو ذرا قربان ایسے وہم کے</p>	<p>چال وہ چل مگیا ہو جس میں اپنا غم غلط پیچ تو یہ ہی ہے یہ سارا حسن کا عالم غلط جانتا دل کی خدا ہی ہے یہ سب جم جم غلط یہ بھی ہی کیا بات جو تم سے کہیں کچھ ہم غلط</p>
--	--

اے نہ صاحبِ دخل یہ کیا ہے کہ انشا کے سوا  
بھیر سے پلنے جو کوئی اور ہو محرم غلط

کب نہ ناخبر رہے پاس آئی تھی کل رات غلط  
مجھ سے اُس سے ہوئی کس طرح ملاقات غلط  
چار پائی وہ گنا پھانڈ کے آئی کس راہ  
ایسی دیوار بڑی سے اجی یہ بات غلط  
وہ نگوڑی کوئی چڑیا تھی کہ اڑ پھونچی یہاں  
ہاتھ کیونکر لگے کھلی کے او سے گات غلط  
چٹکیوں میں ہی اوڑا دیوں گی یہ شاگردیں  
آ تو جی کی کوئی یاں کٹتی ہی اوقات غلط

نکر کر اپنی تو کس نکر میں ہوا ہے  
ہو لگاؤٹ کے سوا سارا طلسمات غلط

## روایت ظ

شرط ہو رکھنا لحاظ اتنی بھی مست ہو لگاؤ  
سمدھیں آویں گی تیرے دیکھنے کو بگیا !  
ہوتے سونوں سے کہو اپنے چرخ و شاد و چھری  
نین مستی اس قدر بن جائیے کیا فائدہ

سانس مت بھرا دو گنا چپ اسی ہے لگاؤ  
اُن کو تو یاں سے اٹھا ہے ہو ویں جو لگاؤ  
دال نے ہو یاں بھلا کہتے ہو کس کو بے لحاظ  
ہاٹ سب جاو نیکی بی اتنی بھی مست ہو لگاؤ

صبر کا اتنا سے مت رکھو کہیں ہرگز لحاظ  
کچھ لحاظ اُس کو نہیں ہو وہ اب تو بے لحاظ

## روایت ع

نہیں یاں کسی آشنا کی توقع  
اور نہ چھو ہو یں دانی جی تو کبھی کی  
اجی بی بی سیدانی صدقے گئی تھی  
جھیں برف و شورہ میسر نہ دے

ہیں یں ہو اپنے خدا کی توقع  
رہی اب تو بڑھیا دوا کی توقع  
مجھے ہو تمہاری دعا کی توقع  
اُنجیں ہو تو بچھو اہو کی توقع

نہ کوٹھی پر آئے کو تڑاڑانے	کئی ٹوٹ کل بیگما کی توقع
نہ صاحب یہ جھوٹوں کے سردار نکلتے	نہ رکھے کوئی ان بچپا کی توقع

پٹری ہو خوشگل تو کیا ڈر ہو اتنا	
کہ رکھتی ہوں مشکل کشا کی توقع	

روایت	
-------	--

ہم نے یہ دیکھا ہو اک میلہ کچیلے کا داغ	ایڑیاں رگڑے جہاں مجھوں کی لیلی کا داغ
--	---------------------------------------

ہی درختوں سے زیادہ اُس کی شاخوں کا داغ	
بڑھ گیا یعنی اماروں سے پٹاخوں کا داغ	

بیگما بھی ہو یہ چوٹی دار آہوں کا داغ	ہاتھ جوڑے جن کے آگے بادشاہوں کا داغ
سینکڑوں ہاتھی کوئی لادو نہ تو بھی لے کر	کم نہیں بادل سے کچھ میرے گناہوں کا داغ
میں صنوبر کی کہانی اسے ددا جی پڑھ کر	ان گلوڑے جیشہ و رنج تہنوں پاہوں کا داغ

اُس پری کی آنکھ میں کوئی سہما تا ہی نہیں	
قہر ہو انشا دیاں تنکھنی گاہوں کا داغ	

## روایت

<p>کل بھی وعدہ سے نہ آئی نہ اری بے انصاف تو نے یہ جان جلائی نہ اری بے انصاف کچھ نہ کی ہم سے بھلائی نہ اری بے انصاف دم مرانا ک میں لائی نہ اری بے انصاف</p>	<p>لے توجھوٹی ہی کہائی نہ اری بے انصاف شمع کی لو تو مرے دیروں کے گلے ہو دیکھ دم دلا سے ہی ہے تو نے برائی کے سوا اپنی کھٹ چالیوں سے باز نہ آئی آخر</p>
--	---

سب سے کدی وہ جو انشتا سے مستی تھنے  
نہ ہوئی اتنی سمائی نہ اری بے انصاف

## روایت

نہیں جاتی کہیں مہمان مرے دل کا شوق  
تم کو کیا اس سے ددا جان مرے دل کا شوق  
ہار گھٹوں کے یہ مل ڈالوں گی میں پاؤں تلے  
چیر پھکیوں گی یہ دولیاں مرے دل کا شوق  
بات چیت ایسی طرح کی مجھے آتی ہی نہیں  
نہیں اس کا مجھے ارمان مرے دل کا شوق

طغے مت دو بجھے ہاں ہاں اچی ہو جاتی ہوں  
جان اور بوجھ کے انجان مرے دل کا شوق

میت مت کرو انشا کی طرف سے اُس پر  
میں نہیں کرنے کی احسان مرے دل کا شوق

<p>اس میں ایک ٹھنڈی سانس جھاڑ ہے ایک شہر آباد اور اُجاڑ ہے ایک لاکھ تاروں میں اپنی تار ہے ایک اُس میں بن چول کا کوڑا ہے ایک آگے پھر شرم ہی کی آٹھ ہے ایک</p>	<p>یکسا چاہ بھی پہاڑ ہے ایک اپنی آنکھوں میں اُس پری کے بغیر ہم سے کیا اڑ سکے کوئی پیاری اچھو دروازہ وہ دو گانا کا اُس کی زنجیر بھی نہیں لگتی ہے</p>
--	---

لاکھ طرحوں کی ہیں سنوار انشا  
اور یہ نام کو بگاڑ ہے ایک

## روایت گ

<p>میں نے دیکھی ہے اُس کے کان میں لنگ ہی جگائی ہوئی دوالی کی</p>	<p>کیوں خوش ہوئے مجھ کو پان میں لنگ تو اک اُس کے پان میں لنگ</p>
--	--

میں جھجک اُٹھی لے کے انشانے  
کل چھو دی جو میری ران میں لونگ

چڑھ کے کوٹھے دھوپ میں تم تو اڑاتی ہو تینگ  
اے دو گانا چاندنی میں یاں اوڑا جاتا ہر رنگ  
پگھلی چاندی کی طرح سے ہو تھلکتی چاندنی :  
آج کوٹھے پر لگا دو میرے سونے کا پتنگ  
بات آتو جی کی ہو ہرگز نہیں کچھ مانتی  
سچ تو یہ ہو بیگما تو نے فرے سیکھے ہیں ڈھنگ  
کیا بھلی لگتی ہو اٹکھیلی کسی کی واہ وا :  
اور وہ نام حرام ٹھٹھی جوانی کی اُمنگ

جان صدقے اُس پری کے جن نے انشا سے کہا  
اب تری ہاتھوں سے یہ بندی بہت آئی ہو تینگ

بیگما جس طرح ہوتی ہو جوانی کی اُمنگ  
تو اسی ڈھب سے سمجھ دلی کی پانے کی اُمنگ

# رویت ل

بے ریشہ میرے آم رے ان کا بال ڈال  
 ہوں پات پات میں بھی اگر تو ہی ڈال  
 اس وقت میرے ہاتھ پہ اپنا اوگال ڈال  
 اپنا لحاف اپنہ اوڑھا اپنہ شال ڈال  
 تھوڑا سا اپنہ لے کے کہیں سے پال ڈال  
 پانی کی دیگ ہیلے لیکر اُبال ڈال  
 آزاد لوگ بھول گئے اپنی چال ڈال  
 اس میلے سر کو میرے دوگنا لٹکا ڈال  
 جتنا بھرا ہوا ہو دھواں سب نکال ڈال

سینے پہ میرے اپنے کھلے سر کے بال ڈال  
 کیا چیز ہو جو دھیان میں اپنے نہیں ارے  
 جس طرح چڑھائیں انی کے سر بھول اپن لوگ  
 تکیوں کو دھڑکے اپنی بل اٹھ پنگ سے  
 زربخت کی قیادہ فضیحت کرے ددا  
 یارب لگائی آگ ہو جس نے یہ سیر کی  
 ہولی میں چوکن ایسی بنی وہ کہ جس کو دیکھ  
 میں پھنک گئی ہوں چاہ میں اک مرد کوئی  
 میں صدقے تیرے تو مے نالوں کی راہ سے

ہرگز غبار دل میں کچھ انشائے تو نہ رکھ  
 سینے کی آری کو زناخی اوجال ڈال

# رویت م

اوری بی ایک ہی عبا رہو تم  
 ناک چوٹی میں گرفتار ہو تم



چھپر کی بات سوا اور نہیں کس سے اقرار ہوا جو ہم سے بیٹھے پاس نہیں جو آکر	یعنی لڑنے ہی پہ تیار ہو تم کرتے ہر بات پہ انکار ہو تم کیا مری شکل سے بیزار ہو تم
---	--

بیچ نہ بولے کبھو انشا سے چلو اجی سب جھوٹوں کے سردار ہو تم
--

رویتان
--------

ہی ان دنوں میں اُن کی جو آواز ڈوک میں تو کھر دراہٹ اور ہی ہو نوک جھوک میں باجی نکالے ہاتھ دو شلے سے کون اب پانی پلا دے تو ہی مجھے اپنی اوک میں نیزی کیٹلی آنکھ میں ہی بیگیں لگے جو سو دھاریں چھری کی نہ چاکو کی نوک میں ہی مست باس کی جو دو گانا میں اک بھنگ سو دخل کیا کہ ہو جو کسی مست بوک میں دربان ہو وہ ایک نگوڑا سو عمر بھر میری اکیل ہی کی رہا روک ٹوک میں
--

دامن کے لڑکے کھول کے پوٹھی بچا تو :  
مجھی پری بھی ہوگی کوئی اندر لوک میں

انشا کی باچیت یہ چھپڑ چھاڑی  
سولت النساء میں کہیں ہو نہ کوک میں

جو نہ تجھوں گی زناخی جاں تمہاری بولیاں  
ٹھنڈی سانسیں بھرتیاں اس کی کئی محولیاں  
لاٹیاں تو پھول زگر کے ہو بھر بھر چھولیاں  
جیب میں میری بھری ہیں بولیاں اور ٹھولیاں  
ٹھوس ہیں اوپر سے اور اندر دل سے بولیاں  
ادر گئے وہ لبے دامن اور اونچی چولیاں  
جاتیاں ہیں جو کچھ کچھ ڈولیوں پر ڈولیاں

میں تو کچھ کھیلی نہیں ہوں ایسی کچی گولیاں  
منہ بنائے بگیا ہی تو پڑی پھرتی ہیں آج  
انٹھاری سے تری کل باغ سے جوڑ دیا  
اس کہن سبکی بھی ہو ایسی کوئی تو سے کرو  
کیا کسی کے در سجھیں زبیاں یاں کی جی  
پانچو ڈھیلا قبا میں سب نے کیا بھیک ٹھاک  
کچھ نہیں معلوم پچھو کو نہ سامیلا ہو آج

مطالب انشاء کا سمجھتی ہی نہیں لے وا پھڑی  
بیگیں اور خائیں ہیں ایسی ہی تو بھولیاں

پھولوں کے ان دنوں ہیں لچن سے جھڑ رہے ہیں  
شاید کہ اُس پری کے دامن سے جھڑ رہے ہیں

تھیں تو پردہ والیاں مجھ کو پرے ہٹ بولتیں  
 اونگلیاں تھیں پر سبھوں کی دل سے چٹ چٹ بولتیں  
 ننھی کھلی نڈی تو کیا تھا تھا سہارا ہاتھ کا :  
 کچھ نہ کچھ چولیس کوڑوں کی توجھٹ پھٹ بولتیں  
 یا نہیں تم پیچ کو لے یہ بھی ہوتا پھر بھلا :  
 بچپن سوتیں تمہاری کیوں نہ منہ پھٹ بولتیں  
 بیگم نے لے لیا شیشہ تو ساری گائیں  
 کیا صراحی بن کے ہیں اُس سے غم غٹ بولتیں

تاک کے سایہ میں آکر بیٹھ پائیں باغ میں  
 بلباس ہیں سن کے انشتا تیری آہٹ بولتیں

کل دو گنا بن جو پریاں باغ میں گھبرا گئیں :  
 تاک پر سب ان کی چوٹی دار آہیں آگئیں

کیا ترے سر آچھے چاروں کی چاروں الاماں  
 شاہ دریا - شیخ سدوزین خاں - ننھے میاں

ستونیں کجنت وہ جویر دھڑکتی رہیں | اُن سے آخر کیا ہوا اپنا کیا پاتی رہیں

<p>ارے دل! انھیں کچھ تیری خبر نہیں نہ کروں شکوہ شکایت سو کیوں بھلا جو کبھی ایک گھڑی ہاں بھی ہو گئی جو کہا میں نے کہ غش ہوں تو وہ پری</p>	<p>تیری چاہت میں نگوڑے اثر نہیں میری حالت پہ تجھے کچھ نظر نہیں تو رہی، رہی پھر وہی دودھ پر نہیں یہ لگی کہنے کہ کچھ اس کا ڈر نہیں</p>
<p>ابھی اُڑ جائے تاروں کی طرح یہی افسوس ہوا نشا کہ پر نہیں</p>	
<p>کیا یہ چٹھڑ خانی کی باتیں آکے ہم سے چھڑیاں سینا پر دل تم سے یہاں رگڑ لیکے ہیں اُڑیاں قید سے چاہت کی گٹا کھا سکے تو کچھ وہی : پاؤں میں ہوں جس کے کوئی لاکھن کی پھریاں</p>	
<p>مرہ میں جو بن کی بھری ہیں یہ چولہندوں گھیریاں لیتیاں ہیں صحن اور کوٹھوں پہ سوچک پھیریاں سب کی سب گھر گنجیاں ساری کی ساری ڈھیریاں دیکھ لیں بس ہم نے رانی جی تمہاری چیریاں</p>	
<p>نظر آویں ہیں اُس میں پڑھنے کے گن</p>	<p>جسے کھیل میں بھی لگی ہو یہ دھن</p>

<p>الف دوزیراً دوزیراً دو پیش آ          مٹنی تھی کسی سے جو بحر تقارب          کہ تولے ہو اپنے سبق پر یہ کہکر</p>	<p>سو نام خدا بیگیا ہوا رہی مٹن          اُسے کر لیا گھنگروں کا تفسن          فوون فوون فوون فوون فوون</p>
---	--

کرم آم یسے یہ تینوں کہ انشا  
 تصدق ہو ان پر طنبور کے تن تن

## روایت و

<p>یلا سے اگر آئی ہو لی کمارو          کہا میں نے ہنسکر بھلا کیا کروں میں          مسک چال چلنے پرست مان کیجو          کنارے لگے کیسے کیا لال ہوتے          ٹکے پیسے صدقے لگی کیا بلا ہیں</p>	<p>نہ مجھ سے کرو بولی ٹھولی کہا رو          تو ہنسکر کے ان نے ٹھولی کہا رو          کہ حاضر ہی اپنی مجھوٹی کمارو          یہ کس گانوں کی ہیگی بولی کہا رو          رو پے دوں گی جس بھر کے جھولی کہا رو</p>
---	--

مجھ چکے پنجا دو انشا کے گھر تک  
 نہ پوچھو کہ کئی پیسے ڈولی کمارو

گلوڑی چاہت کو کیوں سمیٹا عبث کے جھک جھوٹے جھیلنے کو  
 دو گانا پڑ جائے ٹپکی ایسی تمہاری اٹھکھیل گھیلنے کو  
 ہزار فوجوں کو جو کہ ریلیں کہیں گے ہم تو نہ مردان کو  
 اری تو جگر اسراہ ان کا جاویں پیروں کے ریلے کو  
 ڈھکیل دینے سے تیرے کو کاچک سی ان کی کمر میں آوے  
 بلا سمیٹے اور آگ لگ جائے ایسے تیرے ڈھکیلنے کو  
 پھسل پڑی جو گلاب ان پر چوڑی آتوں تو یوں ہڈی بولی  
 گئی تھی میں ہو کے خوب پیاسی گھڑوں سے پانی اندیلنے کو

نصیب جاگیں گے بیگیا جی تو میں بھی اک ت جگا کر دینی  
 ابھی تو انشا کے ساتھ میں یاں پڑے ہیں پا پڑے سینے کو

بات وہ لائیے کجخت جو چت چاہی ہو  
 بھر جو بول اٹھوئی کچھ میں تو یہ طعنے دو گ  
 آیا تحفہ وہ جو بڑی ہو اُس کی انگیا  
 بوڑھا چوڑا نہ بلا موسم کی مریم اے شمع  
 اجی بس جاؤ بھی کچھ تم تو بڑی وادی ہو  
 قمر ایسا نہ کرو تم ابھی بن بیبا ہی ہو  
 تیرے سببوں ساری کی ساری ہی بواک لائی ہو  
 چل رہی پل صبح ہوئی اب تو کہیں راہی ہو

دیکھ لینا تو مجھے آج سے انشا اللہ  
 ضد سے آتوں کے دہاں بیٹھوں جہاں ہائی ہو

نوح تمہی کوئی چھپتی سی ہو نے انگیا کوئی چھوٹی سی ہو کھیلنے والی بچہ پسی ہو چیز ایک مرم کی بتی سی ہو	تم بڑی قبر ہو ای باجی جان ٹانگ بچلی ہو اگر میرے لیے یعنی چپٹ پٹ کی اُسی سے ٹھہرے اے دو گانا ترے مشغولے کو
دہی انشا سے مادے مجھ کو میری چاہت میں جو باجی سی ہو	
جی ہی کچھ رکھتی نہیں دھڑپیں نرسی پولی ہو تو اے دو افریاد کش بڑھیا کی بھولی ہو تو ہو ترے منہ کا اوگال اس پیٹ کا میرے ادھا میری خاطر کیوں منگاتی پان کی ڈھولی ہو تو بات دنیا کی سمجھتے ہی نہیں نام خدا دیکھو میری طرف کیا خوب بی بھولی ہو تو سنسنا جاتا ہو جی اپنا دو گانا اس گھڑی گھر کے جلنے کو منگاتی جس گھڑی ڈولی ہو تو	
دھڑکت انشا کی سرکہ جی کنہیا محل کی بن گھڑی ہو را دھکا جو کھیلی ہو لی ہو تو	

<p>             ارے موتی ادھر آ تو              رہ گئی دیکھ اُنھیں کل              مارے کیا ہی کو دکے              کیجیے کیا ہی آنند میں              مرے دل کی بھی خبر ہو              کوئی کم بخت نہ ہوگی           </p>	<p>             کہ کھائے ہنر آ تو              پکڑ اپنا جگر آ تو              جاوے اپنے جو گھر آ تو              دیوے چھٹی اگر آ تو              تجھے اے بے خبر آ تو              کہیں تجھ سے کسٹر آ تو           </p>
--	--

<p>             کیا ہو گرا نشا تجھے ہاں              دیکھ لے بھر نظر آ تو           </p>
--

<p>             ادھر آو نہ ستاؤ              ہو جہاں خوش وہیں جاؤ           </p>	<p>             پاس اپنے نہ بلاؤ              چٹکیوں میں نہ اڑاؤ           </p>
--	---

<p>             آگ دل میں نہ لگاؤ              بس نہ انشا کو کرٹھاؤ           </p>
--

<p> <b>رولف ہ</b> </p>
------------------------

<p>             کوئی نہیں آس پاس خوف نہیں کچھ           </p>	<p>             ہوتی ہو کیوں بے حواس خوف نہیں کچھ           </p>
--	--



<p>آئی ہو پھولوں کی باشِ خوف نہیں کچھ  یٹا ہو اور اس پہ گھاسِ خوف نہیں کچھ  کچھ نہ کرو تم ہر اس خوف نہیں کچھ</p>	<p>یہ نہیں نسنے کا عطر جس سے کہ ڈر ہو  کچھ یہ نہیں چوکیدار جس سے جھجک ہو  اؤ چلی میرے ساتھ سادھے ہوئے دم</p>
	<p>باندھو انشانہ دھیان آگ دھوئیں کا  پھولی ہوئی ہیں پلاسِ خوف نہیں کچھ</p>
<p>اجی اوستا دجی اللہ اللہ  یہ کیا ہو ہر گھڑی اللہ اللہ  نہ تھی جن سے کبھی اللہ اللہ</p>	<p>نہ کھینچو پھپھ کی اللہ اللہ  او لو تم نے مری کیا چڑھ کالی  تہا ری دوست اتو ہو گئی ہو</p>
	<p>اجی انشا کو حاتم نے ستایا  یہی تھی منصفی اللہ اللہ</p>
<p>میں نے وہ آنکھ دکھائی کہ اکی تو بہ  آنکھ ایسی ہو لڑائی کہ اکی تو بہ  دُم یہ بیل نے پھکائی کہ اکی تو بہ  گکری ایسی ہو گائی کہ اکی تو بہ  یہ مری جان جلائی کہ اکی تو بہ</p>	<p>یہ گھٹا رات کو چھائی کہ اکی تو بہ  بیگماں راہ میں آج ایک پری نے جھڈ  پھول کی ایک کلی چوتخ میں اپنی لیکر  کیوں نہ مچی وجد کرے آکے دو گانا بجی  تیری فریاد کروں کس سے زناخی تو نے</p>

خوب اب جاگ چکیں رات کو جاتی ہو	اتم نے ٹی ایسی جمائی کہ الہی توبہ
	میرے منہ سے جو کہیں نام نشا اٹھا کا تو نے یہ دھوم مچائی کہ الہی توبہ
<p>میں نرے صدف نہ رکھ اے مری پیاری روزہ بندی رکھ لے گی ترے بدلے ہزار ہی روزہ منش اور ہفت کے کوڑوں کی ہوئی تیاری آج کس شخص کی رکھے گی دولاری روزہ بولی نرگس کی گیارہی میں نہ دیکھا پانی ہو ہماری ہی طرح تجھ کو بھی گیارہی روزہ</p>	
	دن دہاڑا ہی ابھی رات کو انشا اللہ تیرے قربان گئی ہو مجھے داری روزہ
ردیف نامی	
<p>کلی دل کی بھلا کیوں چٹکیوں میں وہ مسل ڈالے یہ دونوں پھول جیسے ہونٹ تیرے کوئی مل ڈالے گلوہری پان کی جو کھا رہی ہے اُس سے کہتا ہوں نرکھے بات کچھ جی میں بھری ہو سو اگل ڈالے</p>	

فیضت کا نگوڑا ہر گھڑی یہ مینا پیسے :  
 بڑا دانا جو ہو چکی میں کیا چھوٹوں کو دل ڈالے  
 بڑائی میری بیٹیں پر خدائی رات میں میں نے  
 بڑے لیے بہت سارے کر ڈھائی بیچ تل ڈالے  
 مجھے ڈر ہی بچھیرا اک جو ہر ناک نہ سا پھر تاتا  
 مبادا اے دداجی وہ کہیں تم کو کھنڈل ڈالے  
 غلیلہ پھر اسے گھڑیاں کا کیونکر نہ ٹھہرا دیں :  
 نگوڑی باؤلی چڑیا مزے میں جو خل ڈالے  
 دو گانا مدہ میں جو بن کے بھری وہ وقت آ پہونچا  
 کہ کوئی پھول اس کی گود میں اور کوئی پھل ڈالے  
 اسی تو ابلی ہی پڑتی ہو مارے بھل کے اے زبڈی  
 خدا البسی بھی دیدوں میں کسی کے بچ جھل ڈالے  
 بھلا ہوتا نہیں دنیا میں رسموں کے بدلنے سے  
 جو اپنی خیر چاہے سوتری نیت بدل ڈالے  
 گھڑی جیسی فرنگی بولتی ہو دل بھی ہی یوں ہی :  
 یہ خطرہ ہو کہ تو کوئی بگاڑ اس کی نہ کل ڈالے

کسی کو ٹھکے کے گلے پر وہ ہوا کہ درخت نشا  
 لکھنے تین چار اس میں سے آئی میں نکل ڈالے

کل ایک گھر میں خوب سے چھوٹے بڑے لڑے  
 ہاتھوں سے ہاتھ اور کڑوں سے کڑے لڑے  
 چھلنی سے چھا چھا جھ سے چھلنی اچھڑ گئی  
 شکوں سے مثلے ٹوٹے گھڑوں سے گھڑے لڑے  
 لڑکوں سے لڑکے چمٹے جوانوں سے جب جوان  
 بڈھوں سے بڈھے کڑ بڑوں سے کڑے لڑے  
 چیونٹوں سے چیونٹے گھڑے چیونٹوں سے چیونٹیاں  
 بیٹھوں سے بیٹھے لڑے کھڑوں سے کھڑے لڑے  
 حقوں سے حقے چلوں سے چلیں بھی ٹوٹیاں  
 نیچوں سے نیچے گڑ گڑوں سے گڑے لڑے  
 جب تل گئی لڑائی ترازو کی تول میں  
 باٹوں سے باٹ ٹوٹے دھڑوں سے دھڑے لڑے

انشائیہ دبیرے اپنی بھی اس دھوم دھام میں  
 دیدوں سے ایک شخص کے ہو کر کڑے لڑے

دودھوں نہلے اور وہ پوتوں بھلا کرے منت کسی گھوٹے کی اپنی بلا کرے اس دل کی آنچ میں کوئی کتنا حلا کرے	جو ہکو چاہے اُس کا خدا نت بھلا کرے روٹھے ہوئے کو کس لیے جا کر منا ہے جھلسا ہو اُس کے منہ کو جو جاہت کلا کرے
--	---

کچھ دور تجھ سے بھی نہوئی چل یہ تجی ددا افسوس اُس خیال میں جو جی میں پرج لیا دانی کے دشمنوں کو نکالے موئی ایل	وہ آرگنی جو کوئی ترا از ملا کرے دونوں یہ ہاتھ کوئی کہا نکٹا ملا کرے کچھ جا کے بدو عات کہیں کلکلا کرے
--	--

آداز کچھ ہی جو دو گانا کی آج ہو انشا سے کوئی کہے اب اس کا گلا کرے	
--	--

جودل کی آرسی کو ہماری جلا کرے کیا نیند آوے اس کو یہ پھولوں کی ٹھیک ہیں لٹی ناگیں اُس کی اُس کے گلے میں جھپٹ بندی کی وہ جو ٹوہ میں ہوں لے مرے خدا	اُس کا کنول خدا کی طرف سے کھلا کرے جتنا زورے زورے سے منہ پر ملا کرے جو کوئی اُن سے جل کے ہمارا گلا کرے ایک مست ہاتھی غیب سے اُن پر ملا کرے
---	---

کچھ بندہ بانڈھ لسی طرح کا کہ اے ددا انشا اب اد کے چوکے تو ہم سے ملا کرے	
--	--

چلو سیر باغ کو بیگیا ہوئے ہیں درخت ہرے بھرے وہ جو تاک ہیں سوتلہ میں ہیں نہیں کوئی اور ورے پرے اری لوندوں گھر بوجا جھپو کہیں حبشیوں کو نہ جانو کہ یہ چھوٹے چھوٹے سے بچے ہیں یہ تو چھو کرے ہیں پرے	
---	--

یہ جو گانہیں ہیں انہیں دوتا خود کے واسطے دے سنا  
 کہ نگوڑی دون کے سر میں جا کوئی سانس یا نہ بھر کرے  
 جو گناہ کر کے پھر آئے تو اُسے ایسی آنکھ دکھائیے  
 کہ رہے بہان میں جب تک وہ قصور پھر نہ کرے طرے

تہ یہ حال لال پری سے کہ نہ نورین خان ولی سے کہہ پڑے  
 اے انشما اپنے ہی بی سے کہہ کہ کسی پزل نہ دھمے دھمے

ہزاروں دیوؤں کو یاں کی پریوں نے پچھاڑا ہی  
 نہیں لکھنا کہ راجہ اندر کا اکھڑا ہی  
 چھوڑا ہی کچھ نہ چھیرا ہی کسی نے اب تک اُن کو  
 ابھی سے بیگیا جی نے بھلا کیوں منہ بگاڑا ہی  
 خدا اُن کو آجاڑے ہاتھ سے ان باغبانوں کے  
 جنہوں نے اس موئے بیل کے کھونڈے کو آجاڑا ہی  
 رضائی شال کی اوڑھو چلو ہم تم چھپر کھٹ میں  
 ہوا میں ٹھنڈی ٹھنڈی آ رہی ہیں غیب جاڑا ہی  
 گریبا کل دو گانا کو جو میں نے کھیل کر شستی  
 تو کو کایوں پکارا ٹھی پچھاڑا ہی پچھاڑا ہی

بھلا باتیں کرے کوئی کہاں تم سے جہاں دیکھو  
 تمہارے ساتھ اک لپٹا ہوا دھڑے کا دھڑا ہوا  
 نہیں بھانا نگوڑے باد لے کا یاں یہ نمکبہ  
 اچی بس چاندنی کی سیر ہو اور بس تو اڑا ہوا  
 اُسی نے پی نیا ہوا عاشقوں کی جان کا لوہو  
 وہ جو گردن کی ڈوری ساتھ لپٹا سرخ ناڑا ہوا  
 بگاڑ وگی وہی تم بھی دواچی مجھ کو دھمکا کر  
 جو سب لوگوں نے ان میرے غلاموں کا اکھاڑا ہوا  
 چوسو چاہو بے سائیں نے تو ان کے دوست کا ڈھب بھی  
 نہ سیدھا ہوا نہ ترچھا ہوا نہ ٹیڑھا ہوا نہ آڑا ہوا

بھپا را گرم خلطی کا نہ دیکھے آپ انشا کو  
 تنکلف بر طرف صاحب کو اُس نے خوب اڑا کر

اس گھڑی اک دھیان میں ہوں آپ کے میں بولتی  
 ڈر لگے ہو پر بہت ہو رات سن سیں بولتے

گوشت ایک گاڑی بھرا لیکر چپک پیاسی ہو  
 ناک ہو کوڑا سی اس کی جان سوٹیا سی ہو

کیا چڑھے دھیان کسی شخص کی لنگھی چوٹی

ہو مرے پاؤں تلے لال پری کی چوٹی

مجھ سے بکنا واہی تباہی  
ساری کی ساری جہنم کی لہری  
کوئی بھی دے گا اس کی گواہی  
اُس سے بچھ لے تو ہی الہی  
از غیبی آئی اُس پر تباہی  
لیکن نہ تم نے مطلق بنا ہی

یہ کیا تجھے ہو واہی نہ خواہی  
انگیا دوا کے تب تو بنے ایک  
طوفاں تم نے مجھ پر جو باندھا  
میری بدی میں جو کوئی ہو دے  
دشمن جو میری تھی ایک جہی وہ  
ہم نے بنا ہی تم سے تو پیالے

انشا نے بھی اب تلوار باندھی  
کیا خوب اے داغ ایسا سپاہی

دور ہو چل چھپے پرے  
کھیت ہیں سب ہرے بھرے  
تیری باتوں پر دل دھرے  
کوئی اب تجھ سے کہا کرے

بس مرا سرنہ کھارے  
سیر کا ہو مزا ابھی  
کوئی نادان ہووے تو  
تو ہی بتلایا اے صنم

دیکھ ان کے مجھے بھلا  
سانس ٹھنڈی نہ کیوں بھرے



<p>جھوٹ جو بولوں تو تینا روں بھری رشتے ایسے میں آجایے ندرہ کی کچھ گھات ہو واچھڑی کیا پوچھنا آپ کی جو ذات ہو میں نے یہ اُن سے کہا یہ بھی تو اُن کے گھات ہو</p>	<p>وہ تو کسی میں نہیں آپ ہیں جو بات ہو پڑتی ہی مینہ کی پھو ارنیدیں سب لوگ ہیں تم بھی کوئی ہوا جی کن نے کہا آدمی سینک سے پار ابھر پیٹ میں کوڑی کے او</p>
<p>دل کی خوشی کے لیے سینے کچھ انشاسے آپ بات ہیں اُس کی بھری ایک کرات ہو</p>	
<p>تو اُن نے کس منے سے میری زبان کاٹی سر موڑی ایک لونڈی سونا کاں کاٹی</p>	<p>میں نے جو کچھ کچا کر کل اُن کی ران کاٹی یہاں کے آگے کیا وہ مجھوں کی آہ شغل</p>
<p>ادریا دولہا دردموں کی خیر ہے پھر قیمت کہ وہی غیر کے تم غیر ہے جن کی قیمت میں کہ لکھا تھا وہی تیر ہے</p>	<p>او کے چوکے تو کبھی چوک کی بھی سیر ہے اپنوں کی جتنی اچی ہم نے تو اپنایت کی تیرنا چاہ کی تیری میں ترا کام نہیں</p>
<p>تم تو وہ چاہتے ہو سوئی میں دھاگا جیسے سوئے روپے کو گلابوے سہاگا جیسے ابھی آغا کو بک کر کہا آگا جیسے وہ چھیر کٹ میں تو ہی چھوڑ کے بھاگا جیسے</p>	<p>یوں جھکا مجھ پر کوئی رات کا جاگا جیسے کیوں بگل پڑیے نہ ہو روپ یہ کچھ اُن کا تو یوں ہی ہر بات میں بولا کرو سکر سردا کوئی اشد کرے چھیناک پڑی جلدی تہ</p>

میں تو دیکھا نہیں گانے کو تری پر یہ کہا	نال سترم سے جو گاؤں تو بھلا گا جیسے
گائیں گا وہیں امیروں کی گھروں میں کر دے	قائیں قاف آ کے کریں صبح کو کا گا جیسے

ڈھال تلوار لیے لاناک چڑھائے انشا  
مجھ سے بوں رات ملا ہو کوئی ناگا جیسے

یہ اتفاق ہوئے بنے یا بنی رہے روٹھی ہوئی ہو وہ تو گئی پر یہ سوچ ہو انگوٹھی آدھی رات کو سر کھول کر دعا نواب دولہ شہر بہادر رو نہیر کی دولت بنی ہو اور سعادت علی بنا۔ قائم رہے وہ چاند سا کھڑا جہان میں جم جم وہ آنکھ اُس کی جو پرچھی سے تیز ہو	پر آدمی کو چاہیے دل تو غنی رہے یہ کیوں کہ ہو کہ بول ہی منی تو منی ہے آئیں کے کہنے کے لیے اور یکا جی لے جم جم سے ملکوں ملکوں میں نت روشنی ہے یار بنے بنی میں ہمیشہ بنی رہے اُس کا بڑا جو جیتے اُسے جاں کنی ہے دشمن کے دل میں چھتی اُسی کی انی ہے
--	---

ہمت کہی نہ ہارے انشاء چاہیے  
جو بات دل میں ٹھن گئی بس وہ ٹھنی ہے

دنیا ایدھر کی گو اُدھر کو جائے وہ ہی اب تجھ سے ٹھیلے پچھسی	بڑھے خوب کی کس طرح خوب جائے جاں ٹپا سی اپنی جو کھو جائے
---	--

مومنہ سے ٹھک پھوٹا تو انارکلی ہی جو کوٹھی تنلے کھڑا اُس کو	اُسی کس طرح تیری تو تو جائے ٹھنڈے ٹھنڈے کہو کہ گھر کو جائے
---	---

کہہ کہانی تو ایسی اے انشا جس میں آتو نگوڑی یہ سو جائے	
--	--

آج وہ بات سہی جس میں تری گل گل جائے کیا کروں لیکن اگر کوئی مہینا مل جائے یوں لگی کو سنے چوڑی میں جو ہاری وہ پری سستی ہو جائے دمن مرزا راہ نل جائے ڈھلتی پھرتی ہوئی اے چھانو جو وہ آڑا دیں حق کرے تیری طرح اُن کا بھی جو بن ڈھل جائے آہ کی بوجہ مرے چوڑے سے نکلے باجی شمع یہ بجتوں جلی کیوں نہ بھلا جل جل جائے	
--	--

اُسے قربان کروں جو مجھے چھوڑے انشا میری چھاتی جو چھوئے اُس کی تہیلی جل جائے	
--	--

سیدھی لوگوں سے بھی کھتی ہو گی سنی	کیا بُری خواہی تمہاری بھی جی نی سنی
-----------------------------------	-------------------------------------

آئی اب تک نہ مری دوست یہ کیا قبر ہوا کوئی بیجا ہو تو اس وقت تصدق ہو جا چشم بد دو قضا و دیہ نما را اے واہ	اے لو اب صبح کی نوبت بھی بجی بی سینی اور دھنی تم پہ عجب زرد سگی بی سینی گرم کتنی ہو اجی اوچھی جی - بی سینی
--	--

اجی انشا کو نہیں دھیان ہمارا مطلق آبرو ہم نے عبت اپنی تھی بی سینی	
--	--

پڑ گیا نیل مرے گال میں کیا قبر ہوا دلی پتلی ہوں مرے تونہ پینو کپڑے میں نے پی اتنی سی سہری کین تچھے جا کر	اری کجنت گھوڑی پڑے تچھ پرٹکی اری او جان اری خیلا اری اوٹکی پہلے باجی ہی نے معجون کی کھائی چٹکی
--	--

ہو گئی ران تو سب لو ہو لہان اے انشا دیکھ میں تیج پڑوں گی نہ مری لے چٹکی	
--	--

کوئی کچی دگنی ہر بات کا پکا مجھے کوئی چمکا ڈر سا حاجی ہو گھوڑا اڑ گیا کون جیتا کون ہارایہ تو بچھو سی مجھے اٹھتی کوئل اور چاہت بیگیا کیا قبر تھ	گرڑے تو اوندرھے منہ شیطاں کا دھکا اے ددا جواب دکھا دے کاٹکا مکا اے زناخی پوڑی میرے نہیں چمکا تھے چاند سیسا لگ گیا بیڈول یہ کتہ تھے
---	---

چیکہ دینی کھول کنڈی لینا انشا کو بلا  
ڈر بھلا کیا چاہیے دربان بوبک کا تجھے

بیچ کہوں بات جو بری نہ لگے :  
کیا وہ پنجرہ سیلی سیلی اجی :  
آغا مینا اور گئی تجھ کو :  
چودھری جی چلے وہ کیا گاڑی  
ڈریسی ہو کہ میرے پیچھے ددا  
کیا وہ دیکھتے کہ جوں چھری نہ لگے  
جو کہ ہونٹوں میں بھر چھری نہ لگے  
چاہیے کوئی بے سڑی نہ لگے  
بھی پھیوں میں جو دھری نہ لگے  
یہ گوری اکل کھڑی نہ لگے

میرا انشا وہ ہو کہ رستم کی  
جس سے ہرگز ہمدردی نہ لگے

رات بھر اپنا ترستا ہی رہا جی  
صدقے آواز کے تیرے جو پکارا میں نے  
ہو سلیقہ تجھے اتنا کہ نظر آتی ہو  
اے لو اس کو ٹھہری میں تیرے ڈرانے کے لیے  
اب تو نسبت جی اٹھو جی باجی باجی  
تو عجب آن سے کچھ تو نے کہا جی باجی  
یاد شاہ زاد دی نرے سامنے باجی باجی  
اک عبا اور طرہ کے بن بیٹھے ہیں حاجی حاجی

کر دیا تو نے خواجہ سے مرے انشا کو  
تیری یہ راج کرے شوخ مزاجی باجی :

<p>لا دے وہی دد مجھے ملے کی اور مٹی          پوٹے سے قد پہ اس بڑی آغل کی اور مٹی          پشتواز اودی اور جھلا جھل کی اور مٹی          بن جائیگی یہ کوٹھری کا جل کی اور مٹی</p>	<p>چھتی ہی یہ گھوڑی مسلسل کی اور مٹی          بن سرڈ مچھ ہوئے تجھے کیا چاہیے جھلا          کو کا ہی دیکھو میرے دو گانا پہ کیا بھی          اس اودی اور مٹی کی تو گاتی نہ بانہو</p>
<p>اتشاکے سو گھنے کے لیے اُن نے بھیجی          جالی کی کرتی اور وہی الکی اور مٹی</p>	
<p>لے نہ اے زگر غشی کرتی بیماری گئی</p>	<p>جو مخالفت تھی چمن کی وہ ہوا ساری گئی</p>
<p>چاہیے ہفتہ میں دل سوز سے دل سوز          وہ بندو راج کہ تم ساجسے زردوز ملے          انھیں گھوڑا بھی کوئی بوز قراروز ملے          نت نیا روز ہر ایک ماہ شب افروز ملے          اور وہ جو کہ نیا ہوئے سو نوروز ملے</p>	<p>چونپ کیا ہو چوسی سے کوئی ہر روز ملے          کیوں نہ بنتی سی پھر اور دھکے زردوز ملے          جیسی ہیں بوز قراروز کی صورت آیا          تم کو تو دھیان ہی آٹھ پھر ہی کہ مجھے          ہوش ملے وہ کہ پڑانا جو ملے تو سوز ملے</p>
<p>نہیں اندر سے اگر شور ملتا تو اتنا          موندہ بنائی ہوئی پھر کیوں میاں فیروز ملے</p>	
<p>تو بھی کچھ قمر ہی اندر ہی بھاگ بھری</p>	<p>کیا حسیب ہی تری چنوں میں پری آگ بھری</p>

# بایعات

اے بی بی ہیں شاندار بھائی تیرے وہ چال نہ چل کہ نام رکھے کوئی نہ	صدقے قربان جائے دائی تیرے بے ڈول یہ ہیں دیدہ ہوائی تیرے
ناحق ناحق مجھے جلاتی کیوں اس؟ آئی تو نہیں ٹھرتی یہ رنجش اس	گھر میں میرے آگ لینے آتی کیوں اس؟ بے فائدہ یاں تو آتی جاتی کیوں اس؟
جھاٹکا تو نہ کر عبث فضیحت ہوگی چالیں یہ چھوڑ دے نہیں تو ناحق	آ تو یہ سُنے گی تو قباحت ہوگی اک دڑ بڑی بھری فضیحت ہوگی
مقطعات	
دودھ میں خوب گھول نوسادر حرف جب سوکھیں پونچھئے ایسا سادہ کاغذ دکھائی دیوے گا آگ پر سیکنے کے ساتھ اُس میں یہ کرامات دیکھ کر جانی	اُس سے لکھیے جو ایک کاغذ پر کہ نہ معلوم ہووے تھے وہ کدھر لے دو گا نایہ مجھ سے سیکھ ہنر آئیں گے کالے کالے حرف ابھر تو کہہ اُٹھے گی حق کسی کی نظر

ہم نے بھیجے ہیں اپنے اثنا پاس  
لکھ کے ایسی طرح کے خط اکثر

لگا دے شمع کے پندے پر شیشہ کا چٹا  
سہارا کھاتا ہوا او اُس کو حوض میں چھوڑ  
جلمے گی وہ موٹی جوں جوں ابھرتی آوے گی  
نہ ڈوبے گی نہ بجھے گی نہیں گے سارے منسوخ

سینک مضبوط سی کوئی لیکر  
اُس کی گودی کو اس سے سلیقہ سے بھر  
بہ لے اوروں سے شرط کچھ اس پر  
لکھ بے اک تہ میں خاک کے اندر  
پڑھ کے کچھ چھوٹ موٹ چھو منتر  
بھوٹ نکلیں گی کو نیلیں باہر

کھینچ گودا دیا سلائی کا  
کر کے خالی چنوں کے ہروں کو  
کہ نہ معلوم ہو بناوٹ کچھ  
کہ ابھی اوگتے ہیں چنے دیکھو  
اور پانی چھڑک دے تھوڑا سا  
اُن چنوں سے وہیں سرک دینے

سادہ معلوم ہوئے گا بس خیر  
نکل آویں گے ہر عجائب سیر

لکھے جو خط عرق سے لیوں کے  
آگ پر دھرتے زعفرانی حرف



## خط موزوں

بعد اظہار اشتیاق نیاز  
تو اُسے چاہیے کوئی ہمارا  
اور اپنا نہیں کوئی دسار  
پاک پروردگار بندہ نواز  
اب تو سنئے کو آپ کی آواز  
وہ جو ہم میں ایک سوز و گداز  
اور پڑھا کچھ پانچ وقت نماز  
چلنے والے کی عمر ہی سو دراز

شفقاً بظلمہ العالی  
لمتس یہ کہ خط جو لکھ بھیجیں  
سوز و کم نجات ٹھنڈی سانس سوز  
دل پہ جو ہو سوجاتا ہو اوستے  
جی گوڑا ترس گیا ہو ہو  
اٹ گئی شمع نے کہاں پایا ہو  
کڑھو پچھو نہ تم سفر میں کیس  
عمر کو تہ سفر کی ہو مشہور

واقعی سچ کہا ہو آتش نے  
بیچ دنیا کے ہو نشیب و فراز

## قطعہ

دمدم جھوٹ کے یہ مفت بھپارے دیکر  
کیوں کیلجے ہیں مرے آگ لگاتے ہوتے

غیب سے آن کے جھلسا لے اس چاہت کو  
 کس لیے آکے بھلا اور جلاتے ہو تم  
 بھر دیں، نہ یہ بھروں ذہن الہیہ للہ  
 چیز جب دیکھو تو کچھ اپنی ہی گاتے ہو تم  
 یعنی معقول چہ خوش و اچھڑی کیا خوب ایلو  
 چشموں میں مجھے بھی اب نوٹ آتی ہو تم

کہہ کے تجھوں گی بھلا تجھ سے میں انشا اللہ  
 کیا کیا میں نے جو ہر روز دھراتے ہو تم

## قطرہ بطور خط

<p>آپ کو معلوم ہو بعد نیاز و سلام          کتنی ہی اچھی طرح شکریہ ادا          اب توجہ دانی کے ہاتھ زلیست ہوئی جو          کوئی اُسے کس طرح رکھے بھلا تمام تمام          انگلیوں کے پوروے سوچھ گئے ہیں تمام          پردہ نشینوں کی اہل بیت دعا صبح و شام          اس میں بھی رہتی ہو اپنی دہی دھوم صام</p>	<p>خان سمو لمکان سلمہ رہے          فضل الہی سے یاں اور تو سب خبر          لیکن ابی کیا کہنے کہنے کے قابل نہیں          دل میں ٹھو کے سے کچھ گئے ہیں اٹھوں          روز جو وعدے کے تھے گئے ہی گئے ہیں          پردہ دور کی کہیں سے اٹھ جائے طبلہ          کرتی ہیں عجوبیاں باغ تماشے کی سیر</p>
---	--

اس میں جو روئے دیکھ کسی نے لیا	تو یہ بہانا کہ ہر رات سے ہم کو زکام
بیتیں ہیں انشا کی اور اپنی صحنی وہی	اس کے سوا ان دنوں کچھ نہیں بند کی کام
میرزا صاحب الطاف نشان سلطنت	بعد اظہار تمنایہ اجمی ہو معلوم آنتی مدت سے سدھارے نہ کبھی خط لکھا ہم کو ایک پیسے کے کاغذ سے بھی لکھا محروم
<b>قطرہ در بیان طلسمات</b>	
گڑے لکھے جو ایک وصلی پر	اور سکھلاوے لفظ لے پیارے کوئلے سے ملے یہ وصلی کو کہ وہ کالے ہوں حرف بھی سارے دھر کے وہ وصلی ایک سختی پر پھٹنے پانی کے خوب سے مارے
حرف انشا وہیں سفید سفید	چمک اٹھیں گے جس طرح تارے
لکھے جو چو نے سے کچھ ایک کسی فرد پر	اور سکھا کر اُسے خوب مٹا دیجیے خرد تو سادی ہی پھر سب کو نظر آئیگی ڈال کر پانی میں پھر سیر دکھا دیجیے

صاف اُبھر آؤں گے عورت چمکے سفید	آپھی کراہتا کی دھوم مچا دیجیے
عرق لیو آؤٹے شیشہ میں اُس میں ایک چٹکی بھر کھٹ دیا اول آویگا وہ عرق مہ تک	کہا رے ایک آدمی سے بھر لارے پیس کر چھوڑ دے تولے پیارے سانپ کے طرح مار نکا رے

یہ عجائب طلسم ہی انشا  
دیکھ جس کو بھچپا رہیں سارے



# مستزاد و مستزاد و رفیمیدن نسبت از زبان یرنجی

نسبت وہ جو آرام سے ہوتا تو کیسا	کچھ سوچ کے بتلاؤ اس میں کلائی
نوبت کو ترے نام سے ہی میل کیسا	مت کر تو اچنبھا کہہ دے اری باجی
وہ کونسی چیز کہ ان جانوروں سے پکڑوں کے پروں سے جو بی بیگی چڑیا	اک ہرے نسبت اور جی نہیں اُس میں یعنی تری انگیا۔ اے جان زماخی
کو کا جی بھلایا کہو بھتی کونسی نسبت جو لوٹ گیا دیکھ کے کل تپلیوں والا	کس واسطے کل کیوں آنکھو نہ تھا کرنے میں تماشا اُس میں ہی تپلے
کل کر کے ٹھولی وہ پری مجھ سے بہ بولی تو لا تجھے ان آنکھوں کے کانٹے میں تو ٹھلا	دن رات سے نسبت کیونکر نہ تجھے ہو تو لا کھہرے تماشا دیکھا یہ تماشا
بھندے سے بھلا وہاں کو ہی کونسی نسبت	فرما بے حساب اس کو بھی نہ سمجھے

ہی مردوں کے ناموں میں خط سے کسے نسبت  
 پر اُس سے کہ جس بن کچھ کام نہو وے  
 پہلے وہ لکھا جائے بنے جبکہ لفظ  
 ہی یہ تیرے انشا اشر کی غو بی

## ہیسی

کیا ہو وہ بھلا جی بوجھو تو ہیسی یہ چال انوکھی ہو فبلہ نما کی :	سالاب میں تیرا کرے دن رات چڑیا ہر شخص سے دیکھ کے ہوڑا دی سرنا
دونا کرے جو بن وہ کیا اری سون صورت میں پری سی وہ یعنی کہ سی	جایگوں کے منہ لگے ایک گالی حشون لوہے کی جتی ہو وی سے سب کہتا بنا
سر جس کا سنہرا اک رات میں ظالم یعنی کہ بھلائی ہو تو جو وہ بتی	تاروں کی بنائی ہوئی اک ناگنی سیسی پی جاوے جو سالاب بھی اک سارگی سارا
جھٹ جن پری دو ہیں جب پاؤں جالا اے دائی خانی پیر چھاپیں اری بی	اندھیاری میں جو پیٹ سی ہو کون بھلا لڑکا جو گڑبے سو بھوت سے کالا

## مستراو خماسی

میں پھاند کے کل رات جو دیوار نہ جاتی۔ کنڈی نہ ہلاتی۔ جاگ نہ جگاتی  
 نیند اُس کو نہ آتی۔ جو بن کی وہ ماتی تیوری نہ ہلاتی۔  
 اور چٹکیوں میں میرے تئیں صبح اڑتی۔ ہاتھوں پہ پجاتی۔ گاتی نہ بجاتی  
 کھانے کو نہ کھاتی۔ پھر تو نہ ہلاتی۔ سو سو ہلی گاتی۔

## پہلی

وہ کون جسے یوں سے اودھر دیکھو تو چلو  
 دھیر نہ وہ آو۔ آگے ہی سے آکر  
 گھر والی کے آنے کی خبر وہ ہی سناتا  
 ممت بھول دوانی۔ کوہ۔ ارے جانی

ہو کون درخت ایک کہ باون تو پھل اُس کے  
 اور پھول سو اُنٹھیں مگر چار ہیں پتے  
 ماتھے پہ لگا چاند ہی اور ٹھٹھری پہ تارا  
 دنیا میں اسی۔ تمام رے اُس کی

وہ کیا ہی شفقور کو لکھ نہ ہو اُس سے  
 دکھلائی نہ دیوے پر دھوم مچا وے  
 کہتے ہیں بھلے لوگ جسے جان چٹا خا  
 سو کیا کہ وہ چھٹے - واسٹر کہ اچھے

دہ چیز بھلا کیا کہ مزے چھنے بنائے	اشد میاں نے یوسب ہیں اسی ہیں
پھوٹے دجہ آپ رہے جیسے کتیا	اد کار روائی کر جائے وہ سب کی

تمام شد

❖

(مطبوعہ نظامی پریس برائوں)



کیا رنجی کہ کہ کے کیا نام ہی پیدا ہو گیا؟

بہارِ نبویؐ

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ کتاب جس کی لوگ عرصہ سے جستجو کر رہے تھے پھیل گئی  
کتاب خانوں کی چھان بین اور دوستوں کی خوشامد سے چھٹکارا مل گیا۔ وہ وہی ناد  
کتاب جس کو پوپا الون، پاپا الون، پاپا الون، پاپا الون کے نام سے یاد کرتے ہیں جو  
لکھنؤ کے مشہور ریختی گوشا عمر میر باہر علی چھان کا سرمایہ عمر و اگر لکھنؤ کی  
بیگم تاتی فکسالی زبان مستند اردو محاورے اور واجد علی شاہ کے زمانے کی  
معاشرت کا فوٹو دیکھا ہو تو اس کتاب کو بڑے اور لطف اٹھائے اس کا دیباچہ  
جس کو مصو لطافت آغا حیدر حسن صاحب دہلوی نے اپنے پورے زور و قلم سے  
بیگم تاتی زبان میں لکھا ہے سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔ سائنز مختصر جلد نہایت  
معمہ فزہنگ بیگم تاتی محاورات۔ قیمت جلد (عمر)